# اِصلاحُ المجالِس وَ المحَافِلُ

از قلم حقیقت رقم

[illegible] الشیخ محمد حسین النجفی [illegible]

ناشر

مکتبۃ السبطین

سیٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا، پاکستان

Presented By: https://jafrilibrary.com

۷۸۶

ان اریدُ الاّ الاصلاح مَا استطعت
ومَا توفیقی اِلاّ بُاللّٰہ علیہ توکلّت والیہُ انیب

مجھ سے جہاں تک ممکن ہو میں تو اصلاح چاہتا ہوں میری توفیق
اللہ ہی کی طرف سے ہے اس پر میں نے بھروسہ کیا ہے اور اسی کی
طرف میں رجوع کرتا ہوں (ترجمہ مقبول)

رسالہ شریفہ و عجالہ منیفہ

# اِصلاحُ المجَالِس وَالمحَافِل

ازقلم حقیقت رقم

حجۃ الاسلام والمسلمین سید المحققین سرکار علامہ **شیخ محمد حسین** صاحب قبلہ مجتہد العصر مدظلہ

ناشر

مکتبۃ السبطین

سیٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا پاکستان

Presented By: https://jafrilibrary.com

جملہ حقوق محفوظ ہیں

کتاب : اصلاح المجالس والمحافل

مصنف : علامہ محمد حسین صاحب قبلہ نجفی مدظلہ

ایڈیشن : پنجم

ناشر : مکتبۃ السبطین

طابع : سید اظہار الحسن رضوی

مطبع : اظہار سنز پرنٹرز، 9 ریٹی گن روڈ، لاہور

فون نمبر: 042-37220761

سال طبع : ۲۰۱۰

ہدیہ : ۵۰ روپے

sibtain.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

باسمہ سبحانہ

# اظہار تشکر

یہ رسائل اربعہ یعنی اعتقادات امامیہ ترجمہ رسالہ لیلیہ، خلاصۃ الاحکام، اسلامی نماز اور اصلاح المجالس والمحافل طبع ششم عزیز مکرم جناب آفتاب احمد میمن سندھی اور جناب الحاج انجینئر اختر عباس خان ضلع جھنگ کے مالی تعاون کی وجہ سے اس دیدہ زیب اور دلکش انداز میں مومنین کے مشتاق ہاتھوں تک پہنچ رہے ہیں۔

sibtain.com

جزاهم الله في الدارين خير الجزاء
و شكر الله سعيهما و زادا في
توفيقهما بحق النبيّ واله آئمة الهدیٰ

واناالاحقر
الشیخ محمد حسین النجفی عفی عنہ
۱۲۰ اکتوبر ۲۰۱۰ء

Presented By: https://jafrilibrary.com

sibtain.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد لاھلہ والصلوۃ علےٰ اھلھا

# "اصلاح المجالس والمحافل"

## تمہید سدید:-

مدت مدید سے یہ خیال دامنگیر تھا نیز بعض قومی درد رکھنے والے احباب کا تقاضا بھی تھا کہ میں موجودہ مجالس ومحافل اور جلوس ہائے عزاء کی اصلاح پر کچھ قلم فرسائی کروں اور جو غلط باتیں ان امور کی افادیت کو ختم یا کم کر رہی ہیں ان کے ازالہ کی کوشش کروں مگر حالات کی ناسازگاری وقت کی عدم مساعدت اور جہال کے ہاؤ ہو کا خوف برابر اس ارادہ مبارکہ کی تکمیل میں سدِ راہ بنا رہا نیز یہ توقع بھی تھی کہ شاید اور کوئی بزرگ عالم دین بلا خوف لومۃ لائم محض جذبہ خدمت قوم وملت سے سرشار ہو کر میدان عمل میں اتر کر اصلاح احوال کا بیڑہ اٹھائے مگر افسوس! انتظار کرتے کرتے آنکھیں پتھرا گئیں دل کی دھڑکنیں تیز ہو گئیں حالات روز بروز شدت کے ساتھ بد سے بدتر اور ابتر ہوتے جا رہے ہیں مگر تا حال کسی صاحب کو کلمہ حق بلند کرنے کی توفیق الٰہی شامل حال نہیں ہوئی

اے بسا آرزو کہ خاک شدہ

قومی اتحاد و تنظیم کا شیرازہ جس طرح بکھر رہا ہے یا بکھیرا جا رہا ہے، ہماری موجودہ مجالس ومحافل جس ڈگر پر جا رہی ہیں۔ قوم میں بدعملی کا جو دور دورہ ہے۔ بعض نام نہاد واعظین جس بے دردی سے قوم کے عقائد واعمال کو خراب وبرباد کر رہے ہیں قوم دن بدن جس ایمانی واخلاقی تنزل وانحطاط کے گہرے

sibtain.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

کنویں میں گر رہی ہے اسے کوئی بھی حمیت دین و درد قومی اور پہلو میں حساس دل رکھنے والا شخص دیکھ کر خاموش نہیں رہ سکتا۔

اگر بینم کہ نابینا و چاہ است　　اگر خاموش بنشینم گناہ است

ان حالات وکوائف سے واقف و مجبور ہوکر اس وادئ پرخار میں قدم رکھ رہا ہوں اور کوشش کی جائے گی کہ قرآن کریم، احادیث معصومینؑ اور عقل سلیم کی روشنی میں اصلاح احوال کی جائے۔ مجھے معلوم ہے کہ اس سلسلہ میں بعض ناملائم و نامساعد حالات سے دوچار ہونا پڑے گا۔ جہاں قوم کی طرف سے طعن و تشنیع کی زبان بھی دراز ہوگی دشمن مجالس وہابی قاصر بلکہ مقصر اور نامعلوم کن کن قبیح القاب کے ساتھ یاد کیا جائے گا اور بعض سست عزم اہل علم جو تسامح فی ادلۃ السنن کی حدود کو حد سے زیادہ وسیع کر چکے ہیں یا وہ جہال جو متلبس بلباس علماء ہیں جو جاہلوں کی تائید اور ان کی ہاں میں ہاں ملانے میں اپنی کامیابی کا راز سمجھتے ہیں وہ بھی ان جہال و ضلال کی پشت پناہی اور ہمنوائی کریں گے بہر حال ہمیں اس کی جو قیمت بھی ادا کرنا پڑے ہم حاضر ہیں۔ ہر چہ بادا باد ما کشتی در آب انداختیم

sibtain.com

دریں دریائے بے پایاں دریں طوفان موج افزا

دل افگندیم بسم اللہ مجریہا و مرسہا

اہل ایمان کا خدائے منان نے یہ وصف بیان فرمایا ہے **لا یخافون لومۃ لائم** کہ وہ حق کے معاملہ میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہیں ڈرتے کیونکہ

آئین جواں مرداں حق گوئی و بے باکی

جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ ارشاد باسداد اہل علم کو خواب غفلت سے بیدار کرنے کے لیے کافی ہے کہ **اذا ظہرت البدع فی امتی فعلی العالم ان یظہر علمہ والا فعلیہ لعنۃ اللہ** یعنی جب میری امت میں بدعات و منکرات ظاہر ہوں تو عالم پر فرض ہے کہ وہ اپنے علم کا اظہار کرے۔ ورنہ اس پر خدا کی لعنت ہوگی۔ (اصول کافی) نیز ارشاد قدرت ہے **ان الذین یکتمون ما انزلنا علیہم من البینات والہدی من بعد ما بیناہ للناس فی الکتب اولئک**

Presented By: https://jafrilibrary.com

یلعنھم اللہ و یلعنھم اللاعنون (بقرہ پ۲ ع۳) جولوگ اس کو چھپاتے ہیں جو کھلی دلیلیں اور ہدایت ہم نازل کر چکے ہیں بعد اس کے کہ ہم نے کل آدمیوں کے لیے کتاب میں اس کو کھول کر بیان کر دیا ہے یقیناً انہیں پر اللہ لعنت کرتا ہے اور انہی پر لعنت کرنے والے لعنت کرتے ہیں۔ (ترجمہ مقبولؒ) دینی ذمہ داری مجبور کرتی ہے کہ حق وحقیقت کے اظہار کے سلسلہ میں بڑی سے بڑی زنجیر کو بھی کاٹ دیا جائے

جو ہو ذوق یقین پیدا تو کٹ جاتی ہیں زنجیریں

بہر حال ہماری گردن میں اتنی سکت نہیں کہ انسان ضعیف البنیان کو خوش کرنے کی خاطر خالق دو جہاں کو ناراض کر کے اس کی لعنت کو طوق اٹھا سکیں

وللناس فیما یعشقون مذاھب

ان ارید الاالاصلاح مااستطعت وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت و علیہ انیب واللہ علی مااقول وکیل

sibtain.com

## مجالس عزا بہترین عبادت اور بخشش گناہ کا بہترین ذریعہ ہیں:-

اس حقیقت میں کسی بھی شیعہ کو ہرگز کسی قسم کا کوئی شک وشبہ نہیں ہوسکتا کہ سرکار سید الشہداؑ یا دیگر آئمہ اطہارؑ کے نامہائے نامی واسم ہائے گرامی پر جو مجالس عزا یا محافل میلاد منعقد کئے جاتے ہیں یہ بہترین اسلامی عبادت اور عاصیان امت کی بخشش گناہان کا بہترین ذریعہ ووسیلہ ہیں جیسا کہ اس قسم کی بکثرت روایات کتب معتبرہ میں آئمہ طاہرین علیہم السلام سے مروی ہیں ذیل میں دو چار احادیث اہل ایمان کی جلائے ایمان کی خاطر بیان کی جاتی ہیں۔

''حضرت صادق آل محمد علیہ السلام فرماتے ہیں''

یا اباھارون من انشدفی الحسین علیہ السلام فابکی عشرۃ ثم جعل ینتقص واحدا واحدا حتی بلغ الواحد فقال من انشدفی الحسین علیہ السلام فابکی واحدا فلہ الجنۃ (کامل الزیارۃ)

اے ابوہارون! جو شخص جناب امام حسین علیہ السلام کے بارے میں کچھ شعر پڑھ کر دس آدمیوں کو

Presented By: https://jafrilibrary.com

رُلائے۔اس کی جزا جنت ہے پھر آنجناب نے (رونے والوں کی تعداد کو) ایک ایک کر کے کم کرنا شروع کیا یہاں تک کہ ایک آدمی تک نوبت پہنچادی۔فرمایا جو شخص سرکار شہادت کے بارہ میں کچھ اشعار پڑھ کر فقط ایک آدمی کو بھی رُلا دے اس کی جزا جنت ہے (لولو و مرجان)

(۲) امام رضا علیہ السلام فرماتے ہیں من ذکر مصابنا فبکی وابکیٰ لم تبک عینہ یوم تبکی العیون جو شخص ہماری مصیبت کو یاد کر کے روئے اور دوسروں کو رلائے تو اس کی آنکھ بروز قیامت نہیں روئے گی جس دن دوسری آنکھیں رو رہی ہوں گی (عیون اخبار الرضا)

(۳) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں

من انشد فی الحسین علیہ السلام فبکی وابکی عشرۃ کتبت لھم الجنۃ و من انشد فی الحسین فابکی خمسۃ فلھم الجنۃ ومن انشد فی الحسین فبکی وابکی واحدا فلھما الجنۃ.

جو شخص جناب امام حسین علیہ السلام کے متعلق کچھ شعر پڑھے اور خود روئے اور دس آدمیوں کو رلائے تو ان سب کے لیے جنت لازم ہو جاتی ہے۔جو شخص آنجنابؑ کے بارہ میں کچھ شعر انشا کر کے پڑھے اور خود روئے اور پانچ آدمیوں کو رلائے تو ان کے لیے جنت ہے اور جو شخص کچھ شعر پڑھ کر روئے اور صرف ایک آدمی کو رُلا دے تو ان دونوں کی جزا جنت ہے (ثواب الاعمال) مخفی نہ رہے کہ بطور تنقیح مناط یہ بات طے شدہ ہے کہ نظم کے علاوہ نثر پڑھ کر رونے اور رلانے کا بھی یہی اجر و ثواب ہے لیکن بشرطھا وشروطھا ومن شروطھا الا تباع والاقتداء بائمۃ الھدیٰ کما لا یخفی علی اولی الحجی۔

## مجالس ومحافل کے فوائد وعوائد کا ایک شمہ:-

ارباب عقل و دانش پر حقیقت مخفی و مستور نہیں ہے کہ ہماری مجالس ومحافل یا ماتم عزا کے جلوس اگر کسی صحیح سلیقے اور طریقے سے ان کا انتظام و اہتمام کیا جائے تو یہ بے شمار فوائد وعوائد کے حامل ہیں اور ان میں غیر محدود اسرار و رموز مخفی اور پوشیدہ ہیں حق تو یہ ہے کہ سخت سے سخت ناملائم حالات اور نامساعد ادوار

sibtain.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

سے گزرنے کے باوجود ہمارے مذہب کی بقا و دوام اور اس کی ترویج و ترقی کا راز اسی عزاداری سید الشہداء میں پوشیدہ ہے بلکہ ہمارا قومی وجود بفضلہ تعالیٰ انہی مجالس عزا کا مرہون منت ہے یہ وہ حقیقت ہے جس کا غیر مسلم مفکرین و مورخین نے بھی اعتراف کیا ہے جیسا کہ فرانس کے مشہور مورخ ڈاکٹر جوزف نے اپنی کتاب الاسلام والمسلمون میں مذہب شیعہ کی ترویج و ترقی کے فلسفہ پر بحث کرتے ہوئے اس حقیقت کا اقرار کیا ہے یہی وجہ ہے کہ ان مجالس و محافل کے انعقاد سے شعوری یا غیر شعوری طور پر قوم کو جو جو فوائد و عوائد حاصل ہوتے ہیں یا ہو سکتے ہیں وہ تمام تو اس رسالہ میں شمار نہیں کئے جا سکتے ہاں البتہ بعض اہم فوائد کی طرف اجمالی اشارہ کیا جاتا ہے۔

(۱) یہ مجالس و محافل دینی مسائل و معلومات حاصل کرنے کا وہ مدرسہ ہیں جن میں بلا استثناء وہ تمام مختلف طبقات شرکت کرتے ہیں جن کو کسی اور جگہ اس طرح مجتمع ہو کر دینی استفادہ کرنے کا موقع نہیں ملتا وہ یہاں اصول، فروغ، تاریخ، تمدن اخلاق اور معصومین علیہم السلام کی سیرت طیبہ کے درس حاصل کرتے ہیں جن سے ان کو اپنے عقائد و اعمال کی اصلاح میں خاصی مدد ملتی ہے اور اپنی سیرت کو سرکار محمدؐ و آل محمد کی مقدس سیرت کے آئینہ میں تشکیل دینے کا زریں موقع ملتا ہے۔

(۲) ان مجالس میں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے ذریعہ لوگوں کو اطاعت گزاری اور معصیت و غفلت شعاری سے اجتناب کرنے پر آمادہ کیا جاتا ہے اور اس طرح ان کو اپنے مقصد خلقت کی تکمیل میں آسانی ہوتی ہے (وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون) (قرآن کریم)

(۳) ان مجالس و محافل میں حضرات معصومین علیہم السلام کے فضائل و مناقب اور مخالفین کے مطاعن و مثالب بیان کئے جاتے ہیں جنہیں سن کر فطری طور پر سامعین کے اندر اخلاق حسنہ و صفات جمیلہ کے کسب کرنے اور اخلاق سیئہ و صفات رذیلہ سے اجتناب کرنے کا ملکہ صالحہ پیدا ہوتا ہے جس سے سرکار ختمی مرتبت کی غرض بعثت کی تکمیل ہوتی ہے (انما بعثت لاتمم مکارم الاخلاق) حدیث نبوی متفق علیہ) نیز اس طرح اغیار پر آئمہ اطہار کی عظمت واضح و آشکار ہو جاتی ہے اور سعادت خداوندی جن کے شامل حال ہوتی ہے وہ مذہب حق اختیار کر لیتے ہیں۔

sibtain.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

(۴) ان مجالس و محافل میں سرکار سید الشہداء کے عظیم دینی کارناموں کو بار بار سننے کی وجہ سے سامعین کرام کے اندر حق و حقیقت کی نصرت و تائید اور باطل اور باطل نواز کا مقابلہ کرنے کا صالح جذبہ پیدا ہوتا ہے ع

وان الاولیٰ بالطف من آل هاشم

تآسو افسنو الکرام التاسیا

(۶) ان مجالس و محافل میں معارف توحید و عدل و نبوت اور امامت و قیامت نیز دین اسلام کے احکام فرعیہ بیان ہوتے ہیں جس سے مقصد شہادت حسینؑ کی تکمیل ہوتی ہے اور سامعین کے عقائد و اعمال میں پختگی پیدا ہوتی ہے۔ اسی بناء پر تو معصومین علیہم السلام ایسی مجالس کو محبوب رکھتے ہیں ایک دفعہ حضرت امام رضا نے اپنے جلیل القدر صحابی فضیلؒ سے دریافت فرمایا۔ یا فضیل اتجلسون و تتحدثون ؟ اے فضیل! کیا تم آپس میں بیٹھ کر احادیث بیان کرتے ہو؟ راوی نے عرض کیا۔ نعم یا بن رسول اللہ! ہاں فرزند رسولؐ! یہ سن کر امام عالی مقام نے فرمایا۔ تلک مجالس انا احبها ! میں ایسی مجالس کو محبوب رکھتا ہوں پھر فرمایا۔ رحم الله من احیٰ امرنا خدا اس بندے پر رحم کرے جو ہماری شریعت کو زندہ کرتا ہے (نفس المہموم)

(۷) ان مجالس میں چونکہ مظلومین کی مظلومیت اور ظالموں کے ظلم کو مؤثر انداز میں بیان کیا جاتا ہے اس لیے سامعین کے قلوب میں مظلوم سے الفت و محبت اور ظالم سے بغض و نفرت پیدا ہوتی ہے اگر ان حقائق کا بار بار تکرار نہ ہوتا تو مخالفین کو ان واقعات کے انکار کا موقع مل جاتا اور اس طرح مقصد شہادت فوت ہو کر رہ جاتا مظلوم کی داد و فریاد کو خدا بھی دوست رکھتا ہے۔ لا یحب الله الجهر بالسوٓ الا من ظلم ع

قریب ہے یارو روز محشر چھپے گا کشتوں کا خون کیونکر

جو چپ رہے گی زبان خنجر لہو پکارے گا آستیں کا

(۸) ان مجالس میں شمولیت کرنے سے دنیائے دوں میں بے رغبتی اور آخرت کی طرف رغبت

sibtain.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

بڑھتی ہے دنیا کی بے ثباتی اور اس کی حقارت، آخرت کی ہیشگی اور اس کی جلالت کی تصویر آنکھوں کے سامنے پھر جاتی ہے جب وہ اپنے بزرگان دین یعنی آئمہ طاہرین کے دنیوی مصائب وشدائد سنتے ہیں تو ان کو یقین ہو جاتا ہے کہ اگر خداوند عالم کی نگاہ میں دنیا کی پرِ مگس کے برابر بھی کچھ قدر و قیمت ہوتی تو وہ ہرگز اپنے اولیاء کو ان جانگداز مصائب میں مبتلا کر کے کفار ومشرکین اور منافقین کو لذائذ وحظائظ دنیوی سے متمتع نہ کرتا لہٰذا اس طرح ان کے دلوں سے محبت دنیا کی جڑ کٹ جاتی ہے۔ وحب الدنیا راس کل خطیئة (لئالی الاخبار)

(۹) ان مجالس سے انسان کو درس صبر ورضا ملتا ہے اور انسان کو دنیوی مصائب وآلام ہیچ نظر آتے ہیں کیونکہ جب وہ دیکھتا ہے کہ جو بزرگوار باعث تخلیق کائنات تھے اور لولاک لما خلقت الافلاک کے مصداق۔ ان کے ساتھ کیا سلوک کیا گیا دین کے معاملہ میں ان پر جو جو فوق التصور مصائب والائم کے پہاڑ ڈھائے گئے انہوں نے بغیر کسی جزع فزع کے بڑی خندہ پیشانی کے ساتھ ان کا استقبال کیا۔ گویا وہ زبان حال سے یہ کہہ رہے تھے۔ ع

sibtain.com

ان کان دین محمد لم یستقم

الا بقتلی یا سیوف خذینی

اس طرح سننے والوں پر اپنے واجب الاقتداء معصومینؑ کی تقلید وتاسی میں مصائب دنیا پر صبر کرنا بالخصوص جو دین کے معاملہ میں وارد ہوں سہل وآسان ہو جاتا ہے بلکہ دینی معاملہ میں قربانی کرنے کی امنگ اور آرزو پیدا ہو جاتی ہے۔ ولنعم ماقیل

انست رزیتکم رزایانا التی

سلفت وھونت الرزایا الآتیہ

(۱۰) ان مجالس ومحافل کے انعقاد سے سرکار رسالت مآبؐ اور آئمہ اطیابؑ کے ساتھ مواسات و ہمدردی کا اظہار ہوتا ہے ان کی یاد تازہ ہوتی ہے اور ان ذوات قدسی صفات کے ساتھ اپنے قلبی لگاؤ اور اپنی محبت ومودت کا عملی ثبوت ملتا ہے کیونکہ محبوب کی خوشی سے خوش اور اس کی غمی سے غمناک ہونا ایک

Presented By: https://jafrilibrary.com

وجدانی اور فطری امر ہے اسی لیے معصومین کا اشارہ ہے۔ شیعتنا خلقوا من فاضل طینتنا یحزنون لحزننا و یفرحون لفرحنا۔ ہمارے شیعہ ہماری مقدس طینت سے پیدا ہوئے ہیں اسی لیے وہ ہماری غمی سے غمناک اور خوشی سے خوش ہوتے ہیں (بحارالانوار) سرکارؑ باقر العلومؑ فرماتے ہیں۔ شیعتنا من تابعنافی افعالنا و لم یخالفنا و اذا امنا امن و اذا خفنا خاف۔ ہمارا شیعہ وہ ہے جو ہمارے افعال و اعمال میں ہماری متابعت و پیروی کرتا ہے اور جب ہم امن و اطمینان میں ہوں تو وہ مطمئن ہو اور جب ہم خوف زدہ ہوں تو وہ بھی خوف زدہ ہو۔ (محاسن برقی) لیکن اگر کوئی شخص باوجود ادعائے محبت اہلبیت اس فطری تقاضائے محبت کے خلاف کرتا ہے یعنی ان کی خوشی میں خوش ہونا اور غمی میں غمناک ہونا تو بجائے خود الٹا ان کے ایام حزن و ملال کو اپنے لیے ایام عید و سرور قرار دیتا ہے (غنیۃ الطالبین ملاحظہ ہو) تو عقلائے روزگار اس کے اس ادعا کو غلط قرار دینے پر مجبور ہوں گے کیونکہ ع

ع محبت چھپ نہیں سکتی بناوٹ کے اصولوں سے تلک عشرۃ کاملۃ

## دعوت غور و فکر:۔

sibtain.com

یہ ہیں مجالس و محافل کے بے شمار فوائد و عوائد میں سے دس فوائد جو قطرہ از دریا اور دانہ از انبار کی حیثیت رکھتے ہیں جو ان کی افادیت کو اجاگر کرنے کے لیے کافی ہیں کیونکہ

قطرہ میں دجلہ دکھائی نہ دے اور جز میں کل

کھیل بچوں کا ہوا دیدۂ بینا نہ ہوا

آیئے ذرا موجودہ مجالس و محافل کا سرسری نگاہ سے ایک اجمالی جائزہ لیں اور پھر مجالس پڑھنے پڑھانے اور سننے والوں کے حالات و کوائف پر بھی اک نظر ڈال لیں اور دیکھیں کہ آیا ان مجالس و محافل کے انعقاد سے یہ تقاضے پورے ہو رہے ہیں؟ آیا ان فوائد کے کچھ آثار و نتائج دکھائی دیتے ہیں؟ ہمارے اخلاق و اطوار سے ہمارا حسینی ہونا واضح و آشکار ہوتا ہے؟ کیا قوم میں دین کے نام پر مر مٹنے اور اس کے نام پر سب کچھ قربان کر دینے کا ولولہ پایا جاتا ہے؟ کیا کربلا والوں کے اتحاد و اتفاق کے تذکرے سننے والوں کی اپنی صفوں میں اتحاد و اتفاق موجود ہے؟

Presented By: https://jafrilibrary.com

آج ہمارے کچھ لوگ مذہب حق کو خیر باد کہہ کر کہیں دوسرے باطل مذاہب کی چوکھٹ پر جبہ سائی تو نہیں کر رہے؟ آج ہم معمولی معمولی تکالیف ومصائب پر گھبرا تو نہیں جاتے؟ آج ہم ظالم و جابر کی مخالفت اور مظلوم ومقہور کی حمایت سے پہلو تہی تو نہیں کرتے؟ کیا ہم میں بلا خوف وخطر کلمۂ حق کہنے کی جرأت وہمت کا فقدان تو نہیں ہے؟ غرضیکہ ہماری اجتماعی وانفرادی زندگی میں سرکار محمدؐ وآل محمد علیہ وعلیہم السلام کی سیرت وکردار کے آثار واضح وآشکار ہیں یا نہیں؟ یہ حقیقت اگرچہ بہت تلخ اور افسوسناک ہے لیکن اگر چند لمحے جذباتیت سے بالا ہو کر ٹھنڈے دل ودماغ سے قومی حالات حاضرہ کا جائزہ لیا جائے تو ان سوالات کے جوابات نہایت مایوس کن نظر آتے ہیں!! ایسا کیوں ہے؟ باوجود لاکھوں روپے خرچ کرنے کے پھر بھی ان مجالس وجلوس ہائے عزا کے انعقاد کا مقصد کیوں پورا نہیں ہو رہا ہے؟ یہ وہ سوال ہے جو آج ہر ہمدرد قوم وملت کے قلب حساس میں بڑی شدت سے پیدا ہو رہا ہے اور آج ہر شخص سوچنے پر مجبور ہے کہ اس نے کھویا کیا ہے اور پایا کیا ہے؟ درحقیقت اسی سوال کا جواب پیش کرنے اور اس مرض کی تشخیص اور اس کا علاج بتلانے کے لیے ہی یہ رسالہ سپرد قلم کیا جا رہا ہے۔

sibtain.com

## اصلاح مجالس کی ضرورت:۔

ان حقائق سے اتنا تو اجمالاً واضح ولائح ہو جاتا ہے کہ موجودہ مجالس ومحافل میں کچھ ایسی خرابیاں اور خامیاں ضرور موجود ہیں جن کی وجہ سے مطلوبہ فوائد عظیمہ حاصل نہیں ہو رہے ہم اس کے قائل نہیں ہیں کہ اگر مسجد میں قوالی ہوتی ہے تو مسجد گرا دی جائے یا اگر بعض بزرگوں کی قبور پر عرس منایا جاتا ہے۔ جس میں مناہی شرعیہ کا ارتکاب ہوتا ہے تو ان قبور کو ہی اکھاڑ دیا جائے یا اگر باغ میں کچھ خس وخاشاک پڑ جائے تو باغ ہی تباہ کر دیا جائے بھلا یہ کون سا فلسفہ ہے کہ ایک چیز اگر ناقص ہے تو اس کا بالکل استیصال ہی کر دیا جائے لہٰذا اگر ہماری موجودہ مجالس میں بداعتقادی بے عملی، بے اخلاصی، رسم پرستی اور خودغرضی وغیرہ قسم کی کچھ خرابیاں پیدا ہو گئی ہیں تو اس کا یہ تقاضا نہیں کہ معاذ اللہ یہ مجالس ومحافل ہی بند کر دی جائیں بلکہ ہم اصلاح کے خواہشمند ہیں کہ یہ خس وخاشاک گلزار عزائے حسینؑ سے دور کرنے چاہئیں تا کہ ان مجالس ومحافل کے انعقاد کا اصل مقصد حاصل ہو سکے اور مطلوبہ فوائد وآثار ان پر مترتب ہو سکیں۔

Presented By: https://jafrilibrary.com

## ہم مجالس عزا میں اصلاح چاہتے ہیں نہ استیصال:-

تاریخ عالم شاہد ہے کہ جب بھی کوئی داعیٔ حق کوئی اصلاحی پروگرام لے کر اٹھا تو اہل غرض لوگوں نے اس کے اصلاحی پروگرام کو غلط اور مسخ کر کے عوام الناس کے سامنے پیش کیا تا کہ عامۃ الناس اس کے فرمودات پر گوش حقیقت نیوش نہ دھریں اور اس کی اصلاحی آواز عوامی غوغا آرائی میں دب کر رہ جائے ع

ستیزہ کار رہا ہے ازل سے تاامروز
چراغ مصطفوی سے شرار بولہبی

لیکن ارباب اطلاع جانتے ہیں کہ حقیقت پر ہزار گھناؤنے پردے ڈالے جائیں وہ چھپ نہیں سکتی ع

حقیقت چھپ نہیں سکتی بناوٹ کے اصولوں سے

کیوں؟ اس لیے کہ الحق یعلو ولا یعلی علیہ

sibtain.com

بہت جلد کذب و افترا کا پردہ چاک ہو جاتا ہے اور حق و صدق اپنی پوری تابانیوں اور تابناکیوں کے ساتھ منصۂ شہود پر جلوہ گر ہو جاتا ہے اسی مسلمہ اصول کے مطابق ہمارے بعض دوستوں نے عوامی حلقوں میں یہ غلط تاثر دینے کی کوشش کی ہے کہ اس سلسلہ مضامین سے ہماری یہ غرض ہے کہ (معاذ اللہ) مجالس عزا کا سلسلہ بند ہو جائے یا اغیار کے لیے تضحیک کے اسباب فراہم کئے جائیں اور یہ کہ ہم واعظین وذاکرین کے مخالف ہیں ان کو ختم کرانا چاہتے ہیں اور ان سے کلی مقاطعہ کے قائل ہیں وغیرہ وغیرہ ع

ناطقہ سر بگریباں ہے اسے کیا کہیے

حالانکہ اسی مضمون کی ابتداء میں اصل مقصد کی وضاحت کر دی گئی تھی ع

بارہا گفتہ ام و بارہم گر می گویم

کہ ہم موجودہ مجالس کی اصلاح کے خواہشمند ہیں اور ان کو ان کی حقیقی شان میں دیکھنا چاہتے ہیں جو خدا اور رسول اور آئمہ ہدیٰ علیہم السلام کو مطلوب ہے اور ان کو ان تمام آلائشات سے منزہ ومبرہ کرنے کی تمنا و آرزو رکھتے ہیں جو مخالفین کے لیے تضحیک کا باعث بنتی ہیں تا کہ ان مجالس عزاء سے وہ

Presented By: https://jafrilibrary.com

فوائد و عوائد حاصل ہو سکیں جن کے لیے ان کا انعقاد عمل میں لایا جاتا ہے ان فوائد کی تفصیلی سطور بالا میں ذکر ہو چکی ہے۔

## ہم نے اپنی کوتاہی سے مقصد شہادت حسینؑ کو نہیں سمجھا:-

حقیقت یہ ہے کہ ہم نے اپنی کوتاہ اندیشی و کور نگاہی سے سرکار سید الشہداء کی عظیم قربانی کا اصل مقصد بہت ہی غیر اہم قرار دے رکھا ہے جس سے شہادت حسینؑ کی افادیت پر بہت نا ملائم اثر پڑ رہا ہے۔ عام ذہنوں میں یہی خیال راسخ ہے کہ ان مجالس عزاء کا اصل مقصد گریہ وزاری اور سینہ کوبی ہے لہٰذا اگر سامعین کو خوب رقت ہوگئی تو ہماری مجلس مقبول اور اگر گریہ کم ہوا تو مجلس نامقبول اور اگر بعض سامعین کو غش بھی آجائے تو پھر تو سبحان اللہ اگر کوئی ذاکر یا مولوی حسب منشائے بانی مجلس گریہ خیز واقعات سے اگر چہ وہ موضوع و من گھڑت ہی کیوں نہ ہوں خوب رلائے تو وہ ذاکر یا واعظ کامیاب ورنہ ناکام متصور ہوتا ہے اس میں کوئی شک و شبہ نہیں کہ مظلوم کے مصائب و آلام پر اشک غم بہانا بہترین عبادت اور ذریعہ بخشش ہے اور رقت قلب کی علامت ہے جو اخلاق جمیلہ میں سے ایک عظیم الشان خلق جمیل ہے ہم نہ اصل رونے کے مخالف ہیں نہ افراط گریہ کے ہم ان لوگوں کو قابل نفرین سمجھتے ہیں جو ان جانگداز واقعات کو سن کر بڑی سنگدلانہ متانت کے ساتھ چپ چاپ بیٹھے رہتے ہیں ہمیں اگر کوئی اختلاف ہے تو صرف اس بات سے کہ حسینی شہادت ایسے عظیم الشان واقعہ کی اصلی غرض و غایت صرف رونے اور رلانے کو قرار دینا درست نہیں ہے اور مجالس عزاء کے انعقاد کا اصل مقصد فقط رونے اور رلانے کے اسباب فراہم کرنے کو قرار دینا ہمارے خیال میں حسینی شہادت کبریٰ کی لطافتوں و نزاکتوں کو بے اعتنائی کی آماجگاہ بنانے کے مترادف ہے کیونکہ یہ نظریہ قائم کرنا کہ حضرت سید الشہداء روحی لہ الفداء ایسے اولو العزم ہادی و رہبر روز عاشوراء میدان کربلا کی جلتی ہوئی ریگ پر خون کے دریا میں محض اس لیے نہائے تھے اور اپنے اعزاؤ انصار کی بے مثال قربانیاں محض اس لیے دی تھیں کہ ان کے غم میں صرف مجالس عزا قائم کی جائیں کچھ سطحی اور غیر مفید سی ذاکری کر لی جائے فلمی دھنوں میں ضعیف بلکہ غلط و موضوع اور بالکل بے سرو پا روایات (اگر چہ بعض اوقات توہین اہل بیت کی حد تک بھی پہنچی ہوئی ہوں)

sibtain.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

بیان کر کے رولیا جائے اس نظریہ سے جہاں یہ ثابت ہوتا ہے کہ صاحب نظریہ نے مقصد شہادت حسینؑ اوراس کے اسرار و رموز کونہیں سمجھا وہاں اس سے یہ بھی واضح ہوتا ہے کہ اس نے حضرت امام حسینؑ کی جلالت شان وعظمت مکان کو بھی نہیں پہچانا۔ ہماری رائے یہ ہے (جس کی تائید ہر سنجیدہ وفہمیدہ آدمی کرے گا) کہ مجالس عزا ایک نہایت مفید انسٹی ٹیوشن ہمارے سامنے ہے اس کے ذریعے سے قوم میں ان اصول کی عملی وقعت پیدا کرنی چاہیے جن کے لیے حضرت امام حسینؑ نے اپنی اور اپنے اعزا و انصار کی بے مثال قربانی گوارا کی اور فضائل و مصائب اہل بیت کے ساتھ ساتھ ان میں اصول و فروغ دین کا تذکرہ بھی موجودہ دور کے تقاضوں کے مطابق سائنٹفک طریقوں سے کیا جائے اگر ہم نے اس شہادت سے یہ فوائد حاصل نہیں کئے تو اس کے دوسرے معنی یہ ہوئے کہ ہم نے اس شہادت عظمیٰ کی افادی حیثیت کو بے کار سمجھ لیا ہے (ماخوذ)

## شہادت حسینؑ پر معرفت کے ساتھ رونا چاہیے:۔

sibtain.com

ابھی ابھی اوپر واضح کیا جا چکا ہے کہ ہم گریہ کے مخالف نہیں بلکہ اسے عبادت سمجھتے ہیں لہٰذا روئیے اور خوب روئیے لیکن یہ گریہ و بکا ان لوگوں کا گریہ و بکا ہو جن کو امام حسین علیہ السلام کی صحیح معرفت ہے جو ان اصول کا احترام کرنے کے لیے ہر وقت عملی طور پر تیار رہتے ہیں اور کرتے ہیں جن کے لیے حسین علیہ السلام نے خونی کفن پہنا تھا ورنہ صرف مصائب سن کر رو لینا کوئی بڑا کمال نہیں۔ یہ واقعات ہی اس نوعیت کے ہیں کہ ان کو سن کر ہم تو کیا غیروں کے بھی آنسو نکل آتے ہیں واقعات شاہد ہیں کہ خود کوفی و شامی ظلم بھی کرتے جاتے تھے اور روتے بھی جاتے تھے اب انصاف شرط ہے کہ اگر ہم شہادت حسینؑ سے صرف اس قدر متاثر ہوئے کہ اسے سن کر چند آنسو بہا لئے کچھ رسمی ماتم کر لیا تو پھر ہم میں اور اغیار میں فرق ہی کیا رہا؟ افسوس ہے کہ شیعوں کو عالم طفولیت سے ہی اس امر کا عادی بنا دیا جاتا ہے کہ وہ رونے کو ہی دین و دنیا کا مآل سمجھیں۔ اگر چہ شہادت حسینؑ کے دیگر اہم مقاصد اور اغراض پامال بھی ہو جائیں۔

مصائب حسینؑ پر رونے اور رلانے والی احادیث پر ہمارا ایمان ہے لیکن ان کا منشاء کسی لحاظ سے بھی یہ نہیں ہے کہ شہادت کا مقصود بالذات اور اصل منشاء صرف گریہ و بکا ہی ہے اور ذاکر و مولوی کو

Presented By: https://jafrilibrary.com

دوسرے مقاصد و اغراض سے کوئی ربط و تعلق ہی نہیں حقیقت یہ ہے کہ یہ گریہ و بکا سرکار شہادت کی شہادت عظمیٰ کی اصلی غرض و غایت کی نشر و اشاعت اور پرچار کا ایک ذریعہ آلہ ہے جسے ہم نے غلطی سے اصل مقصد سمجھ لیا ہے الغرض بکا و ابکا کو ضمنی اہمیت دیتے ہوئے ہم کو ان مجالس عزا سے وہ اسباق حاصل کرنے چاہئیں جن کی ہمارے مصلح اعظم سرکار سید الشہداء روحی لہ الفداء نے خود عملی نمونہ بن کر تعلیم دی ہے ہم ہر سال محرم کا پہلا عشرہ یا پورا مہینہ یا اس سے زائد عرصہ تک واقعات کربلا کو یاد کر کے روتے بھی ہیں اور رلاتے ہیں امام باڑوں کی آرائش و زیبائش بھی کرتے ہیں شربت، شرینی، چائے سگریٹ وغیرہ رسوم پر بے دریغ روپیہ بھی خرچ کرتے ہیں ذاکرین و واعظین کی بھاری بھرکم فیسیں بھی ادا کرتے ہیں لیکن انصاف سے بتایئے کہ محمدی مشن اور حسینی مشن کا کون سا کام کرتے ہیں۔

ہمارے سارے کام یزیدی۔ ہمارے سارے افعال یزیدی کیا ایسی حالت میں ہم کو دربار محمدیؐ یا سرکار حسینؑ سے کسی انعام کی امید رکھنی چاہیے محض رونے پیٹنے اور رسوم ظاہری ادا کرنے سے روح محمدیؐ اور روح حسینی ہرگز خوش نہیں ہو سکتی جب تک حسینی مشن کی تکمیل نہ کریں (مجاہد اعظم) ان حالات و واقعات کے پیش نظر ہم موجودہ مجالس کی روش میں اصلاح چاہتے ہیں اس مبارک عزم و ارادہ پر ہمیں مخالف مجالس کہہ کر اس نیک ارادے سے باز نہیں رکھا جا سکتا ان ارید الا الاصلاح اور میں ان حالات میں یہ محسوس کرتا ہوں کہ گویا ہاتف غیبی کی یہ صدا کانوں سے ٹکرا رہی ہے

خدا رکھے سروں پہ قوم کے سایہ تر دائم
کئے جا خدمت دیں لاتخف من لومۃ لائم

اگرچہ ہمیں معلوم ہے کہ قارئین کی اکثریت تو اس مضمون کو پڑھنے کی زحمت ہی گوارا نہ کرتی ہوگی اور جو معدودے چند حضرات پڑھتے ہوں گے وہ اس پر عمل کرنے کی تکلیف نہ کرتے ہوں گے (الا ماشاء اللہ) حقیقت یہ ہے کہ ہماری قوم کو اصلاح احوال سے چڑ ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ ہماری قوم کے افراد اپنے آپ کو مریض تصور ہی نہیں کرتے اور ظاہر ہے کہ جب تک مریض کو یہ احساس نہ ہو کہ وہ مریض ہے اس وقت تک اس کے علاج و اصلاح کی طرف متوجہ ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

sibtain.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

وہ علاج واصلاح کے نام سے دور بھاگتا ہے۔ بالخصوص مالیخولیا کے مریض تو بالعموم اسی مصیبت میں مبتلا ہوتے ہیں کہ وہ اپنے تئیں مریض خیال نہیں کرتے ہمارے شیعوں کو بھی بالعموم یہ مالیخولیا ہے کہ وہ تمام دینی ودنیوی ضروریات کے عالم ہیں اور وہ یہ باور ہی نہیں کرتے کہ ان میں کوئی خامی ہے جس کی اصلاح ضروری ہے ان کا یہ عام مقولہ ہے کہ ہم سب کچھ جانتے ہیں اہل انصاف بتائیں کہ ایسے حالات میں اصلاح احوال کی کیا توقع ہوسکتی ہے؟ مگر محض اس خیال کے پیش نظر کہ پیغمبر اسلام علیہ وآلہ افضل الصلوۃ والسلام کو حکم ہوتا ہے فذکر فان الذکری تنفع المومنین اے رسولؐ تم بار بار یاددلاؤ اور وعظ و نصیحت کرو کیونکہ اس طرح کا وعظ و پند اہل ایمان کو ضرور نفع دیتا ہے نیز رسول اکرمؐ کا ارشاد ہے یا علی لئن یھدی اللہ بک رجلا واحد اخیر لک من الدنیا وما فیھا (من لایحضرہ الفقیہ)

اے علیؑ! اگر خداوند عالم تمہارے ذریعہ سے ایک آدمی کو بھی ہدایت کردے تو یہ عمل خیر تمہارے لیے دنیا ومافیہا سے بہتر ہے۔ بنابریں ہم قوم کو یہ خطاب کرکے کہ۔

مانو نہ مانو جان جہاں اختیار ہے!
ہم نیک و بد حضور کو سمجھائے جائیں گے

مضمون پر مضمون لکھے جارہے ہیں اور یہ یقین ہے کہ ہماری اس دادوفریاد سے ضرور خواب غفلت میں سوئے ہوئے کچھ انسان تو بیدار ہو ہی جائیں گے اور اصلاح احوال کی طرف متوجہ ہوں گے اور یہی مقدار ہم اپنے مشن میں کامیابی کے لیے کافی سمجھتے ہیں۔ وقلیل من عبادی الشکور وما اکثر الناس ولو حرصت بمومنین۔

## صحیح واعظین کا مقام وکام بہت بلند ہے:۔

مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ان واجب الاحترام اہل منبر علمائے کرام کے مقام وکام کی منزلت کا یہاں مختصر بیان کردیا جائے تاکہ وہ برضا ورغبت پوری تندہی کے ساتھ اپنے فرائض ووظائف کو انجام دیں تاکہ فلاح کونین وعزت دارین حاصل کرسکیں مخفی ومستور نہ رہے کہ ان باعمل اہل علم کی جو اپنی

sibtain.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

اصلاح کے بعد دیگر ابنائے نوع کی اصلاح احوال کا اہم فریضہ اپنے ذمہ لیتے ہیں اور ان کو صحیح عقائد و اعمال کی تعلیم و تلقین کرتے ہیں اور ان کے شکوک و شبہات کو دور کرتے ہوئے ان کے عقائد کو مضبوط کر کے ان کو اعمال صالحہ بجالانے اور اعمال سیئہ سے اجتناب کرنے کی رغبت دلاتے ہیں۔ الغرض ہر طرح امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے فریضہ پر عمل کرتے ہیں آیات قرآنیہ و روایات معصومیہ میں بہت مدح وثناء وارد ہوئی ہے یہاں محض تبرکا "وتیمنا" بعض آیات و روایات شریفہ کی طرف اشارہ کیا جاتا ہے۔

ارشاد قدرت ہے۔ ولتکن منکم امة یدعون الی الخیر و یامرون بالمعروف و ینھون عن المنکر و اولئک ھم المفلحون (سورة آل عمران پ ۴، ع ۲) ضروری ہے کہ تم میں سے ہمیشہ ایک گروہ ایسا ہو جو دعوت الی الخیر دے۔ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرے ایسا گروہ ہی کامرانی حاصل کرنے والا ہے۔ یہی ایک آیت مبارکہ ہی ایسے لوگوں کی جلالت قدر کو روشن کرنے کے لیے کافی ہے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے فرمایا۔ علمنا شیعتنا مرابطون فی الشعر الذی یلی ابلیس و عفاریته، یمنعوم نھم عن الخروج علی ضعفا شیعتنا و عن ان یتسلط علیھم ابلیس و شیعته النواصب الافمن انتصب لذالک من شیعتنا کان افضل ممن جاھد الروم و الترک و الخزر الف الف مرة لانه یدفع عن ادیان محبینا و ذالک یدفع عن ابدانھم۔

ہمارے شیعوں کے علماء اس سرحد پر ڈیرہ زن ہیں جو شیطان اور اس کے سرکش انصار و اعوان سے ملتی ہے وہ علماء شیطانوں اور ان کے پیروکار خارجیوں و ناصبیوں کو ہمارے کمزور شیعوں پر خروج کرنے اور ان پر مسلط ہونے سے روکتے ہیں آگاہ ہو کہ ہمارے (شیعہ) علماء سے جو شخص اس مہم کو سر کرنے کے لیے سینہ سپر ہو جائے وہ ترک و خزر کے کفار سے جہاد کرنے والوں سے ہزار در ہزار مرتبہ افضل و اعلیٰ ہے کیونکہ یہ (عالم دین) ہمارے محبوں کے دین کی حفاظت کرتا ہے اور وہ مجاہدان کے بدنوں کی حفاظت کرتا ہے اور جناب امام علی نقی علیہ السلام سے مروی ہے "لو لا من یبقی بعد غیبة قائمکم من العلماء الداعین الیه و الدالین علیه الذابین عن دینه بحجج الله و المنقذین لضعفاء عباد الله

Presented By: https://jafrilibrary.com

من شباک ابلیس و مردته و من فخاخ النواصب الذین یمسکون ازمة قلوب ضعفاء الشیعة کما یمسک السفینة سکانها لما یبقی احد الاارتد عن دین الله اولئک هم الافضلون عندالله عزوجل" فرمایا اگر قائم آل محمدؑ کی غیبت کبریٰ کے بعد ایسے علماء کرام موجود نہ ہوتے جو آں جنابؑ کی طرف لوگوں کو دعوت دیتے، آں جنابؑ کے وجود ذی جود پر دلالت کرتے ان کے دین حق سے دلائل ربانیہ کے ساتھ مدافعت کرتے کمزور بندگان خدا کو شیطانوں کے شکنجوں سے اور ان ناصبیوں اور خارجیوں (جو کمزور شیعوں کے دلوں کی باگ ڈور کو اس طرح پکڑتے ہیں جس طرح کشتی اپنے سواروں کو پکڑتی ہے) کے دام تزویر سے نجات و چھٹکارا دلواتے ہیں تو ایک آدمی بھی ایسا باقی نہ رہتا جو دین الٰہی سے مرتد نہ ہو جاتا پس یہ لوگ خدا کے نزدیک افضل ہیں (منیۃ المرید از شہید ثانیؒ) پس اس دور پرفتن اور پرآشوب میں جو کچھ دین و دیانت موجود اور اسلام و ایمان کے کچھ آثار مشہود ہیں یہ سب ایسے علمائے کرام و متکلمین اسلام کے وجود ذی وجود کے ہی برکات ہیں اس لیے یہ حضرات خداوند عالم کے نزدیک سب لوگوں سے افضل ہیں امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ آنجنابؑ نے فرمایا کہ جس شخص کا مطمع نظر یہ ہو کہ اہل ایمان سے نصاب و خوارج کا دفاع کرے اور ان کے اور ان کے ناقص العیار مذہب کے نقائص و عیوب نکال کر انہیں ذلیل و خوار کرے اور سرکار محمد و آل محمد علیہم السلام کے مذہب حق کی صداقت و حقانیت کو ثابت کرے تو خداوند عالم ملائکہ جنت کا مطمع نظر جنت میں اس کے لیے مکانات و قصور تعمیر کرنا قرار دے دیتا ہے اور اس کی ہر ہر دلیل و حجت کے عوض جو وہ مخالفین پر قائم کرتا ہے خداوند عالم جنت میں اس قدر ملائکہ کو اس کے مکانات و عمارات کی تعمیر میں لگا دیتا ہے جن کی تعداد روئے زمین والے لوگوں سے زیادہ ہوتی ہے اور طاقت وراتنے ہیں کہ ان میں سے ایک فرشتہ سب زمینوں اور آسمانوں کو اٹھا سکتا ہے پس ایسے مجاہد عالم کے لیے جنت میں اس قدر نعمات و محلات ہیں کہ لا یعرف قدرها الارب العلمین کہ ان کی جلالت قدر کا صحیح عرفان رب رحمٰن ہی کو ہے۔

(عماد الاسلام وغیرہ بحوالہ احسن الفوائد)

بکا و ابکاء کے ثوابہائے بے پایاں اس کے علاوہ ہیں جو قبل ازیں بیان ہو چکے ہیں۔

Presented By: https://jafrilibrary.com

## سب مبلغین ان کمالات کے مالک اور فضائل کے حامل نہیں ہوتے:-

مخفی نہ رہے کہ یہ وہ مقام ہے کہ جہاں شیطان بعض اہل علم کے اقدام کو پھسلا دیتا ہے اور وہ نصح و ارشاد نیز بکاؤ ابکا کے گراں قدر ثواب اور عالی قدر درجات کو دیکھ کر عمل صالح کی اہمیت کو نظر انداز کر دیتے ہیں اور اس طرح فریب نفس لئیم و شیطان رجیم یا خود فریبی یا فریب دہی کا شکار ہو کر خسران مبین میں مبتلا ہو جاتا ہیں حالانکہ یہ حقیقت محتاج بیان نہیں ہے کہ ان مدارج و مراتب کا حصول، صحت عقیدہ اور حسن عمل پر منحصر ہے یہی وجہ ہے کہ اس شرف عظیم کو حاصل کرنے والے ہمیشہ بہت قلیل خوش قسمت افراد ہی ہوتے ہیں چنانچہ حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام سے صفات علماء میں جو ایک طویل الذیل حدیث مروی ہے اس کے آخر میں آپ فرماتے ہیں۔ **وذلک لایکون الا بعض فقہاء الشیعۃ لا جمیعھم فان من یرکب من القبائح والفواحش مراکب فسقۃ فقہاء العامۃ فلا تقبلوا منھم عنا شیئا ولا کرامۃ۔** یعنی ان (مذکورہ بالا صفات کے حامل) صرف بعض شیعہ فقہاء ہوتے ہیں نہ تمام کیونکہ ان میں سے جو ان افعال ناشائستہ کا ارتکاب کرے جو مخالفین کے علماء کرتے ہیں تو ایسے لوگوں سے نہ ہمارا کوئی حکم قبول کرو اور نہ حدیث اور نہ ہی وہ کسی عزت و احترام کے مستحق ہیں (تفسیر صافی صفحہ ۳۶)

sibtain.com

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت کیا جاتا ہے۔ **من خیر الناس بعد الانبیاء** نبیوں کے بعد تمام لوگوں بہتر کون ہے؟ فرمایا **خیار العلماء** با عمل اہل علم پھر سائل نے عرض کیا **من شر الناس بعد ابلیس؟** شیطان کے بعد بدترین خلائق کون ہے؟ فرمایا **اشرار العلماء** بدعمل اہل علم **(ایقاظ العلماء وتنبیہ الامراء)**

حضرت صادق علیہ السلام فرماتے ہیں **اشد الناس حسرۃ یوم القیامۃ عالم لم یعمل بعلمہ** بروز قیامت تمام لوگوں سے زیادہ حسرت و ندامت میں وہ اہل علم ہوگا جس نے اپنے علم کے مطابق عمل نہ کیا ہوگا (اصول کافی) سچ ہے۔

فضیلت جو بڑی تھی تو مصیبت بھی بڑی ہے

Presented By: https://jafrilibrary.com

## واعظ میں کن صفات جلیلہ کا ہونا ضروری ہے:-

حقیقت الامر تو یہ ہے کہ جس شخص میں وہ صفات جلیلہ موجود نہ ہوں جو حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے بحوالہ مصباح الشریعہ تفسیر صافی صفحہ ۳۰ پر مذکور ہیں تو اسے منبر رسولؐ اور حسینی اسٹیج پر قدم رکھنے اور لوگوں کو وعظ و نصیحت کرنے کا کوئی حق ہی حاصل نہیں ہے آنجناب فرماتے ہیں۔

من لم ینسلخ من هواجسه ولم یتخلص من آفات نفسه و شهواته ولم یعزم الشیطان ولم یدخل فی کنف الله و امان عصمته لم یصلح للامر بالمعروف والنهی عن المنکر لانه اذالمریکن بهذا الصفة فکل ماظهر بالبر و تنسون انفسکم ویقال له یاخائن اتطالب خلقی بماخنت به نفسک وارخیت به عنانک

یعنی کوئی بھی شخص جب تک اپنے وساوس نفسانیہ اور نفس کے آفات و خیالات شہوانیہ سے گلوخلاصی نہ کرالے اور شیطان کو شکست دے کر خدا کی پناہ گاہ اور امان میں داخل نہ ہو جائے۔ اس وقت تک وہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ انجام دینے کی صلاحیت نہیں رکھتا۔ کیونکہ وہ جب تک ان صفات کا حامل نہ ہوگا تو جو کچھ بھی کہے گا وہ اس کے برخلاف حجت ہوگا اور لوگ اس سے فائدہ بھی حاصل نہیں کر سکیں گے۔ خدا فرماتا ہے کیا تم لوگوں کو نیکی کا حکم دیتے ہو اور اپنے آپ کو فراموش کر دیتے ہو نیز اس سے (من جانب الله) یہ کہا جاتا ہے او خائن! تو میری مخلوق سے ان امور کی بجا آوری کا مطالبہ کرتا ہے جن میں خود خیانت مجرمانہ کرتا ہے اور اپنے نفس کی لگام ڈھیلی چھوڑتا ہے۔" ونعم ماقیل ۔

لاتنـه عن خلق و تاتی مثله

عـاک علیک اذ افعلت عظیم

## ہم ذاکرین کی ذات کے نہیں بلکہ ان کی بعض صفات کے مخالف ہیں

ہم نے اپنے مشہور مضمون "حرمت غنا اور اسلام" میں واشگاف الفاظ میں اس بات کا اعتراف کیا ہے اگر ہماری قومی قیادت کا ایک پہیہ علمائے عظام ہیں تو اس کا دوسرا پہیہ ذاکرین کرام ہیں ہمیں نہ ان

sibtain.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

کے وجود سے اختلاف ہے اور نہ ہو سکتا ہے اور نہ ان کے بعض خدمات کا انکار ہے ہاں اگر کچھ اختلاف ہے تو وہ صرف ان کی بعض صفات یا ان کی موجودہ روش و رفتار سے ہے ہم ان کی اصلاح چاہتے ہیں نہ استیصال اور یہ چاہتے ہیں کہ ان حضرات پر واضح کریں کہ ان کا حقیقی مقام اور کام کتنا عظیم ہے تا کہ وہ اسے سمجھنے اور پھر اس سے عہدہ برآ ہونے کی سعی کر سکیں اور ان کا وجود قوم کے لیے مفید سے مفید تر ہو سکے کوئی باخبر و بصیرت انسان حتیٰ کہ خود ذاکرین کرام بھی اس حقیقت کا انکار نہیں کر سکتے کہ سرکار سید الشہداء کے حقیقی ذاکرین کی جو شان ہونی چاہیے اور ان کی سیرت و کردار کا جو معیار ہونا چاہیے بد قسمتی سے اب اس گروہ کی اکثریت اس معیار پر پوری نہیں اترتی اور یہی حال اکثر واعظین کرام کا بھی ہے۔ الاماشاء اللہ۔

## حقیقی ذاکرین حسینؑ کا مقام بہت بلند ہے :-

اس میں کوئی شک نہیں کہ حقیقی ذاکرین حسینؑ کا مقام بہت بلند ہے اور وہ عزت و احترام کے مستحق ہیں اور ان کو قومی حلقوں میں بہت عزت اور وقعت کی نگاہ سے دیکھا بھی جاتا ہے اور یہ حقیقت بھی ظاہر ہے کہ ان کی یہ عزت و منزلت ان کے ذاتی کمالات اور محاسن کی بنا پر نہیں کی جاتی بلکہ محض ذاکر حسین ہونے کی وجہ سے کی جاتی ہے لیکن ان حضرات کو بھی یہ سوچنا چاہیے کہ ان کا منصب و مقام ان سے جن صفات و حالات کا متقاضی ہے آیا وہ اسے پورا کر رہے ہیں؟

ع نہ سوچو گے تو پھر سوچو گے تم یہ چستیاں کب تک؟

سید الشہداء کے غم میں رونے اور رلانے کی فضیلت ہم اس مضمون کے ابتدائی حصہ میں بالتفصیل بیان کر چکے ہیں جو احادیث سید الشہداء کے مصائب پر بکا یا ابکا کی فضیلت کے بارے میں وارد ہوئی ہیں ان کی صداقت مسلم ہے جب یہ عمل اس قدر گراں قیمت ہے تو ہمارے ان قابل احترام حضرات کو بھی تو سوچنا چاہیے کہ آیا ان کا یہ عمل خیر محض قربتہ الی اللہ ہے؟ اور یہ جو فضائل و مصائب بیان کرتے ہیں آیا وہ محض رضائے الٰہی اور خوشنودی خدا اور رسولؐ اور آئمہ ہدیٰ حاصل کرنے کے لیے کرتے ہیں؟ کہیں ان کا مدعا صرف جلب منفعت اور کسب معیشت یا اپنے فضل و کمال کا اظہار اور ذاتی نام و نمود کا اعلان تو

sibtain.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

نہیں ہے؟ ایسا تو نہیں ہے کہ یہ حضرات اس فن کو بغرض تجارت حاصل کر کے اس جنس گراں مایہ کو کوڑیوں کے دام فروخت کر رہے ہیں۔ جس کا بین ثبوت اس سے ملتا ہے کہ وہ اپنی اس متاع فن کا مومنین سے اس طرح سودا کرتے ہیں جس طرح ایک تاجر اپنی جنس کے بارے میں ردّ و بدل کرتا ہے پہلے اجرت مقرر کی جاتی ہے اور بعد میں معمولی کمی و بیشی پر لڑائی و جھگڑا ہوتا ہے جیسا کہ روزمرہ کا مشاہدہ شاہد ہے۔

## ذاکرین کرام کی موجودہ روش و رفتار پر تنقید:-

شیعوں کو سرکار سید الشہداء سے جو والہانہ عشق و محبت ہے وہ اس جذبہ سے اس قدر سرشار ہیں کہ جو شخص منبر پر آ کر سرکار کا نام لے وہ اس کی قدر و منزلت بھی کرتے ہیں اور بالعموم اس کے خیالات و نظریات کو تنقید کے دائرہ سے بھی بالا سمجھتے ہیں اور سخت سے سخت مواقع پر بھی ان کو روکنا یا ان سے باز پرس کرنا خلاف ادب سمجھا جاتا ہے اسی غلط روش کا نتیجہ ہے کہ اب حالت یہ ہو گئی ہے کہ اگر کسی وقت کوئی عالم دین ان حضرات کے بیان کردہ واقعات پر تنقیدی تبصرہ کر دے تو وہ اسے توہین مجالس کے مترادف سمجھتے ہیں اب ہمارے ذاکرین کرام کو سوچنا چاہیے کہ کہیں وہ شیعوں کے اس طرز عمل سے ناجائز فائدہ تو نہیں اٹھاتے؟ حقیقت یہ ہے کہ ان حضرات نے اس یقین کی وجہ سے کہ وہ جو کچھ رطب و یابس بیان کر دیں ان سے کوئی باز پرس تو کرتا نہیں اور نہ کوئی شخص ان کے کردار پر حرف گیری کرنے کی برسر منبر جرأت کر سکتا ہے اپنے اندر بلند صفات ذاکرین پیدا کرنے کی اہمیت کو بھی بالکل نظر انداز کر دیا ہے اور واقعات کی جانچ پڑتال میں عرق ریزی کرنے کی ضرورت کو محسوس ہی نہیں کیا اور محض عوام کو رونے رلانے کی خاطر علمی اکتساب کی زحمتوں اور مشقتوں سے بچنے کے لیے بلا تامل سب ضعیف اور ناقابل وثوق روایات بلکہ من گھڑت واقعات کو بھی آزادی سے بیان کرنا شروع کر دیا ہے حالانکہ واقعات کربلا اس کے محتاج نہیں کہ سامعین کو رلانے کے لیے ان میں کچھ اضافہ کیا جائے اور نہ ہی سرکار محمدؐ و آل محمدؐ کی ذوات قدسی صفات کو اس کی ضرورت ہے کہ ان کے متعلق روایات فضائل و مصائب و خلاف واقعہ تصرف اور بے جا حک و اصلاح کی جائے۔

نیز اس مقام پر ان حضرات کو اس امر پر بھی غور کرنا چاہیے کہ کہیں ان کے عمل سے یہ تو ظاہر نہیں

sibtain.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

ہوتا کہ ذاکری نے ایک فن یا پیشہ کی حیثیت اختیار کر لی ہے کہ ہر ایک ذاکر کو اپنے ہم پیشہ حضرات پر فوقیت لے جانے اور اپنی امتیازی حیثیت قائم کرنے کا شوق اس حد تک دامن گیر ہے کہ وہ بعض اوقات ایسے بے سروپا واقعات بھی بیان کر جاتا ہے کہ جن کے ماخذ و مدرک کا سوائے اس کے اپنے نہاں خانہ دماغ کے کہیں نام ونشان ہی نہیں ہوتا آج واقعات کی جگہ اختراعات و بدعات نے لے لی ہے؟ اگر یہ حقائق درست ہیں تو پھر ایسے حضرات کے لیے لمحہ فکریہ ہے کہ پھر ان کا یہ عمل کس طرح داخل عبادت اور یہ فعل کیوں کر ثواب آخرت حاصل کرنے کا ذریعہ بن سکتا ہے؟ ایسے اجرت اور من گھڑت واقعات اور غناؤ سرود والے کام کو کیونکر کار خیر سمجھا جاسکتا ہے؟ اور ایسے حضرات کو کیوں کر اجر عظیم کا مستحق تصور کیا جاسکتا ہے؟ بھلا جس کام کی اجرت طے کر کے لے لی جائے جس عمل کا معاوضہ روپیہ کی صورت میں وصول کر لیا جائے۔ اب اس پر ثواب بھی مل سکتا ہے؟ فما لکم کیف تحکمون؟

یہ افسوس ناک امر بھی اب کسی مزید ثبوت کا محتاج نہیں رہا کہ آج کل مجالس عزاء میں قصائد اور مراثی بلکہ نوحوں کو بھی جن طرزوں اور دھنوں پر پڑھا جاتا ہے اس نے فلمی گانوں اور ریڈیائی گیتوں کو بھی مات کر دیا ہے اور مجالس عزا کی حقیقی شان کو نظروں سے اوجھل کر دیا ہے اور ان کی افادیت کو ختم کر کے رکھ دیا ہے کسے انکار ہوسکتا ہے آج کل یہ مجالس محض تعیش دماغی کا آلہ کار بن کر رہ گئی ہے مومنین کہتے ہیں کہ ذاکرین نے اس رنگ میں رنگ دیا ہے اور ذاکرین کہتے ہیں کہ مومنین نے الخ..... ہمیں یہ روش اختیار کرنے پر مجبور کیا ہے اب کون حق بجانب ہے؟ ہم یہ فیصلہ کرنے سے قاصر ہیں۔ (مجاہد اعظم) بہر نوع ان مجالس میں کیا اصلاح ہونی چاہیے ان میں کیا کیا خرابیاں ہیں جن کا ازالہ ضروری ہے؟ اس امر کی تفصیل ذیل میں ملاحظہ فرمائیں۔

## پہلی اصلاح اخلاص کی ضرورت اور اہمیت:-

ارباب بصیرت جانتے ہیں کہ کوئی عمل ہو یا عبادت وہ اس وقت تک صحیح معنوں میں عبادت قرار نہیں پاتی جب تک اس میں خلوص نیت نہ ہو۔ یعنی ضروری ہے کہ وہ عبادت ہر قسم کے دنیوی اغراض فاسدہ اور جذبہ ریا و سمعہ سے منزا و مبرا اور قربتہ الی اللہ و خالصاً بوجہ اللہ ہو جیسا کہ ارشاد قدرت ہے۔ وما

sibtain.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

امروا الا لیعبدوا للہ مخلصین لہ الدین۔

(پ۳۰ سورہ بینہ ع ۲۳)

ان لوگوں کونہیں حکم دیا گیا مگر اس بات کا کہ وہ خلوص کے ساتھ خداوند عالم کی عبادت و پرستش کریں۔ایک اور مقام پر ارشاد فرماتا ہے۔فمن کان یرجو القاء ربہ فلیعمل عملا صالحا و لا یشرک بعبادۃ ربہ احدا۔(پ۱۶ س کہف ع۳) جو شخص اپنے پروردگار کی خوشنودی کا طلبگار ہے اسے چاہیے کہ عمل صالح بجالائے اور اپنے رب کی عبادت میں کسی غیر کو شریک قرار نہ دے جناب پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں الناس کلھم ھلکی الا العالمین و العالمون کلھم ھلکی الا العاملین و العاملون کلھم ھلکی الا المخلصین و المخلصون علی خطر عظیم۔ (اکبریت احمر) تمام لوگ (اخروی طور پر) ہلاک ہو جائیں گے سوائے جاننے والوں کے اور جاننے والے بھی ہلاک ہو جائیں گے سوائے مخلصین کے اور مخلصین ہر وقت خطرہ میں ہیں (کہ ادھر نیت و اخلاص میں فرق آیا اور ادھر ان کے عمل کی ناؤ ڈوبی)

sibtain.com

اخلاص ہی وہ روح عمل و عبادت ہے کہ اس کی موجودگی میں عمل اتنا گراں قیمت بن جاتا ہے کہ اس کی کوئی قیمت مقرر نہیں کی جا سکتی اور اس کے نہ ہونے کی صورت میں وہ عمل اتنا پست اور حقیر ہو جاتا ہے کہ اس کی کوئی بھی قدر و قیمت باقی نہیں رہتی ہر عالم و عامل کے ساتھ اس کی نیت کے مطابق سلوک کیا جائے گا اور اس کے اخلاص کے موافق ہی اس کو سزا یا جزا دی جائے گی کیونکہ تمام جذبہ قربت و اخلاص میں برابر نہیں ہوتے ارشاد ربانی ہے۔ منکم من یرید الدنیا و منکم من یرید الآخرۃ۔تم میں سے کچھ وہ ہیں جو عمل کر کے محض دنیا کے طلبگار ہیں اور کچھ وہ ہیں جو آخرت کے چاہنے والے ہیں۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں۔ من تعلم علماء من علم الآخرۃ یرید بہ عرضا من عرض الدنیا لم یجد ریح الجنۃ (سرائر ابن ادریس حلی علیہ الرحمہ) جو شخص علوم آخرت (علوم دینیہ) میں سے کسی علم کو اس لیے حاصل کرے کہ اس کے ذریعے مال و متاع دنیوی کو حاصل کرے تو ایسا شخص جنت کی خوشبو بھی نہ سونگھ سکے گا۔ قل کل یعمل علی شاکلتہ و انما

Presented By: https://jafrilibrary.com

الاعمال بالنیات ۔ بنابریں حقائق ان مجالس ومحافل کے منعقد کرنے، رونے رلانے کا ثواب اور ان میں مال ومنال خرچ کرنے کی جزا اسی وقت بارگاہ رب العزت سے ملے گی کہ جب یہ عمل ہر قسم کے ذاتی اغراض فاسدہ (جن کا تفصیلی ذکر ذیل میں آرہا ہے) کی آلائش سے پاک وصاف اور محض خوشنودی خداو رسولؐ اور آئمہ ہدیٰ حاصل کرنے کیلئے کیا جائے ۔ ورنہ یہ عمل ایک کاغذی پھول ہوگا جس میں خوشبو نہ ہو ایک جسم ہوگا جس میں روح نہ ہو اور ایک بے کار ڈھانچہ ہوگا جس میں حقیقت کی کوئی خو نہ ہو۔

## ایک تلخ حقیقت کا اظہار:۔

اس تلخ حقیقت کا اظہار ہم بڑے قلبی دکھ ودرد کے ساتھ کرنے پر مجبور ہیں کہ موجودہ دور میں مجالس ومحافل کے اندر اسی اخلاص کی جنس گرانمایہ کا فقدان نظر آتا ہے اور پڑھنے اور سننے نیز پڑھوانے والوں کی اکثریت کا دامن اس جوہر آبدار ودرِ شہوار سے تہی دکھائی دیتا ہے۔ الا من شاء اللہ و قلیل ماھم ۔ چونکہ ہم نے یہ ایک بہت بڑا دعویٰ کیا ہے اس لیے اگرچہ اس تلخ حقیقت کا اثبات اس دور میں دلائل وبراہین کا محتاج نہیں ہے کیونکہ یہ امر " آنجا کہ عیاں است چہ حاجت بیان است" کا مصداق ہے ہاں البتہ چونکہ بعض انکار پسند طبائع والے لوگ کسی واضح سے واضح حقیقت کا بھی دلیل وبرہان کے بغیر اقرار نہیں کرتے ہیں۔ وہ ہر ہر دعویٰ پر ھاتوا برھانکم ان کنتم صادقین پڑھتے ہیں۔ ان حضرات کی تسکین وطمانیت کی خاطر ہم ذیل میں اپنے مدعا کے اثبات پر چند قرائن وشواہد پیش کرکے اسے ثابت کرتے ہیں چونکہ مجالس کا قوام دو گروہوں کے ساتھ ہے۔ ایک پڑھنے والا دوسرا سننے والا (منعقد کرنے والے اسی گروہ میں شامل ہیں) اور ہم نے یہ دعویٰ کیا ہے کہ دونوں گروہوں کی اکثریت دولت اخلاص فی العمل سے تہی دامن ہے لہٰذا ہم ان دونوں گروہوں کی روش ورفتار کا علیحدہ علیحدہ تجزیہ کرکے اپنے دعویٰ کو ثابت کرتے ہیں۔

sibtain.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

# مجالس پڑھنے والے گروہ کی اکثریت کے اخلاص سے تہی دامن ہونے پر شواہد پنجگانہ

## پہلا شاہد:-

اس امر کے ثبوت میں کہ مجالس خواں طبقہ کی اکثریت نعمت اخلاص سے محروم ہے۔سب سے پ
اور پختہ شاہد عادل یہ ہے کہ یہ حضرات مجالس ومحافل کی فیس طے کر کے پڑھتے ہیں اور جس شخص کو مبد
فیض سے معمولی ساذہن رسا اور ملکہ عدل وانصاف ملا ہے وہ اس حقیقت میں ہرگز کسی قسم کا شک وش
نہیں کر سکتا کہ فیس طے کر کے مجالس پڑھنے والے شخص یا گروہ میں (قطع نظر اس کی حلت وحرمت کے
اور سب کچھ تو ہو سکتا ہے۔مگر اخلاص نہیں ہو سکتا اور اگر یہ روز روشن سے واضح تر حقیقت بھی کسی دلیل
محتاج ہے تو پھر کوئی بھی حقیقت ثابت نہیں ہو سکتی ؎

sibtain.com

ولیس یصح فی الاذ هان شی اذا احتاج النهار الی الدلیل

اس حقیقت کے اس قدر واضح وآشکار ہونے کے باوجود بھی ہم تبرعاً اس فعل شنیع کی مذمت می
چند احادیث شریفہ میں پیش کیے دیتے ہیں۔

لیهلک من هلک عن بینة ویحیٰی من حی عن بینة

(۱) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں۔ من اراد الحدیث منفعة الدنیا ا
یکن له فی الاخرة نصیب و من اراده به الاخرة اعطاه الله خیر الدنیا والآخرة (اصو
کافی) جو شخص کسی دنیوی نفع وفائدہ کی خاطر احادیث حاصل کرے اسے آخرت میں کچھ اجر وثواب نہی
ملے گا اور جو شخص اپنی آخرت سنوارنے کے لیے انہیں حاصل کرے گا اسے خداوند عالم دنیا وآخرت
خیر وخوبی عطا فرمائے گا۔

(۲) حضرت امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں۔ لا تستاکل الناس بنا فتفتقر۔ ہمار
ذریعہ لوگوں کا مال نہ کھاؤ۔ ورنہ فقیر ونادار ہو جاؤ گے (اصول کافی) بعض علماء محققین نے اس حدی

Presented By: https://jafrilibrary.com

شریف میں واردشدہ "فقر" سے دنیاوآخرت کافقروفاقہ مرادلیا ہے۔

یعنی چونکہ اس پیسہ میں برکت نہیں ہوتی۔لہٰذا دنیا میں ان لوگوں پر بالعموم فقروفاقہ مسلط رہتا ہے (جیسا کہ مشاہدہ بھی شاہد ہے)اور چونکہ اجرت یہاں وصول کر لی ہے اس لیے آخرت میں نیکیوں سے دامن خالی ہوگا(و ذلک هو الخسران المبین)

(۳) کتاب تحف العقول میں ایک طویل حدیث بروایت جناب مفضل بن عمر حضرت صادق آل محمد علیہ السلام سے مروی ہے جس کا ضروری حصہ یہ ہے۔

وفرقة احبونا وسمعوا کلامنا ولم یقصروا عن فعلنا بستا کلوا الناس بنا فیملاء الله بطور نهم نارا ویسلط علیهم الجوع والعطش ۔ہمارے نام لیواؤں کا ایک گروہ وہ ہے جو ہم سے محبت کرتا ہے ہمارے کلام کو سنتا ہے ہمارے افعال کی پیروی میں کوتاہی بھی نہیں کرتا (مگر یہ سب کچھ اس لیے کرتا ہے) تا کہ ہمارے ذریعہ سے لوگوں کا مال ہضم کرے خدا ایسے لوگوں کا پیٹ آتش جہنم سے بھرے گا اور ان پر بھوک اور پیاس کو مسلط کرے گا۔اعاذنا اللہ عنہ

sibtain.com

## آئمہ طاہرین کے اپنے مادحین کو عطیات دینے والے شبہ کا ازالہ:-

بعض جاہل یا متجاہل اس مقام پر یہ شبہ پیش کیا کرتے ہیں کہ اگر آل محمدؐ کے ذریعہ رزق کمانا ممنوع ہوتا اور مجالس خوانی پر فیس لینا فعل قبیح تو پھر آئمہ طاہرین علیہم السلام اپنے مادحین شعراء مثل فرزوق، وکمیت، دعبل خزاعی وامثالہم رضوان اللہ علیہم کو ان کے مدحیہ قصائد انشاء کرنے پر عطیہ ہائے کثیر ورقم ہائے وفیر نہ دیتے حالانکہ یہ امر تاریخی شواہد سے ثابت ہے جس کا انکار ممکن نہیں" بالتحقیق آئمہ معصومین علیہم السلام مرثیہ خوانوں اور ذاکرین کی مدح وثناء فرمایا کرتے تھے اور انہیں خلعت فاخرہ واشیاء نفیسہ اور کثیر درہم ودینار عطا کیا کرتے تھے۔لہٰذا ذاکری کا معاوضہ لینا اور دینا دونوں جائز وحلال ہیں۔اس شبہ کا جواب بالکل واضح ولائح ہے کیونکہ جہاں آئمہ اطہار کا اپنے مدح وثناء کرنے والے شعراء کرام کو بڑے بڑے عطیات ونوازشات سے نوازنا مذکور ہے۔وہاں یہ ہرگز نہیں ملتا کہ وہ شعراء کرام پہلے فیس اور اجرت طے کر کے یہ قصائد پڑھتے تھے یا یہ کہ انہوں نے اپنی

Presented By: https://jafrilibrary.com

قصیدہ خوانی اور مدح سرائی اپنے لیے ذریعہ معاش بنالیا تھا اور جب تک یہ امر ثابت نہ کیا جائے او
اس کا اثبات قیامت تک ممکن نہیں ہے (انشاء) بلکہ اس کے برعکس یہ بات ثابت ہے کہ وہ مادحین
حضرات یہ قصائد و اشعار اپنی جان کو ہتھیلی پر رکھ کر محض حق کے احقاق اور باطل کے ابطال غرضیک
اعلائے کلمہ حق اور خوشنودی خدا اور رسول و رضائے آئمہ ہدیٰ" حاصل کرنے کے لیے انشاء کرتے
اور پڑھتے تھے جیسا کہ ان کی سیرت و کردار کے مطالعہ کرنے سے یہ حقیقت الم نشرح ہوتی ہے ک
جب آئمہ اطہار" ان کو صلہ و جائزہ عطا فرماتے تھے تو وہ اس کے قبول کرنے میں عذر و معذرت او
پس و پیش کرتے ہوئے عرض کرتے کہ ہم نے یہ کام کسی دنیوی انعام و اکرام کے طمع و لالچ کے
ماتحت انجام نہیں دیا مگر آئمہ طاہرین کے حکم اور اصرار سے مجبور ہو کر قبول کر لیتے تھے اور بعض بای
ہمہ اپنے ابا و انکار پر مصر رہتے تھے چنانچہ رسالہ نصرۃ الذاکرین (جو کہ ذاکرین کی بے جا حمایت میں
لکھا گیا ہے) کے صفحہ ۵۸ سے لے کر صفحہ ۶۴ تک بذیل عنوان "در ذکر عطیات آئمہ طاہرین
برائے شعراء و ذاکرین" اس قسم کے متعدد واقعات درج ہیں اس سلسلہ کا آخری واقعہ یہ لکھا ہے
"کمیت شاعر نے جب قصیدہ ہاشمیہ پڑھا تو عبداللہ بن حسن نے اس کو چار ہزار درہم کی زمین کا
قبالہ لکھ دیا۔ آخر جب اس نے زمین کو قبول نہ کیا تو پھر حضرت عبداللہ نے ایک چمڑے کا کپڑا اٹھایا
اور اس کے چاروں گوشے لڑکوں کے ہاتھ میں دیئے اور بنی ہاشم کے گھروں میں گردش کی اور کہا بنی
ہاشم! یہ کمیت شاعر ہے جس نے تمہاری شان میں اس وقت قصیدہ لکھا ہے جب کہ لوگ تمہارے
فضائل کے ذکر سے سکوت کر چکے ہیں اور جس نے اپنا خون بنی امیہ کے نزدیک معرض خطر میں ڈال
دیا پس جو کچھ ممکن ہو سکے اس کو صلہ دو تو بنی ہاشم جو کچھ ممکن ہوتا تھا درہم و دینار اس جامۂ پوست میں
ڈالتے جاتے تھے پھر ہاشمی عورتوں کو خبر کی گئی۔ ان سے بھی جو کچھ ہو سکا انہوں نے عطا کیا حتی ک
اپنے زیورات بھی اتار اتار کر اس کے دامن میں ڈال دیئے۔ یہاں تک کہ کمیت کے لیے ایک لاکھ
درہم جمع ہو گیا اور پھر بھی کہا۔ اے کمیت ہم تجھ سے معذرت چاہتے ہیں۔ ہم دشمنوں کی دولت کے
زمانے میں ہیں ہم نے جو کچھ جمع کیا ہے وہ بہت کم ہے حتیٰ کہ اس میں مخدرات کے زیور بھی شامل

sibtain.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

ہیں جیسا کہ تو دیکھ رہا ہے اس میں سے اپنی اپنے زمانے میں استغاثت کرتو کمیت نے کہا میرے ماں باپ آپ حضرات پر قربان ہوں آپ نے جو کچھ عطا فرمایا وہ بہت زیادہ ہے اور میری غرض تو تمہاری مدح سے اللہ اور رسولؐ کی رضامندی ہے میں تجھ سے نہیں لیتا یہ سب کچھ ان کے صاحبوں کو واپس کردو۔ حضرت عبداللہ نے ہر چند کوشش فرمائی لیکن اس نے قبول نہ کیا (نصرۃ الذاکرین صفحہ ۶۲، ۶۳ طبع لائلپور)

اب با انصاف ناظرین فرمائیں کہ اس واقعہ سے ان تاجران خون حسینؑ کی تردید ہوتی ہے یا تائید؟ جو اہل ایمان کی عورتوں کے زیورات تو کجا وہ تو کہتے ہیں خود اپنی عورتیں بھی فروخت کرنا پڑیں تو کرو مگر ہماری مقررہ فیس میں کمی نہ کرو ایک اور منبر کے اجارہ دار لکھتے ہیں۔ ''اگر کوئی شخص بخوشی بطور نذرانہ نہ دے تو بطور جبرانہ وصول کیا جائے''

(ذاکری کا شرعی مقام صفحہ ۷۴ سبحان اللہ)

sibtain.com

دین کے ایسے ہی تاجروں کے متعلق اقبال نے کہا ہے ۔

یہی شیخ حرم ہے جو چرا کر بیچ کھاتا ہے

گلیم بوذرؓ و دلق اویس و چادر زہراؑ

ایک صاحب نے منہ مانگا معاوضہ لینے کے جواز میں جناب دعبل خزاعی کا واقعہ پیش کیا ہے کہ انہوں نے امام رضا سے ''حضرت کا پہنا ہوا جبہ'' طلب کیا تھا اور حضرت نے دیا تھا (ذاکری کا شرعی مقام صفحہ ۳۹) اسے کہتے ہیں ''الغریق یتشبت بکل حشیش'' یعنی ڈوبتے کو تنکے کا سہارا اس واقعہ کی اصل حقیقت صرف اس قدر ہے کہ جناب دعبل کے مشہور مرثیہ (مدارس آیات خلت من تلاوۃ، ومنزل وحی مقفر العرصات) پر امام عالی مقام نے درہم و دینار کی تھیلی پیش کی اور دعبل نے بڑے پس و پیش کے بعد اسے قبول کیا تو اس نے محض تبرک و تیمن کے طور پر امام سے ان کے جسم اقدس سے مس شدہ کرتہ (بروایتے جبہ) طلب کیا اور امام نے مرحمت فرمادیا اور جب اہل قم کو اس کرتے کا علم ہوا تو بھاری قیمت ادا کر کے اس کی دھجیاں بطور تبرک دعبل سے خرید لیں ایک

Presented By: https://jafrilibrary.com

روایت کے مطابق امام نے اس پیراہن میں ہزارات میں ہر رات ایک ہزار رکعت پڑھی تھی اور ہزار ختم قرآن کیا تھا۔ (منتہی الامال ج صفحہ ۴۷۵) ورنہ نہ تو دعبل کا یہ ارادہ تھا کہ اسے فروخت کرے اور نہ ہی وہ کرتہ فی نفسہ اتنا قیمتی تھا یہ کہنا کہ جناب دعبل نے اسے قیمتی سمجھ کر اور بغرض فروخت حاصل کیا تھا یہ جناب دعبل کے خلوص نیت پر نہایت رکیک حملہ ہے۔ انما الاعمال بالنیات اسی طرح قم کے مومنین نے دعبل کے وہ دس ہزار درہم جن پر جناب امام علیہ السلام کا اسم گرامی کندہ تھا ایک لاکھ درہم میں خرید لیے یعنی ایک درہم کے عوض دس درہم اس طرح دعبل کے ایک لاکھ درہم ہو گئے (منتھی الامال ج ۔ اصفحہ ۴۷۵)

اتنی سی بات تھی جسے افسانہ کر دیا

اس واقعہ سے یہ کہاں ثابت ہوتا ہے کہ مولوی یا ذاکر یا شاعر کے لیے مدح و مرثیہ خوانی سے پہلے معاوضہ طے کرنا جائز ہے؟؟ ان بودے اور کمزور سہاروں کو ان لوگوں نے اجتہاد کے رنگ میں پیش کیا ہے ''ذاکری کی اجرت اجتہادی نقطۂ نظر سے''

sibtain.com

ع

دو صد لعنت بریں اجتہاد باد

ان لوگوں کی حالت بڑی قابل رحم ہے جو

ع لڑتے ہیں اور ہاتھ میں تلوار بھی نہیں

جہاں بھی عطائے آئمہ کے واقعات درج ہیں وہاں یہ حقائق بھی ساتھ مذکور ہیں

(فراجع)

## مجالس و محافل پر نذرانہ لینے کے جواز کا طریقہ:-

مذکورہ بالا حقائق سے واضح و آشکار ہوتا ہے کہ جو رقم طے کئے بغیر ملے اس کے لینے میں ہرگز کوئی شرعی اشکال نہیں ہے بلکہ بالکل مشروع اور جائز ہے جیسا کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے فرمایا لاتشارط ثم اوخذ مااعطیت پہلے فیس طے نہ کرو (بلکہ قربتہ الی اللہ پڑھو ہاں) بعد میں جو کچھ تمہیں دیا

Presented By: https://jafrilibrary.com

جائے اسے لے لو (از مہیج الاحزان[1]) عقل سلیم بھی اس کے جواز کی تائید کرتی ہے اور علمائے کرام کی تحقیق انیق بھی یہی ہے اور یہی طریقہ نماز پڑھانے، اذان دینے یا دیگر واجبات عینیہ و کفائیہ یا امور مستحبہ بجالانے اور اس سلسلہ میں کچھ لینے دینے میں جاری و ساری ہے اور ان امور کی حلیت کا واحد طریقہ یہی ہے کہ ان امور شرعیہ کا انجام دینے والے نہ پہلے اجرت طے کریں اور نہ بغرض تحصیل اجرت ان امور کو بجالائیں بلکہ وہ بقصد قربت ان وظائف کو انجام دیں اور کوئی جماعت یا بعض افراد ان کی کچھ خدمت قربتاً الی اللہ کر دیں تو اسے قبول کر لیں جیسا کہ کتب فقہ پر نگاہ کرنے والے ناظر خبیر پر یہ حقیقت مخفی و مستور نہیں ہے اگر مجلس خواں حضرات بھی اسی طرح کریں تو چشم ما روشن و دل ما شاد ورنہ ان ذرائع معاش کی حلیت اور ان مکاسب کا جواز محل کلام ہے اور اگر بالکل حرام نہیں تو کم از کم علماء کرام اور دعویداران محبت اہلبیت علیہم السلام کے قطعاً شایان شان نہیں ہے۔

## ایک اور شبہ کا ازالہ:-

sibtain.com

بعض کم تعلیم یافتہ ملا لوگوں کو گمراہ کرنے کے لیے بڑے طمطراق سے یہ مسئلہ پیش کیا کرتے ہیں کہ صرف واجبات پر اجرت لینا حرام ہے نہ مستحبات پر اور چونکہ مجلس عزا ایک مستحب امر ہے لہذا اس پر اجرت لینا جائز ہے ایسے لوگوں کے اضافہ معلومات کی خاطر عرض ہے کہ بعض مستحبات پر بھی اجرت لینا حرام ہے جیسے اذان کہنے اور نماز باجماعت پڑھانے پر چنانچہ کتاب من لا یحضرہ الفقیہ باب قضا میں بروایت جناب محمد بن مسلم حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے مروی ہے فرمایا **لا یصلی خلف من یبغی علی الاذان والصلوۃ بالناس اجراً ولا تقبل شہادۃ** جو شخص اجرت لے کر اذان کہتا ہے اور لوگوں کو نماز پڑھاتا ہے اس کی اقتدا میں نماز نہ پڑھی جائے اور نہ ہی اس کی شہادت قبول کی

---

[1] امام عالیمقام کا یہ فرمان ہم نے حضرت آقائے شیخ حسن یزدی اعلی اللہ مقامہ کی کتاب مہیج الاحزان کے مقدمہ سے نقل کیا ہے جو انہی ذوات قادسہ کے ذاکر کے متعلق ہے یہ اس طویل حدیث کا ٹکڑا نہیں جو تہذیب الاحکام اور فروع کافی وغیرہ میں اجرت قائمہ کے متعلق مذکور ہے جیسا کہ بعض غیر ذمہ دار حضرات نے اپنی نافہمی کی وجہ سے ہماری دیانت پر رکیک حملہ کیا ہے (نصرۃ الذاکرین صفحہ ۵ درج ہے۔ وکم من عائب قولاً صحیحاً وآفتہ من الفھم السقیم (منہ عفی عنہ)

Presented By: https://jafrilibrary.com

جائے' اس کی وجہ ظاہر ہے کہ اجرت طے کرنے سے اخلاص رخصت ہو جاتا ہے اور اس کے بغیر عمل بے سود ہو جاتا ہے محشی شرح لمعہ فرماتے ہیں۔ وکذا یحرم الاجرۃ علی الصلوۃ بالناس جماعۃ وفاقا لجماعۃ وفی الخبر لاتقبل شھادتہ وھو نص فی التحریم (حاشیہ شرح لمعہ ج۔ا) باب المتاجر وکذا فی مسالک الافہام، شرائع الاسلام میں ہے "اخذ لاجرۃ علی الاذان حرام ولاباس بالرزق من بیت المال وکذا علی الصلوۃ بالناس "یعنی اذان کہنے پر اجرت لینا حرام ہے ہاں بیت المال سے بطور گزارہ الاؤنس لینے میں کوئی حرج نہیں اور اسی طرح نماز پڑھانے پر اجرت لینا بھی حرام ہے صاحب جواہر الکلام نے (جلد متاجر صفحہ ۲۶ پر اس بات پر اجماع کا دعویٰ کیا ہے فرماتے ہیں" بلا خلاف اجدہ فیہ "یعنی میں اس سلسلہ میں کوئی اختلاف نہیں پاتا) موجودہ دور میں اس کا حل یہ ہے کہ مقامی انجمنوں اور ان کے فنڈز کو بیت المال تصور کر کے ان سے بطور گزارہ الاؤنس پیشنمازوں اور موذنوں کی خدمت کی جائے اجرت اور گزارہ الاؤنس میں جو فرق ہے۔ وہ محتاج بیان نہیں ہے۔

sibtain.com

جناب زید بن امام زین العابدین علیہ السلام اپنے آباء کرام کے سلسلہ سند سے روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت امیر المومنینؑ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا یا امیر المومنینؑ واللہ انی احبک فقال لہ ولکن ابغضک قال ولم وقال لانک تبغی فی الاذان اجرۃ وتاخذ علی تعلیم القرآن اجرا وسمعت رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ) یقول من اخذ علی تعلیم القرآن اجرا کان خطر یوم القیمۃ (حدائق ناظرہ)

یا امیر المومنینؑ بخدا میں آپ سے محبت کرتا ہوں۔ آنجنابؑ نے فرمایا! لیکن میں تم کو برا سمجھتا ہوں اور تجھ سے بغض رکھتا ہوں اس نے عرض کیا ایسا کیوں ہے؟ فرمایا اس لیے کہ تو اذان اور تعلیم القرآن پر اجرت لیتا ہے اور میں نے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے کہ جو شخص تعلیم القرآن پر اجرت لیتا ہے۔ بروز قیامت وہی (اجرت) اس کا حصہ ہوگی۔ (اس دن اسے کوئی اجر وثواب نہیں ملے گا) اس حدیث شریف میں ارباب عقل وفکر کے لیے لمحہ فکریہ ہے کہ جناب امیر المومنین علیہ

Presented By: https://jafrilibrary.com

السلام ایک آدمی کو باوجود اس کے ادعائے محبت ومودت کے اس وجہ سے اپنا دشمن قرار دے رہے ہیں کہ وہ اذان کہنے اور قرآن پڑھانے پر اجرت لیتا ہے تو کیا آنجنابؑ اس شخص سے محبت کر سکتے ہیں جو خود آپؑ کے فضائل اور آپ کے فرزند ارجمند کے مصائب بیان کرنے پر فقط اجرت ہی نہیں لیتا بلکہ مستقل طور پر اسے اپنا پیشہ قرار دے کر اسے ذریعہ معاش بناتا ہے اور مزید برآں فیس میں معمولی کی بیشی پر مرنے اور مارنے پر آمادہ ہو جاتا ہے۔ ع

صلائے عام ہے یاران نکتہ داں کے لیے

اگر آئمہ اطہار نے قرآن پڑھانے والوں کی خدمت کی ہے تو یہ چیزے دیگر ہے ان پڑھانے والوں نے کبھی اجرت طے نہیں کی تھی اور جو کچھ اشکال ہے وہ اس طے کرنے میں ہے بات کہاں سے کہاں نکل گئی۔ اس بات کا تذکرہ ہو رہا تھا کہ آئمہ طاہرین شعراء کرام اور اپنے مدح کنندگان کو عطایا کثیرہ سے نوازتے تھے ہم نے واضح کر دیا کہ وہ اجرت طے کر کے نہیں پڑھتے تھے بلکہ اسے عبادت سمجھ کر قربتہ الی اللہ انجام دیتے تھے کجا ان لوگوں کا کردار اور کجا آجکل کے مجلس خواں گروہ کی روش ورفتار آج کل تو پڑھنے سے پیشتر بھاری بھرکم فیس طے کی جاتی ہے اور اگر بعد ازاں اس مقررہ فیس میں کچھ کمی واقع ہو جائے۔ تو زمین سر پر اٹھائی جاتی ہے اور ایک طوفان بدتمیزی برپا ہو جاتا ہے بعض اوقات نوٹ پھاڑ دیے جاتے ہیں اور بعض حالات میں نذر آتش بھی کر دیے جاتے ہیں۔ جیسا کہ اس قسم کے بعض واقعات بلکہ حادثات کی ہمارے پاس مصدقہ اطلاعات ہیں۔

اہل انصاف بتائیں کہ ایسے لوگوں کو شعراء اہل بیتؑ کے ساتھ کیا نسبت ہو سکتی ہے؟ چہ نسبت خاک را با عالم پاک'' اور اس روش ورفتار کا لازمی نتیجہ ہے کہ آج کل سوائے بعض متمولین کے دیگر غربا بلکہ متوسط طبقہ بھی مشہور واعظین اور نامور ذاکرین کی مجالس کرانے سے محروم ہی رہتا ہے اور اس طرح پڑھنے والے جناب امام جعفر صادقؑ کے اس تہدید کی زد میں آجاتے ہیں ومن العلماء من یری ان یضع العلم عند ذوی الثروۃ والشرف ولا یری فی المساکین وضعافذاک فی الدرک الثالث من النار (خصال شیخ صادقؒ) بعض اہل علم ایسے بھی ہوتے ہیں جو چاہتے ہیں کہ

sibtain.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

اپنے علم وفضل سے فقط ارباب مال ودولت کو ہی فائدہ پہنچائیں اور وہ غربا ومساکین کو اپنے علمی فیوض سے محروم رکھتے ہیں ایسے لوگ جہنم کے تیسرے طبقہ میں جائیں گے۔ (اعاذنا اللہ منہ) مگر بایں ہمہ خود فریبی یا قوم فریبی کا یہ عالم ہے کہ من کی ادا کی والی احادیث فضیلت کو اپنے اوپر منطبق کرتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ وہ مجالس پڑھ کے جنت میں گھر تعمیر کر رہے ہیں یا للعجب جب دنیا میں اجرت طے کر کے مومنین سے نقد وصول کر لی تو پھر اب آخرت میں خدا سے اجر وثواب حاصل کرنے کا کیا استحقاق باقی رہ جاتا ہے؟

## طریقہ!!

ہم نے چونکہ مذکورہ بالا بیان میں پیشنماز اور اذان پر اجرت لینے کی حرمت کا تذکرہ کرتے ہوئے یہ ثابت کیا ہے کہ یہ کہنا غلط ہے کہ صرف واجبات پر اجرت لینا حرام ہے بلکہ بعض مستحبات پر بھی اجرت لینا حرام ہے ہم نے یہ کہیں بھی نہیں لکھا کہ چونکہ ان مستحبات پر اجرت لینا حرام ہے لہٰذا ذاکری کی اجرت لینا بھی حرام ہے" لیکن ایک مدعی علم وفضل نے اسے ہماری اجتہادی غلطی قرار دے کر اسے قیاس مع الفارق قرار دیا ہے اور پھر بزعم خویش یہ فرق بیان کیا ہے کہ نماز میں واجب قربتہ الی اللہ اور اذان میں سنت قربتہ الی اللہ کی نیت ضروری ہے مگر ذاکری میں نہ واجب قربتہ الی اللہ کی نیت شرط ہے ورنہ سنت قربتہ الی اللہ کی (ذاکری کا مقام صفحہ ۳۰) لہٰذا وہاں اجرت ناجائز اور یہاں جائز ہے!! اس کا مطلب یہ ہوا کہ جس چیز (مجلس عزا) کو قوم نہ صرف عبادت بلکہ بہترین عبادت سمجھ کر بجالاتی ہے۔ اسے انہوں نے بیک جنبش قلم عبادت ہونے سے خارج کر دیا ہے کیونکہ یہ بات معمولی ذہنی معلومات رکھنے والے بھی جانتے ہیں کہ ہر عبادت میں قصد قربت لازم ہوتا ہے۔ یہی قصد قربت ہی عبادات اور معاملات میں مابہ الامتیاز ہے۔ لہٰذا اگر مجلس عزا میں قصد قربت شرط نہیں ہے تو پھر عبادت بھی نہیں ہے۔

انا للہ وانا الیہ راجعون ع

نے اصولت محکم آید نے فروع      شرم بایداز خدا واز رسول

sibtain.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

**تنبیہ:-**

اگر بالفرض اس طرح طے کر کے مجالس پڑھنے کی اجرت کو جائز بھی مان لیا جائے جیسا کہ بعض علمائے کرام نے کھینچ تان کر اسے جائز قرار دیا ہے تاہم اس سے یہ تو ثابت نہیں ہوتا کہ ایسا کرنے والوں کو آخرت میں اجر و ثواب بھی ملے گا بلکہ اس سے زیادہ سے زیادہ یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اس طرح جو رقم حاصل ہوگی وہ حلال متصور ہوگی وبس (والتفصیل یشی اخرفتدبر جیداً)

## ایک ایراد کا جواب:-

بعض حضرات اپنی پوزیشن صاف کرنے کی بجائے الزامی طور پر یہ کہہ کر اپنی گلوخلاصی کرانے کی ناکام کوشش کیا کرتے ہیں کہ اگر مجالس سید الشہداء پر اجرت لینا جائز نہیں ہے تو مدرسین حضرات علوم دینیہ کی تعلیم و تدریس پر کیوں مشاہرہ لیتے ہیں۔ اس کے متعلق جواباً عرض ہے کہ ہر ایک مدرس کی اپنی شرعی تکلیف ہے کوئی مجتہد ہے تو کوئی مقلد اور کوئی محتاط جہاں تک ہماری ذات کا تعلق ہے ہم جو قلیل مشاہرہ لیتے ہیں۔ وہ نہ علوم دینیہ کی تدریس پر ہے اور نہ علوم آلیہ و مقدمیہ کی تعلیم پر! بلکہ وہ مقاصد کے ماتحت لیتے ہیں۔ ایک دارالعلوم کے نظم و نسق کو بحال رکھنے پر دوسرا بعض کتب منطق اور فلسفہ پڑھانے پر جن کا شمار عند المحققین علوم آلیہ میں بھی نہیں ہوتا۔ کمالایخفی علیٰ اھل النظر۔

## ایک اور ایراد کا جواب:-

تہذیب الاحکام اور فروع کافی میں مروی ہے کہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا میرے والد حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے مجھے وصیت فرمائی کہ میرے مال سے اتنا اتنا ان نوحہ پڑھنے والیوں کے لیے وقف کرو جو میرا نوحہ دس سال تک ایام منیٰ میں پڑھتی رہیں اس سے نوحہ گروں کی اجرت کا جواز ظاہر ہے اس کا جواب واضح ہے کہ اس روایت میں یہ تو کہیں بھی مذکور نہیں کہ ان نوحہ پڑھنے والیوں نے امام سے اجرت طے کی تھی بلکہ اس کا صاف و سادہ مفہوم یہ ہے کہ وہ قربتہ الی اللہ امام پر ماتم و نوحہ کریں اور امام قربتہ الی اللہ ان کی کچھ خدمت کر دیں اور اس امر کے جواز میں کسی کو بھی کوئی کلام نہیں ہے۔ یا سعد الاجل؟؟

sibtain.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

## ایک عجیب ابلہ فریبی کا ازالہ:-

ایک صاحب جو ذاتی قیاسات کا تانا بانا بننے اور ابلہ فریبی کرنے میں کوئی ثانی نہیں رکھتے۔ تحریر فرماتے ہیں۔لہٰذا وہ علماء وذاکرین جو ذکر اہلبیت علیہم السلام کا بدلہ آخرت میں خدا پر چھوڑتے ہیں اور اپنی تکلیف وصعوبت کا بدلہ بانی مجلس سے طے کرتے ہیں بانی مجالس جو کچھ دیتا ہے اور ذاکر مجلس جو کچھ لیتا ہے یہ دونوں ہی تکلیف ومشقت کا صلہ سمجھتے ہیں اور آخرت میں خدا ہی سے ثواب عظیم اور شفاعت معصومین علیہم السلام کے امیدوار ہیں۔

ذاکری کا شرعی مقام ع وہی قتل بھی کرے ہے وہی لے ثواب الٹا۔اس سے بڑھ کر بھی کوئی ابلہ فریبی ہو سکتی ہے کہ یہاں دنیا میں اجرت طے کر کے وصول کی جائے اور پھر اس کے بدلے میں ثواب آخرت اور شفاعت معصومین کی امید بھی رکھی جائے ع

دل کے خوش رکھنے کو غالب یہ خیال اچھا ہے

باقی رہی یہ بات کہ معاوضہ تکلیف وصعوبت کا لیا جاتا ہے یہ پڑھنے اور پڑھانے والے ہر دو اچھی طرح جانتے ہیں کہ دعوت دیتے وقت یہ چک چکاؤ اور مول بھاؤ ذاکری اور مجلس خوانی پر کیا جاتا ہے۔یا تکلیف اور صعوبت سفر پر؟

ع آنجا کہ عیاں است چہ حاجت بیان است

اگر ذاکری اور مجلس خوانی پیش نظر نہ ہو تو دو دو چار چار سو روپیہ تو بجائے خود اگر یہ لوگ ہزار بار بھی صعوبات سفر برداشت کریں تو کوئی مومن ایک پیسہ بھی ان کو پیش نہ کرے۔ ع

آزمائے جس کا جی چاہے!!

بہر کیف۔

از شکر فیہائے ایں قرآں فروش

دیدہ ام روح الامین را در خروش

sibtain.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

## اثبات مدعا پر دوسرا شاہد:-

اس بات کا دوسرا شاہد صادق ہے کہ مجالس پڑھنے والوں کی اکثریت نعمت اخلاص سے محروم ہے یہ ہے کہ وہ اپنی مجالس و محافل خوانی میں خدا اور رسول کی شریعت مقدسہ کے تقاضوں کو نظر انداز کر کے مخلوق کی خوشنودی و رضا جوئی کو مقدم سمجھتے ہیں اور اس بات کا قطعی ثبوت یہ ہے کہ وہ جہاں جاتے ہیں پہلے یہ سوال کرتے ہیں کہ اس مقام کی پبلک کس موضوع اور مضمون کو زیادہ پسند کرتی ہے۔ آیا قلعہ خیبر کے اکھاڑنے کو یا مرحب و عنتر کے پچھاڑنے کو یا بعض منافقین کی درگت بنانے کو یا پھر کسی اور مولوی یا ذاکر کی مذمت کرنے کو غرضیکہ وہ پبلک (اور بالخصوص بانی مجلس) کے اشاروں پر رقص ممبری کرنے میں اپنی کامیابی و کامرانی کا راز پوشیدہ سمجھتے ہیں ان کی بلا جانے کہ ان کا مقام اور شرعی وظیفہ و کام کیا ہے؟ پبلک کی اصلاح احوال کے لیے کس چیز کی ضرورت ہے؟ عامۃ الناس کس روحانی مرض میں مبتلا ہیں؟ اور اس کا مداوا کیا ہے اور خدا اور رسولؐ و آئمہ ہدیٰ کے تقاضے کیا ہیں؟ حالانکہ اگر وہ فقط اس ایک اصول کو اپنا لیتے کہ منشا خداوندی کے مطابق پڑھنا ہے اور اسی کی رضا جوئی و خوشنودی کو مدنظر رکھنا ہے تو وہ پھر ہر روز نئی پبلک کے نئے تقاضوں سے آزاد ہو جاتے۔ کیونکہ خدا کا منشا مکان و زمان کے بدلنے سے بدلا نہیں کرتا۔ حلال محمدؐ حلال الی یوم القیامۃ و حرامہ حرام الی یوم القیامۃ (ارشاد صادق اصول کافی) ان کی اس روش سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ لوگ ہادیان مسلک یقین و راہبران دین مبین نہیں بلکہ راہزنان ایمان و دین ہیں۔ جناب صادق علیہ السلام فرماتے ہیں۔

الدنیا داء والعالم طبیب فاذا رایتم الطبیب یجر الداء الی نفسہ فا تھموہ علیٰ دینکم ۔ یعنی دنیا ایک مرض ہے اور عالم اس کا طبیب و معالج لیکن جب تم دیکھو کہ طبیب خود مرض کو اپنی طرف کھینچ رہا ہے تو اس کو اپنے دین کے معاملہ میں متہم سمجھو (اس پر اعتماد نہ کرو) نیز حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ خداوند عالم نے حضرت داؤد علیٰ نبینا و آلہ و علیہ السلام کو وحی فرمائی۔

لا تجعل بینی و بینک عالما مفتونا بدنیا فیصدک عن طریق محبتی فان اولئک قطاع طریق عبادی المریدین ان ادنیٰ ما انا صانع بھم ان انزع حلاوۃ

Presented By: https://jafrilibrary.com

مناجاتی من قلوبھم ۔

اے داؤدؑ! میرے اور اپنے درمیان ایسے عالم کو واسطہ قرار نہ دو جو دنیا پر فریفتہ ہے ورنہ وہ تمہیں میری محبت کے راستے سے روک دے گا کیونکہ ایسے لوگ میرے ان بندوں کے راہزن ہیں جو میری بارگاہ میں باز یابی کا ارادہ رکھتے ہیں میں کم از کم ان کے ساتھ جو سلوک کرتا ہوں وہ یہ ہے کہ ان کے دلوں سے اپنی مناجات کی لذت سلب کر لیتا ہوں (اصول کافی) اور یہ سب نتیجہ ہے اس بات کا کہ ایسے لوگوں کے دلوں میں خداوند عالم کی عظمت و جلالت کا نقش اجاگر نہیں ہے اور وہ اپنے نفع و نقصان کا مالک خدائے منان کو نہیں سمجھتے بلکہ عزت و ذلت اور نفع و نقصان کا مالک اپنے جیسے انسان ضعیف البنیان کو تصور کرتے ہیں جس کے متعلق جناب امیر علیہ السلام فرماتے ہیں

لا یملک لنفسه نفعاً ولا ضراً ولا موتاً ولا حیوة ولا نشورا

کہ انسان نہ اپنے نفع کا مالک ہے نہ نقصان کا نہ موت کا نہ حیات کا اور نہ مرنے کے بعد دوبارہ اٹھنے کا ۔

sibtain.com

لائی حیات آئے قضا لے چلی چلے
اپنی خوشی نہ آئے نہ اپنی خوشی چلے

ایسے کمزور و ناتواں انسان کو خوش کرنے کی خاطر خالق دو جہاں خدائے رحمٰن کو ناراض کر کے اس کی لعنت کا طوق اپنے گلے میں ڈالنے سے بڑھ کر بھی کوئی حماقت و جہالت ہو سکتی ہے؟ ارشاد قدرت ہے ۔

ان الذین یکتمون ما انزلنا من البینات و الھدیٰ من بعد ما بیناہ للناس فی الکتاب اولئک لعنھم اللہ ویلعنھم اللاعنون ۔ (سورہ بقرہ پ۲ ع۳)

جو لوگ اس کو چھپاتے ہیں جو کھلی دلیلیں اور ہدایت ہم نازل کر چکے ہیں ۔ بعد اس کے کہ ہم نے کل آدمیوں کے لیے کتاب میں اس کو کھول کر بیان کر دیا ہے یقیناً انہیں پر اللہ لعنت کرتا ہے اور انہی پر لعنت کرنے والے لعنت کرتے ہیں (ترجمہ مقبولؒ) اگر ان لوگوں کے دلوں میں عظمت خداوندی کا کوئی

Presented By: https://jafrilibrary.com

تصور ہوتا اور وہ اس کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے مجالس پڑھتے تو پھر مخلوق کو اس قدر اہمیت نہ دیتے سید الموحدین حضرت امیر المومنین علیہ السلام فرماتے ہیں۔ اذا اعظم الخالق صغرا المخلوق ۔ جب خدا کی عظمت دلوں میں جاگزیں ہو جائے تو پھر مخلوق حقیر و صغیر معلوم ہوتی ہے (نہج البلاغہ) مگر آہ۔ ع۔

بتوں سے تجھ کو امیدیں خدا سے نو امیدی
مجھے بتا تو سہی اور کافری کیا ہے؟

جن لوگوں کی اپنی کمزوری اعتقاد و ایمان کا یہ عالم ہو وہ دوسروں کو توحید ایزدی و توکل علی اللہ رغبت الی الآخرۃ اور زھد فی الدنیا اصول دین کی درستگی اور فروع دین کی پختگی کی کیا خاک تلقین کریں گے؟

آں خویشتن گم است کرا رہبری کند؟

sibtain.com

## تیسرا شاہد:-

اس دعویٰ کے اثبات پر تیسرا قرینہ اور شاہد یہ ہے کہ اس گروہ کی اکثریت اس روحانی مرض میں مبتلا ہے کہ وہ بزعم خویش اپنی مجلس کو کامیاب بنانے اور دوسرے پڑھنے والوں کے اثر و رسوخ کو کم کرنے کے لیے برملا ان کی توہین و تذلیل کرتے ہیں اور ان کی ذات و صفات میں طعن و تشنیع کر کے عیب جوئی گلہ گوئی تہمت تراشی اور افترا پردازی ایسے سنگین جرائم اور گناہان کبیرہ کا ارتکاب کرتے ہیں حالانکہ جہاں تک ذات کا تعلق ہے اس کی حقیقت دنیوی تعارف و تناکر سے زیادہ کچھ بھی نہیں۔ اخروی نجات یا بارگاہ ایزدی میں قرب حاصل کرنے کا معیار تقویٰ الٰہی ہے جیسا کہ ارشاد قدرت ہے ان اکرمکم عنداللہ اتقاکم دنعم وللسادات الکرام مقامھم اسی طرح ارشاد نبویؐ ہے الجنتہ لمن اطاع اللہ ولو کان عبدا حبشیا و النار لمن عصی اللہ ولو کان سیداً قرشیاً (بحار الانوار ج ۱۷)

یعنی جنت اس شخص کے لیے ہے جو اللہ کا فرمانبردار ہے اگرچہ حبشہ کا غلام ہی کیوں نہ ہو اور دوزخ

Presented By: https://jafrilibrary.com

اس کے لیے ہے جو خدا کا نافرمان ہے اگر چہ سید اور قریشی ہی کیوں نہ ہو۔ ع

بندۂ عشق شدی ترک نسب کن جامی

کاندریں راہ فلاں ابن فلاں چیزے نیست

## اہل ایمان کی توہین کی مذمت:-

اور جہاں تک مومن کی عیب جوئی اور گلہ گوئی کا تعلق ہے یہ بالاتفاق حرام ہے اور اس کے بارے میں خداوند قہار کا ارشاد ہے۔ ان الذین یحبون ان تشیع الفاحشة فی الذین امنو الهم عذاب الیم فی الدنیا و الآخرة واللہ یعلم وانتم لاتعلمون (س نور یا ع ۸)

یقیناً وہ لوگ جو اس بات کو دوست رکھتے ہیں کہ ایمان لانے والوں میں بے حیائی کی باتیں رائج ہوں ان کے لیے دنیا میں بھی دردناک عذاب ہے اور آخرت میں بھی اور اللہ (اس کو) خوب جانتا ہے اور تم نہیں جانتے ہو۔ (مقبول ترجمہ)

sibtain.com

حضرت صادق آل محمد علیہ السلام فرماتے ہیں

من قال فی مومن مارات عیناہ وسمعت اذناہ مما یهدم مروته فهو من الذین قال اللہ فیهم والذین یحبون ان...... الخ

جو شخص اپنے مومن بھائی کے بارے میں وہ بات بیان کرے جو اس نے اپنی آنکھوں سے دیکھی ہو اور اپنے کانوں سے سنی ہو مگر وہ بات ایسی ہو کہ اس بندہ مومن کی عزت کو ٹھیس پہنچاتی ہو تو ایسا کرنے والا شخص ان ہی لوگوں میں سے ہے جن کے متعلق خدا فرماتا ہے جو لوگ اس بات کو پسند کرتے ہیں کہ اہل ایمان کی برائیاں نشر کی جائیں.....الخ (اصول کافی)

اور جہاں تک مومن کی توہین کا تعلق ہے اس کے بارے میں حدیث قدسی میں وارد ہے

من اهان لی ولیا فقد بارزنی بالمحاربة جو شخص میرے کسی بندہ مومن کی توہین کرتا ہے وہ مجھ سے اعلان جنگ کرتا ہے (جامع الاخبار)

بالخصوص جبکہ یہ توہین کسی عالم دین کی ہو اس کے متعلق تو پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہاں

Presented By: https://jafrilibrary.com

تک فرمان موجود ہے کہ من اھان عالما فقد اھاننی۔
جس شخص نے عالم دین کی توہین و تذلیل کی اس نے گویا میری توہین کی (جامع الاخبار، بحار الانوار) بقول مؤلف رسالہ "ذاکری کا شرعی مقام" علماء کی تحقیر و توہین کسی قوم میں لادینیت لانے کا پہلا زینہ ہے (صفحہ ۱۸) دعا ہے کہ خدا خود ان کو بھی اس سے اجتناب کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور افترا پردازی کے بارے میں ارشاد رب العباد ہے۔ انما یفتر الکذب الذین لا یؤمنون۔ افترا وہی لوگ باندھتے ہیں جو بے ایمان ہوں غرضیکہ یہ گروہ مختلف طریقوں سے اپنے دینی بھائیوں کو اذیت پہنچاتا ہے حالانکہ جناب رسول خداؐ فرماتے ہیں جو شخص اپنے ایمانی بھائیوں کو ستاتا ہے وہ مجھے ستاتا ہے اور جو مجھے ستاتا ہے وہ خدا کو ستاتا ہے اور ایسا کرنے والا توراۃ، انجیل، زبور اور قرآن میں ملعون ہے اور اس پر خدا و ملائکہ اور تمام لوگوں کی لعنت ہے (لئالی الاخبار) مگر اس طبقہ کا نفس امارہ خوف خدا سے بالا ہو کر ایک دوسرے کی توہین و تذلیل کرنے میں لذت محسوس کرتا ہے اور اسے اپنا محبوب مشغلہ سمجھ کر صبح و شام بلکہ ہر وقت انجام دیتا ہے اور ستم بالائے ستم یہ ہے کہ اکثر و بیشتر اس فعل شنیع کی انجام دہی کے لیے حسینی ممبر کو ہی منتخب کیا جاتا ہے اور اس طرح منبر رسول اور حسینی سٹیج کی بھی توہین کی جاتی ہے اس طرح وہ منبر رسولؐ جو شریعت اسلامیہ کے حقائق و معارف کی نشر و اشاعت اور خاصان خدا کے صحیح فضائل و مناقب اور اسی دین کے سلسلہ میں ان پر وارد شدہ آلام و مصائب بیان کرنے کے لیے وقف تھا اسے آج یہ منبر کے اجارہ دار اور اپنے نفس امارہ کی آتش انتقام بجھانے۔ اہل ایمان کو اپنے سہام علام کا نشانہ بنانے اور علمائے اعلام کو ہدف تنقید بنانے کے لیے استعمال کر رہے ہیں ؏ فلیبک علی الاسلام من کان باکیا۔ افسوس

تھا جو ناخوب بتدریج وہی خوب ہوا
بدل ہی جاتے ہیں غلامی میں قوموں کے ضمیر

اور مومنین کے جمود و خمود کا یہ عالم ہے کہ ایک پڑھنے والا اپنے کسی دوسرے ہم پیشہ کو اپنے جوش بیان میں دین سے خارج کر رہا ہے تو وہ بے ہوش ہو کر نعرہ حیدری بلند کر رہے ہیں اور اگر دوسرا آ کر اس

sibtain.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

پہلے مقرر کو بے دین قرار دے رہا ہے تو اس پر بھی صدائے آفرین و تحسین بلند ہو رہی ہے ع بریں عقل و دانش باید گریست'' کسی میں یہ اخلاقی و ایمانی جرات نہیں رہی کہ ایسے بے لگام اور ہر قید سے آزاد مقررین کے منہ میں لگام دے اور ان کو صحیح اسلامی روش اختیار کرنے پر آمادہ کرے لعل الله یحدث بعد ذلک امرا

ع شاید مردے از غیب بیروں آید و کارے بکند

## چوتھا شاہد:-

اس مدعا پر چوتھا شاہد ناطق ہے کہ اس گروہ کی اکثریت اپنی مجلس کی ظاہری کامیابی کے لیے اور بالخصوص بکا و ابکاء کی خاطر بلا تحاشہ کذب و افتراء (اور وہ بھی معصومین پر) ایسے گناہ کبیرہ کا ارتکاب کرتی ہے جس کا عمداً ارتکاب کرنے والا بالاتفاق دائرہ ایمان سے خارج ہو جاتا ہے کذب تمام صفات رزیلہ کی جڑ ہے جس طرح کہ صدق تمام صفات جمیلہ کا اصل الاصول اور محور ہے کذب کی مذمت میں آیات متکاثرہ و روایات متواترہ موجود ہیں بغرض تذکرہ و عبرت ذیل میں دو چار آیات و روایات درج کی جاتی ہیں۔

sibtain.com

## جھوٹ بولنے کی مذمت:-

(۱) ارشاد قدرت ہے ان الله لایھدی من ھو مسرف کذاب (س مومن پ۲۴ ع ۹) خداوند عالم اسراف کنندہ اور جھوٹے کو ہدایت نہیں کرتا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جھوٹا آدمی ہدایت سے محروم ہے (۲) لعنتہ الله علی الکاذبین ''جھوٹوں پر خدا کی لعنت ہے'' اس سے واضح ہے کہ جھوٹا لعنتی ہے؟ (۳) ایک جگہ فرماتا ہے انما یفتری الکذب الذین لایومنون بایت الله (س نحل پ۱۴ ع ۲۰) جو لوگ جھوٹ بولتے ہیں وہ آیات الٰہی پر ایمان نہیں رکھتے اس سے ظاہر ہے کہ جان بوجھ کر جھوٹ بولنے والا شخص بے ایمان ہے (۴) ارشاد فرماتا ہے ان جاء کم فاسق بنبأ فتبینوا (س حجرات پ۲۶ ع ۱۳) اگر فاسق و فاجر خبر لائے تو اس کی چھان بین کر لو'' اس آیت مبارکہ میں خداوند

Presented By: https://jafrilibrary.com

عالم نے جھوٹے آدمی کو فاسق و فاجر قرار دیا ہے۔

(۱) جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے فرمایا جب کوئی شخص بلا عذر جھوٹ بولتا ہے تو اس پر ستر ہزار فرشتے لعنت کرتے ہیں اور اس کے دل سے ایک بدبو نکلتی ہے جو عرش الٰہی تک پہنچ جاتی ہے۔اس وقت حاملان عرش اس پر لعنت کرتے ہیں اور خداوند عالم ایک جھوٹ کے عوض اس کے نامہ اعمال میں ایسے ستر زنا کا عذاب لکھتا ہے جو اپنی محارم کے ساتھ کیے گئے ہوں (جامع الاخبار)

(۲) نیز آنحضرتؐ سے مروی ہے فرمایا جھوٹ نفاق کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے (مجموعہ شیخ ورام)(۵) نیز انہی حضرت سے منقول ہے فرمایا:۔

اعظم المخطئین عند اللہ عز وجل لسان کذاب۔خداوند عالم کی نگاہ میں سب سے بڑا خطا کار وہ ہے جو زبان دراز اور دروغ گو ہے (امالی شیخ صدوق)

(۳) حضرت امیر المومنین فرماتے ہیں لایجد احدکم حلاوۃ الایمان حتی یترک الکذب فی جدہ و ھزلہ کوئی شخص اس وقت تک ایمان کا مزہ نہیں چکھ سکتا جب تک جد و ہزل (حقیقت اور مخول) میں جھوٹ کو ترک نہ کرے (اللؤلؤ والمرجان)

(۴) جناب امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں الکذب خراب الایمان جھوٹ باعث خرابی ایمان ہے (اصول کافی) انہی بزرگوار سے مروی ہے۔فرمایا ان اللہ جعل للمعاصی اقفالا و جعل مفتاحھا الخمر و الکذب شر من ذلک خداوند عالم نے گناہوں کے لیے کچھ قفل بنائے ہیں اور ان قفلوں کی کنجی شراب ہے لیکن جھوٹ شراب سے بھی بدتر ہے (عقاب الاعمال)

## خدا و رسول اور آئمہ طاہرین پر جھوٹ بولنے کے گناہ عظیم ہونے کا بیان:۔

مخفی نہ رہے کہ اوپر کذب و افترا کی مذمت میں جو کچھ ذکر کیا گیا ہے جو کہ بطور نمونہ مشتے از خروارے کی حیثیت رکھتا ہے یہ عام کذب و افترا کے بارے میں ہے لیکن اگر یہی کذب و افترا خدائے عز وجل یا جناب رسول خداؐ یا آئمہ ہدیٰ کی ذوات مقدسہ پر باندھا جائے تو اس گناہ کی سنگینی اور بھی بڑھ جاتی ہے اور اس کی شدت میں اور اضافہ ہو جاتا ہے چنانچہ ارشاد قدرت ہے۔فمن اظلم ممن

sibtain.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

افتریٰ علی اللہ کذبا (پ۸س اعراف ع۱۱) اس شخص سے بڑا اور کون ظالم ہے جو اللہ پر افترا
پردازی کرتا ہے (۲) ایک اور مقام پر ارشاد فرماتا ہے۔ ان الذین یفترون علی اللہ الکذب
لایفلحون متاع قلیل ولھم عذاب الیم (پ۱۴س نحل ع۲۱)

جو لوگ خدا پر افترا کرتے ہیں وہ ہرگز کامیاب نہ ہوں گے ہاں اس میں معمولی سا فائدہ ہے (دنیا
میں) مگر ان کے لیے (آخرت میں) تکلیف دہ عذاب موجود ہے (۳) ایک جگہ فرماتا ہے ویوم
القیامۃ تری الذین کذبوا علی اللہ وجوھم مسودۃ الیس فی جھنم مثوی للمتکبرین
(پ۲۴س زمر ع۴)

بروز قیامت دیکھو گے جن لوگوں نے خدا پر افترا پردازی کی ہے ان کے چہرے سیاہ ہوں گے کیا
تکبر کرنے والوں کا مقام جہنم نہیں ہے؟ الی غیر ذالک من الایات الکثیرۃ۔

(۱) جناب رسول خدا کا مشہور و متفق بین الفریقین یہ فرمان واجب الاذعان بھی اس مطلب پر
صریحی دلالت کرتا ہے کہ من کذب علی متعمدا فلیتبوا مقعدہ من النار جو شخص عمداً مجھ پر
جھوٹ بولتا ہے وہ جہنم میں اپنی جگہ مہیا سمجھے۔

(۲) جناب امام محمد باقر علیہ السلام نے ابوالنعمان سے فرمایا لاتکذب علینا کذبۃ فتسلب
الحنیفیۃ۔ اے ابوالنعمان ہم پر افترا نہ کرنا ورنہ ملت اسلام تم سے سلب ہو جائے گی (یعنی اسلام سے
خارج ہو جاؤ گے) (اصول کافی)

(۳) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ایک شامی آدمی سے فرمایا اے شامی ہماری
احادیث سنو مگر ہم پر جھوٹ نہ بولو کیونکہ جو شخص ہم پر جھوٹ بولتا ہے وہ جناب رسول خدا پر افترا کرتا ہے
اور جو رسول خدا پر افترا کرے وہ خدائے عز و جل پر افترا کرتا ہے اور جو خدا پر افترا کرے گا خداوند عالم
اسے آتش جہنم میں معذب کرے گا (اصول کافی)

یہی وجہ ہے کہ خدا اور رسول اور آئمہ ہدیٰ پر کذب و افترا کرنے سے روزہ باطل ہو جاتا ہے اور
برمشہور قضا و کفارہ دونوں واجب ہوتے ہیں انہی حقائق کی بنا پر علمائے اعلام نے جھوٹ کے متعدد انواع

sibtain.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

واقسام میں سے بدترین قسم اس جھوٹ کو قرار دیا ہے جو خدا اور رسولؐ اور آئمہ طاہرینؑ پر بولا جائے چنانچہ حضرت علامہ شیخ مہدی نراقی اپنی کتاب جامع السعادات میں رقمطراز ہیں۔ واشد انواع الکذب اثما و معصیت الکذب علی الله و علیٰ رسوله و علی الائمته و کفاه زمانه یبطل الصوم و یوجب القضاء و الکفارة علی الاقویٰ۔ یعنی گناہ کے اعتبار سے جھوٹ کے تمام اقسام میں سے وہ جھوٹ زیادہ سنگین ہے جو خدا اور رسول اور آئمہ ہدای پر بولا جائے اور اس کی مذمت کے لیے یہی امر کافی ہے کہ یہ جھوٹ روزہ کو باطل کر دیتا ہے اور علی الاقویٰ قضا اور کفارہ دونوں کا موجب ہوتا ہے (اعاذنا اللہ منہ) نجات کا دارومدار صداقت پر ہے۔ یا ایها الذین آمنو اتقوا الله و کونوا مع الصادقین الصدق ینجی و الکذب یهلک۔

سبق پڑھ پھر صداقت کا شجاعت کا عدالت کا
لیا جائے گا کام تجھ سے قوموں کی امامت کا

sibtain.com

## ازالۂ اشتباہ:۔

مجلس خواں طبقہ کے بعض زیرک و چالاک حضرات اپنے اس گھناؤنے جرم پر پردہ ڈالنے کے لیے حضرت امیر علیہ السلام کے اس فرمان کے ساتھ تمسک کیا کرتے ہیں کہ اذا حدثتم بحدیث فاسندوه الی الذی حدثکم فان کان حقا فلکم و ان کان کذبا فعلیه. یعنی جب کوئی حدیث نقل کرو تو اسے ایسے شخص کی طرف منسوب کرو جس نے تم سے بیان کی ہے پس اگر وہ حدیث سچی ہوئی تو اس کا فائدہ تم کو ملے گا اور اگر جھوٹی ہوئی تو اس کا ضرر اس شخص کو ہوگا۔ اس طرح وہ بلا تحاشہ ہر کس و ناکس اور ہر قسم کے رطب و یابس کے مجموعہ کتب و رسائل میں لکھے ہوئے واقعات کو بلا تامل نسبت دے کر بیان کر دیتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ اس فرمان کے تحت ان کا یہ طریقہ کار قانون شریعت کے مطابق ہے یہ درست ہے کہ یہ حدیث شریف قدرے مجمل ہے اس میں ناقل کی کوئی قید نہیں کہ وہ کیسا ہونا چاہیے ثقہ ہو یا غیر ثقہ صادق ہو یا کاذب نیک ہو یا بد وغیرہ مگر چونکہ قاعدہ ہے کہ ان الاحادیث یفسر بعضها بعضا بعض حدیثیں دوسری بعض کی تفسیر کرتی ہیں۔ خود جناب امیر

Presented By: https://jafrilibrary.com

المومنین اور دیگر آئمہ طاہرین صلوٰت اللہ علیہم اجمعین کے ایسے فرامین موجود ہیں جن سے اس مجمل حدیث کی وضاحت ہو جاتی ہے اور ان کے دیکھنے سے معلوم ہو جاتا ہے کہ ناقل حدیث یا مصنف کتاب کا ثقہ ہونا ضروری ہے اگر غیر ثقہ آدمی سے کوئی واقعہ بلا تحقیق و تدقیق نقل کیا گیا تو یہ ناقل خود دروغ گویوں کے زمرہ میں داخل ہو جائے گا چنانچہ حضرت امیر علیہ السلام جناب حارث ہمدانی سے فرماتے ہیں۔ ولا تحدث الناس بکل ماسمعت فکفی بذلک کذبا جو کچھ تم نے سن رکھا ہے وہ سب کچھ لوگوں سے بیان نہ کرو۔ ورنہ تمہارے جھوٹا ہونے کے لیے یہی امر کافی ہوگا رنہج البلاغہ نیز انہی جناب سے بروایت امام محمد باقر علیہ السلام مروی ہے کہ آنجناب نے امام حسین علیہ السلام کو وصیت میں فرمایا۔ ولا تحدث الاعن ثقه فتکون کذابا والکذب ذل۔ بغیر قابل وثوق آدمی کے اور کسی سے کوئی حدیث نقل نہ کرو۔ ورنہ تم دروغ گو قرار پاؤ گے اور دروغ گوئی باعث ذلت وخواری ہے (کشف المحجہ سید اجل ابن طاؤس علیہ الرحمتہ)

sibtain.com

ان حقائق کی روشنی میں یہ امر واضح و آشکار ہو جاتا ہے کہ ہر کس و ناکس سے سنی ہوئی بات کا نقل کرنے والا شرعا بری الذمہ نہیں ہو سکتا بلکہ ضروری ہے کہ کسی قابل وثوق آدمی سے سن کر یا کسی ثقہ آدمی کی کتاب سے دیکھ کر اور نسبت دے کر بیان کرے اور ایسا کرنے والا ہی اپنی شرعی ذمہ داری سے عہدہ برآ ہو سکتا ہے ورنہ اس کا شمار زمرہ کاذبین میں ہوگا۔

ظاہر ہے کہ اگر ہر کہ ومہ کی نقل کردہ حدیث کو اس کی طرف نسبت دے کر بیان کرنا صحیح ہو تو فریقین کا علم رجال اور علم درایۃ الحدیث اور اس کی بے شمار کتابیں ایک دفتر بے معنی ہو کر رہ جائیں گی اور اس سلسلہ میں ان کی مساعی جمیلہ ایک عبث اور بے کار فعل بن جائیں گی نیز اس طرح یہ آیت مبارکہ بھی بے معنی ہو کر رہ جائے گی جس میں خدائے حکیم نے فاسق آدمی کی چھان بین کرنے کا حکم دیا ہے۔ اذاء جاء کم فاسق بنباء فتبینوا کہ جب فاسق آدمی تمہارے پاس کوئی خبر لائے تو اس کی اچھی طرح چھان بین کرو (بلا تامل اس کی خبر کو قبول نہ کرو) پس معلوم ہوا کہ ان لوگوں کا اپنے جھوٹ بولنے کے جواز میں یہ عذر پیش کرنا عذر لنگ اور "عذر گناہ بدتر از گناہ" کا مصداق ہے اللھم ارزقنا صدق الحدیث فی القول والعمل

Presented By: https://jafrilibrary.com

## مفید مشورہ:-

کس قدر بہتر ہو کہ اگر مجلس خواں گروہ کے وہ افراد جو کہ کتب علمیہ کا مطالعہ کرنے کی استعداد رکھتے ہیں وہ فضائل و مصائب کی کتب معتمدہ علیہا سے دیکھ کر روایات معتبرہ بیان کریں اور جو حضرات اس قدر لیاقت نہیں رکھتے تو وہ جو فضائل و مصائب بیان کرنا چاہیں بیان کرنے سے پہلے کسی ذمہ دار اور محقق عالم دین سے ان کی تصحیح کرالیں اس طرح وہ اپنی شرعی تکلیف سے فارغ الذمہ بھی ہو جائیں گے اور انعقاد مجلس کے مقصد کی تکمیل بھی ہو جائے گی ع

گر نیاید بگوش حقیقت کس
بر رسولاں بلاغ باشد و بس

## ایک عجیب واقعہ:-

sibtain.com

ثقۃ المحدثین جناب شیخ عباس قمی نے بحوالہ شفاء الصدور محقق طہرانی لکھا ہے کہ عمدۃ الفقہاء جناب آقائے الحاج محمد ابراہیم کلباسی کی موجودگی میں ایک فاضل برسر منبر مجلس پڑھ رہا تھا کہ اس نے اثنائے کلام میں کہا امام حسینؑ نے دو مرتبہ فرمایا "یا زینب یا زینب" فوراً اس فقیہ نبیہ نے برسر عام اسے ٹوکتے ہوئے فرمایا اور خدا دہنت را بشکند امام دو دفعہ یا زینب نفرمود بلکہ یکدفعہ فرمود" خدا تیرے منہ کو توڑے امام نے دو بار نہیں بلکہ ایک بار یا زینب فرمایا تھا۔ (منتہی الآمال ج ۱ صفحہ ۴۷۰) یا تو نقل واقعات میں یہ احتیاط تھی یا آج یہ حالت ہے کہ پڑھنے والے نئے نئے قصے گھڑ گھڑ کر بیان کرتے ہیں مگر کوئی روکنے ٹوکنے والا نہیں۔ والی اللہ المشتکی"

## اس سلسلہ میں ایک اور شبہ کا ازالہ:-

بعض بے توفیق حضرات ضعیف بلکہ موضوع روایات بیان کرنے اور بعض دیگر غنا و سرود کا ارتکاب کرنے کے لیے بزعم خویش یہ جواز پیش کرتے ہیں کہ سرکار سید الشہداء علیہ السلام کی مجالس عزاء میں رونا اور رلانا شرعاً محبوب و مرغوب ہے اور بعض اوقات ضعیف یا مجہول روایات پڑھنے یا غنا کرنے کی وجہ سے

Presented By: https://jafrilibrary.com

گریہ زیادہ ہوجاتا ہے اس لیے ایسا کرنا کیوں جائز نہیں ہوگا۔

یہ شبہ بھی مثل سابقہ شبہ کے بالکل کمزور بلکہ اس سے بھی کمزورتر ہے اور عقل و دانش سے کوسوں دور ہے کیونکہ اگر یہ تسلیم بھی کرلیا جائے کہ ان امور شنیعہ کے ارتکاب سے گریہ و بکا زیادہ ہوتا ہے تو یہ چونکہ "اطاعت بامر ممنوع" کے تحت آتا ہے جیسا کہ صاحب جواہر الکلام نے ایسے ہی ایک شبے کے جواب میں فرمایا ہے کونه معينا على البكاء المرغب فيه طاعته الله بمعصيته ۔لہٰذا اس کے جواز کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ارباب عقل و دانش جانتے ہیں کہ اگرچہ سرکار سید الشہداء یا دیگر آئمہ ہدیٰ کے مصائب و آلام پر رونا یا ان کے فضائل و محامد کا بیان کرنا بہت بڑا فعل جمیل ہے اور موجب ثواب جزیل امر ہے لیکن پھر بھی ہے تو بہر حال مستحب اور کذب و افتراء اور غنا مسلمہ حرام ہیں عقل سلیم و شرع قویم اس بات پر متفق ہیں کہ جب کسی مستحب امر کی بجا آوری کسی حرام امر کے ارتکاب پر موقوف ہو تو اس کے لیے حرام کو ہرگز حلال و جائز قرار نہیں دیا جاسکتا بلکہ اس صورت میں وہ حرام اس مستحب امر کو بھی لے ڈوبتا ہے یعنی وہ مستحب ہی نہیں رہتا بلکہ حرام ہوجاتا ہے مثلاً اگر زیارت آئمہ علیہم السلام جو کہ ثواب ہائے بے پایاں کی موجب ہے کی بجا آوری غصبی یا چوری کے مال پر موقوف ہو تو آیا اس کے لیے مال غصب کرنا یا چرانا جائز ہوجائے گا؟

حاشا و كلا مالكم كيف تحكمون ؟ الله اذن لكم ام على الله تفترون

## پانچواں شاہد:-

ہمارے مذکور بالا دعویٰ کی صداقت و حقانیت پر پانچواں شاہد یہ ہے کہ روضہ خوان طبقہ کے اکثر بلکہ تمام ذاکرین اور بعض مقررین بھی بلاتحاشا غنا و سرود کا استعمال کرکے جہاں مجالس کی حقیقی شان کو خراب کرتے ہیں وہاں اپنی آخرت بھی برباد کرتے ہیں کیونکہ غنا و سرود کی حرمت اسلام کا اجماعی مسئلہ ہے بلکہ ان ضروریات مذہب میں داخل ہے جن کا منکر دائرہ مذہب سے خارج سمجھا جاتا ہے ہمارے علماء اعلام و فقہائے عظام نے اس امر کی تصریحات فرمائی ہیں چنانچہ عالم ربانی حضرت شیخ یوسف بحرانی حدائق ناضرہ میں تحریر فرماتے ہیں۔ ولا خلاف في حرمته فيما اعلم جہاں تک مجھے معلوم ہے غنا

sibtain.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

کی حرمت میں کوئی اختلاف نہیں ہے اسی طرح فقیہہ اعظم صاحب جواہرالکلام اس کی حرمت کے بارے میں رقمطراز ہیں بلا خلاف اجده بل الاجماع بقسميه عليه و السنة متواتر ة فيه بل يمكن دعوى كونه ضرورو يا في المذهب ۔ میں اس کی حرمت میں کوئی اختلاف نہیں پاتا بلکہ اس پر ہر دو قسم کا (محصل ومنقول) اجماع قائم ہے اور اس کی حرمت کے بارے میں احادیث متواترہ موجود ہیں بلکہ اس کی حرمت کے ضروریات مذہب شیعہ میں سے ہونے کا دعویٰ کرنا ممکن ہے اگرچہ ہم حرمت غناء کے متعلق اپنے تحقیقی مضمون "حرمت غنا اور اسلام" میں بہت تفصیل کے ساتھ لکھ چکے ہیں تاہم یہاں اس کی حرمت کے متعلق بعض آیات وروایات کی طرف اجمالی اشارہ کیا جاتا ہے۔

(۱) ارشاد قدرت ہے۔ اجتنبوا الرجس من الاوثان واجتنبوا قول الزور (پ ۱۷ س حج ع ۱۱) بتوں کی نجاست سے اجتناب کرو نیز قول زور سے اجتناب کرو" اس آیت مبارکہ میں قول زور کی جو تفسیر حضرت صادق آل محمد علیہ السلام سے منقول ہے وہ یہ ہے کہ اس سے مراد غنا ہے (ملاحظہ ہو تفسیر مجمع البیان وصافی و برہان وقمی اور اصول کافی وغیرہا)

(۲) ارشاد رب العزت ہے ومن الناس من يشترى لهو الحديث ليضل عن سبيل الله بغير علم و يتخذ هاهزوا اولئک لهم عذاب مهين (پ ۲۱ س لقمان ع ۱۰) اور آدمیوں میں سے کوئی کوئی ایسا بھی ہے جو بیہودہ باتوں کا خریدار ہے کہ بغیر علم کے لوگوں کے راہ خدا سے بھٹکائے اور ان کی ہنسی اڑائے ذلیل کرنے والا عذاب انہی کے لیے ہے" اس آیت مبارکہ میں لہوالحدیث کی تفسیر حضرت باقر العلوم علیہ السلام نے غناء کے ساتھ فرمائی ہے آنجناب نے فرمایا الغنا مما اوعد الله عليه النار کہ غنا ان گناہوں میں سے ہے جن پر خداوند عالم نے جہنم کی تہدید فرمائی ہے پھر آپ نے یہی آیت تلاوت فرمائی (تفسیر صافی و برہان اصول کافی وغیرہا)

(۳) حضرت صادق آل محمد فرماتے ہیں۔ الغنا عش النفاق کہ غنا سرود منافقت کا آشیانہ ہے۔

(۴) انہی بزرگوار سے مروی ہے فرمایا مجلس الغنا لا ينظر الله الى اهله غنا والی مجلس کی طرف خداوند عالم نظر رحمت نہیں فرماتا (وسائل الشیعہ حدائق ناظرہ وغیرہ) ارباب انصاف غور فرمائیں کہ جس مجلس کی طرف خداوند عالم نظر رحمت ہی نہ کرے ایسی مجلس شرف قبول کس طرح حاصل کر سکتی ہے۔

sibtain.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

(۵) حضرت صادق آل محمد علیہ السلام فرماتے ہیں استماع الغنا و اللھو ینبت النفاق فی القلب کما ینبت الماء الزرع ۔ غنا کا سننا دل میں اس طرح نفاق پیدا کرتا ہے جس طرح پانی زراعت کو اگاتا ہے۔ (وسائل الشیعہ)

(۶) جناب زید شحام روایت کرتے ہیں کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا بیت الغناء لا تؤمن الفجیعة و لا تستجاب فیه الدعوة و لا یدخله الملک (اصول کافی)

جس گھر میں غنا کا ارتکاب کیا جائے وہ ناگہانی مصیبت سے محفوظ نہیں ہوتا اور اس میں دعا مستجاب ہوتی ہے اور نہ ہی اس میں کوئی فرشتہ رحمت داخل ہوتا ہے۔

اللہ اللہ جس جگہ نہ کوئی دعا قبول ہوتی ہو نہ کوئی فرشتہ رحمت داخل ہوتا ہو بلکہ الٹا عذاب و عقاب الٰہی کے نازل ہونے کا اندیشہ بھی ہو کیا ایسی مجلس کے پڑھنے یا پڑھانے یا سننے والے اجر و ثواب کے مستحق ہو سکتے ہیں۔

sibtain.com

اندکے غم دلِ با تو گفتم و بدل ترسیدم
کہ آزردہ شوی ورنہ سخن بسیار است

عن جابر بن عبداللہ عن النبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اول من تغنی ابلیس لما اکل ادم من الشجرة۔

جناب جابر بن عبداللہ انصاری روایت کرتے ہیں کہ آنحضرتؐ نے فرمایا سب سے پہلے جو گایا وہ شیطان تھا جب کہ حضرت آدمؑ نے شجرہ ممنوعہ کا پھل کھایا تھا (من لا یحضرہ الفقیہ) اس روایت شریفہ سے مستفاد ہوتا ہے کہ اس واقعہ کے بعد جس قدر غنا کرنے والے لوگ گزرے ہیں یا موجود ہیں یا بعد میں آئیں گے وہ جس رنگ میں بھی اس کا ارتکاب کریں وہ شیطان رجیم کی ہی اتباع و پیروی متصور ہوگی۔ الم عهد الیکم یا بنی آدم الا تعبدو الشیطن انه لکم عدو مبین۔

## مجالس وغیرہ عبادات میں غنا کی سنگینی اور بھی سخت ہے:-

مخفی نہ رہے کہ حرمت غنا کے بارے میں جو کچھ اوپر بیان کیا گیا ہے وہ عمومی لحاظ سے ہے لیکن

Presented By: https://jafrilibrary.com

چونکہ مکان و زمان اور گنہگار کی نوعیت بدلنے سے گناہ کی نوعیت بھی بدلتی رہتی ہے یعنی عام مقامات پر گناہ کی کیفیت اور ہوگی اور مسجد وغیرہ کسی متبرک جگہ میں اس کا ارتکاب کیا جائے تو اس کی کیفیت اور اسی طرح عام اوقات میں اس کی نوعیت اور عام آدمی گناہ کرے تو جرم کی حالت اور ہوگی اور اگر عالم اس کا ارتکاب کرے تو اس کی حالت اور ہے

اینہا ہمہ راز است کہ معلوم عوام است

بنابریں اگر غنا کا ارتکاب کسی عشقیہ غزل وغیرہ میں کیا جائے تو گناہ کی نوعیت اور ہوگی لیکن اگر اس کا ارتکاب قرآن و دعا یا مجلس عزاء میں کیا گیا تو گناہ کی سنگینی اور بڑھ جائے گی جیسا کہ علمائے اعلام نے اس حقیقت کا واشگاف الفاظ میں اظہار فرمایا ہے چنانچہ فخر المجتہدین حضرت شیخ زین العابدین مازندرانی قدس سرہ ایک سوال کے جواب میں فرماتے ہیں۔ در مراثی و قرآن غنا عذابش بیشتر است، یعنی اگر قرآن اور مرثیوں میں غنا کیا جائے تو اس کا عذاب و عقاب زیادہ ہے (ذخیرۃ العباد صفحہ ۴۰۵) اسی طرح استاد المجتہدین حضرت علامہ شیخ مرتضیٰ انصاری اعلی اللہ مقامہ غنا کی تعریف بیان کرنے کے بعد لکھتے ہیں وظہر مما ذکرنا انہ لا فرق بین استعمال ھذہ الکیفیۃ فی کلام حق او باطل فقرائۃ القرآن والدعا والمراثی بصوت یرجع فیہ علی سبیل اللھو لا اشکال فی حرمتھا ولا فی تضاعف عقابھا لکونھا معصیۃ فی مقام الطاعۃ و استخفافا بالمقرو والمدعو والمرثی (مکاسب شیخ انصاری صفحہ ۳۷) یعنی مذکورہ بالا تعریف[1] سے ظاہر ہے کہ اس

---

[1] مخفی نہ رہے کہ غنا کی مختلف تعریفات کی گئی ہیں مگر علماء محققین مثل محقق قمی صاحب جامع الشتات، محقق بحرانی صاحب حدائق ناضرہ و محقق صاحب جواہر الکلام وغیرہم کا فیصلہ یہ ہے کہ غنا کی تعریف کرنا ایک فقیہ کا منصب و مقام نہیں ہے بلکہ اس سلسلہ میں اہل خبرہ یعنی گانے بجانے والے لوگوں کے عرف کی طرف رجوع کرنا چاہیے وہ جس مخصوص آواز اور لب و لہجہ کو غنا قرار دیں اسے غنا و سرود سمجھا جائے گا۔ اس امر کی مزید تحقیق ہمارے مفصل مضمون "حرمت غنا اور اسلام" میں دیکھی جائے اور جن علمائے کرام نے غنا کی تعریف میں "علی سبیل اللھو" کی قید لگائی ہے اس سے مراد یہ ہے کہ وہ لہوی آواز کے طریقہ پر ہو جیسے آج کل کے قید سے فلمی طرزوں میں پڑھے جاتے ہیں لہذا یہ مراد ہے جاہے۔ "کہ کوئی لہو و طرب کی نیت سے نہ مجلس پڑھتا ہے نہ سنتا ہے" اس میں نیت کا کوئی دخل نہیں یہ تو کیفیت صوت سے متعلق ہے لہذا جو آواز لہوی و طربی آواز کی طرز پر ہوگی وہ حرام ہوگی۔ کما لا یخفی علی اولی الافہام (منہ عفی عنہ)

sibtain.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

کیفیت صوتیہ کی حرمت میں کوئی فرق نہیں خواہ کلام حق میں ہو اور خواہ کلام باطل میں بنا بریں قرآن، دعا اور مراثی میں ترجیع لہوی کے ساتھ پڑھنے کی حرمت اور اس کے عذاب کے دوگنے ہونے میں کوئی اشکال نہیں ہے کیونکہ یہ اطاعت کے مقام میں معصیت ہے اور اس طرح قرآن و خدا اور صاحب مرثیہ کی توہین و تذلیل ہوتی ہے۔" انہی حقائق سے متاثر ہو کر بعض علماء کا یہ مقولہ مشہور ہے کہ **الغناء فی المراثی کالزنا فی المساجد** ۔مجالس مراثی میں غنا کرنے کا عذاب و عقاب اس طرح دوگناہ ہے جس طرح مساجد میں زنا کرنے کا اعاذ اللہ منہ حضرت شیخ عباس قمی نے بھی غنا کی حرمت مطلقہ پر اجماع کا دعویٰ کیا ہے (منتہی الامال ج صفحہ ۱۴۷)

## ایک قیاس بے اساس کی ردّ:۔

ابوبصیر کی روایت کے مطابق جب شادی کے موقع پر کنیزوں کا گانا جائز ہے تو مجالس سید الشہداء میں غنا کیوں جائز نہیں ہے؟ اس کے متعلق جواباً عرض ہے اولاً تو یہ قیاس ہے جو مذہب اہلبیت میں بالاتفاق حرام ہے۔ جناب رسول خدا نے فرمایا جو شخص اپنی قیاس آرائی پر عمل کرتا ہے وہ خود بھی ہلاک ہے اور لوگوں کو بھی ہلاک کرتا ہے۔" (ذاکری کا شرعی مقام) (اصول کافی ج ا صفحہ ۴۳ ثانیاً جس روایت پر قیاس کیا گیا ہے وہ روایت محققین کے نزدیک صحیح نہیں چنانچہ استاد المجتہدین علامہؒ انصاری مکاسب میں ایسی روایات پر تبصرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں **ولکن فی سند الروایات ابوبصیر و ھو غیر صحیح** یعنی ان روایات کی سند میں ابوبصیر ہے جو کہ صحیح نہیں ہے (مکاسب صفحہ ۴۰ طبع ایران) ثالثاً بعض محققین کا قول ہے کہ غنا کی حرمت زنا کی طرح ذاتی ہے جو قابل تخصیص نہیں ہے۔" **وان تحریم الغناء کتحریم الزنا اخبارہ متواترۃ وادلتہ متکاثرۃ** " (جواہر الکلام مجلد متاجر صلام یہی وجہ ہے کہ بڑے بڑے اکابر علماء مثل شیخ مفید، سید رضی حلی، ابن ادریس حلی، علامہ حلی (در تذکرہ) فخر المحققین (در ایضاح) محقق حلی صاحب شرائع الاسلام حرمت غنا میں کسی استثناء کے قائل نہیں ہیں رابعاً جو حضرات شادی کے موقع پر کنیزوں کے گانے کے [illegible] جواز کے قائل ہیں وہ بھی صرف اسی ایک خاص صورت میں جائز

sibtain.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

سمجھتے ہیں یعنی گانے والی عورت ہو تو تقریب شادی ہو اور کوئی اجنبی آواز نہ سنے لہذا اگر گانے والا مرد ہو شادی کے علاوہ ختنہ وغیرہ کی کوئی تقریب ہو تو یہ اس کے جواز کے قائل نہیں کیونکہ ایسا کرنا قیاس ممنوع کے تحت میں داخل ہے۔ (نعم ینبغی الاقتصاد علی خصوص المغنیة دون المغنی وعلی خصوص العرس دون الختان ونحوہ۔ جواہر صفحہ ۱۱ سطر اخیر مجلد متاجر) بنا بریں اس سے مراثی سید الشہداء میں غنا کا جواز کسی طرح بھی ثابت نہیں ہو سکتا۔ وھذا اوضح من ان یخفی۔

## ایک شبہ کا ازالہ:-

روایت میں ہے فمن لم یتغن بالقرآن فلیس منا۔ جو شخص قرآن مجید کو غناء سے نہیں پڑھتا وہ ہم سے نہیں ہے اس سے معلوم ہوا کہ غنا مطلقاً حرام نہیں ہے بلکہ قرآن میں جائز ہے اس کے جواب میں عرض ہے کہ اولاً تو یہ روایت بطریق اہلبیت مروی نہیں بلکہ اہلسنت کی ہے اس لیے ہمارے لیے سند و حجت نہیں ہے۔ (حدائق جلد متاجر صفحہ ۲۲) ثانیاً بنا بر تسلیم اس کا وہ مطلب نہیں جو لیا جا رہا ہے بلکہ وہ مفہوم ہے جو علامہ طبرسیؒ نے مقدمہ مجمع البیان (ج صفحہ ۱) میں بیان فرمایا ہے کہ "تاولہ بعضھم بمعنی الستغنوا و اکثر العلماء علی انہ، تزین الصوت و تحزینہ، یعنی بعض علماء نے اس کی یہ تاویل فرمائی ہے کہ اس سے مراد استغنا ہے یعنی جس کے پاس علم قرآن ہو اور پھر بھی اپنے تئیں غنی نہ سمجھے وہ ہم سے نہیں ہے۔ مگر اکثر علماء اس کے قائل ہیں کہ اس سے مراد آواز کو خوبصورت اور غمناک بنانا ہے لہذا غناء اور ہے اور تحسین الصوت چیزے دیگر۔ ثالثاً۔ اگر سابقہ تاویل قبول نہ کی جائے تو پھر اس روایت کی طرح لازم ہے کیونکہ یہ ان روایات کے معارض ہے جو تعداد میں زیادہ اور سند میں صحیح ہیں جن میں قرآن کو غم و حزن اور حسن صوت کے ساتھ پڑھنے کا حکم اور غنا کے ساتھ پڑھنے کی ممانعت وارد ہوئی ہے۔ مثلاً آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔ اقرءو القرآن بالحان العرب وایاکم ولحون اھل الفسق والکبائر و سیجئ بعدی اقوام یرجعون القرآن ترجیع الغنا و النوح والرھبانیة لایجوز تراقیھم

sibtain.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

قلوبھم مقلوبۃ وقلوب من یعجبہ شانھم ''(مکاسب صفحہ۳۹ حدائق صفحہ۲۳ وغیرہ)قرآن کو عربوں کے لہجہ میں پڑھو اور اہل فسق و فجور کے لہجہ سے پرہیز کرو۔ میرے بعد کچھ ایسے لوگ آئیں گے جو قرآن میں غنا نوحہ اور رہبانیت والی ترجیع (گرگری) کریں گے قرآن ان کے گلے سے نیچے نہیں اترے گا اور ان کے دل ٹیڑھے ہوں گے اور جن لوگوں کو ان کی یہ ادا پسند ہوگی ان کے دل بھی ٹیڑھے ہوں گے'' اس روایت سے اصول کافی کی اس روایت کا مفہوم بھی واضح ہوگیا جس میں قرآن کے اندر ''ترجیع'' کا حکم دیا گیا ہے کہ اس سے مراد تحسین الصوت ہے جیسا کہ خود اسی روایت کے اندر وارد ہے۔''فان اللہ یحب الصوت الحسن'' کہ خدا اچھی آواز کو دوست رکھتا ہے'' غنا اور ہے اور اچھی آواز اور علمی اصطلاح میں ان کے درمیان عام خاص من وجہ کی نسبت ہے(کما لایخفی)

## ایضاح:-

sibtain.com

بعض مبلغین ایڑی چوٹی کا زور صرف کرکے جناب آقائے دربندی مرحوم کا نام ڈھونڈ نکالنے میں کامیاب ہوگئے ہیں کہ مرثیۃ الحسینؑ میں غنا جائز ہے اور اس سے حرمت غنا پر ہمارے دعوائے اجماع کو غلط ثابت کرنے کی ناکام کوشش کی ہے اگر ان کو فن اصول فقہ کی کتب پڑھنے کا اتفاق ہوتا تو ایسا بھونڈا ایراد نہ کرتے اولاً اجماع سے کسی معلوم النسب شخص کا خارج ہونا مضر نہیں ہے (ملاحظہ ہو۔قوانین الاصول،ضوابط الاصول اور الفصول وغیرہ) ثانیاً سرکار آقائے دربندی کی علمی و عملی جلالت قدر کا ہمیں انکار نہیں ہے مگر جہاں تک تحقیق کا تعلق ہے اور بالخصوص واقعہ کربلا کے متعلق بالاخص اسرار الشہادۃ لکھنے کے سلسلہ میں اس سے مرحوم کو دور کا بھی واسطہ نہیں جیسا کہ خود اسی کتاب کے باخبر ناظرین پر یہ حقیقت پوشیدہ نہیں ہے۔تفصیلات دیکھنے کے شائقین حضرت محدث نوری مرحوم کی کتاب لولو ومرجان کا مطالعہ فرما کر اطمینان قلب حاصل کرسکتے ہیں لہٰذا ان کی مخالفت باعث قدح نہیں کمالایخفی علی ارباب التحقیق۔لہٰذا حق بات وہی ہے جو ہم بعض اعلام کی زبانی نقل کرچکے ہیں کہ قرآن۔دعا اور مراثی سید الشہداءؑ میں غنا کا عذاب وعقاب زیادہ ہے۔واللہ العاصم۔

Presented By: https://jafrilibrary.com

## انقلاب روزگار:-

یہ امر بھی نیرنگئی روزگار کا شاہکار ہے کہ ہم جب کسی چیز کو حرام یا حلال ثابت کرنا چاہتے ہیں تو قانون شرع کے مطابق اس کی حلت یا حرمت پر قرآن اور سرکار محمدؐ و آل محمد علیہم السلام کے فرمان سے دلائل پیش کرتے ہیں اور ہمارے کرم فرما جب ہمارے خلاف خامہ فرسائی فرماتے ہیں تو سعدی شیرازی اور ڈاکٹر اقبال کے اشعار سے حلت و حرمت کا ثبوت پیش کرتے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ۔ جسے شک ہے وہ نصرت الذاکرین صفحہ ۷ پر عنوان "راگ حلال اور راگ حرام کا فرق" اور صفحہ ۲۷ پر وہ اشعار بذیل عنوان "سرود حلال" "سرود حرام" دیکھ سکتا ہے۔ ع انقلابات ہیں زمانے کے!! اس کمبخت غنا و سرود نے ہماری مجالس عزا کا بالکل رنگ ہی بدل دیا ہے ایک غیر جانبدار شخص موجودہ مجالس کی کیفیت دیکھ کر یہ امتیاز نہیں کر سکتا کہ قصیدہ پڑھا جا رہا ہے یا کوئی فلمی گانا گایا جا رہا ہے! انہی حالات سے متاثر ہو کر جناب مولانا سید محمد سبطین صاحب مرحوم نے اپنے مجلہ البرہان جلد ۲۳ ۱۹۴۳ء میں ان مجالس کے متعلق لکھا تھا۔

ایک ناواقف شخص انہیں دیکھ یا سن کر یہ محسوس ہی نہیں کر سکتا کہ یہ مجلس عزاء ہے یا محفل سرود و نشاط جب ایک اچھا گانے والا اپنے فن کا عمدہ مظاہرہ کرتا ہے تو سامعین سے واہ۔ واہ سبحان اللہ کا وہ شور مچتا ہے کہ چھتیں اڑنے لگتی ہیں ایک ناواقف شخص باہر سے سننے والا اسے مجلس عزا تو کیا سمجھے گا بلکہ وہ یہ سمجھتا ہے کہ کسی تھیٹر یا سینما کا تماشا ہے یا اگر بٹیر بازی کا شوقین ہے تو یہ سمجھے گا کہ بٹیرے لڑائے جا رہے ہیں اور اگر وہ نیک منش انسان ہے تو اپنے حسن ظن کی بناء پر یہ خیال کرے گا کہ کوئی مشاعرہ ہے جس میں غزل خوانی ہو رہی ہے" حضرت مولانا کا یہ خیال آج سے قریباً ۲۴ سال پہلے کا ہے آج حالات اس سے بھی زیادہ ابتر ہو چکے ہیں۔ والی اللہ المشتکی ۔ خلاصہ یہ کہ آج کل مجالس کی کامیابی کا دارومدار صرف دو باتوں پر رہ گیا ہے ابتداء میں مجلس کو گرم کرنے کے لیے خوب ہنسایا جائے خواہ لغویات یا واہیات قصے کہانیاں اور لطیفہ بلکہ کثیفہ گویاں کر کے ہی اور پھر فی گریز اور مہارتی ایکٹنگ سے شرکاء مجلس کو خوب رلایا جائے اور حقیقی یا مصنوعی گریہ کا شور بلند کر دیا جائے۔ اگرچہ غلط اور من گھڑت روایات سے

sibtain.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

سبی اللہ بس باقی ہوس کیا مجلس عزا حسین علیہ السلام کی یہی شان ہے؟ کیا عزاداروں اور سوگواروں کی یہی کیفیت ہوتی ہے؟ کیا اقوام عالم کے سامنے معصومین کی سیرت و کردار پیش کرنے کا یہی طریقہ ہوتا ہے؟ کیا مذہبی عبادات و رسوم کی ادائیگی کا یہی سلیقہ ہوتا ہے ہم ان سوالوں کے جوابات کو ارباب عقل و انصاف کے عدل و داد و دانش و بینش پر چھوڑتے ہیں۔

ع صلائے عام ہے یاران نکتہ داں کے لیے

ہم یہاں ارباب بست وکشاد کی خدمت میں صرف اتنا عرض کریں گے کہ ؎

نہ سمجھو گے تو مٹ جاؤ گے اے مولا علیؑ والو
تمہاری داستاں تک بھی نہ ہوگی داستانوں میں

خلاصۃ المرام اینکہ ہم چاہتے ہیں کہ مجالس عزا پڑھنے پڑھانے پر اجرت طے نہ کی جائے اور ان مجالس میں صحیح فضائل و مصائب اور معتبر روایات بیان کیے جائیں اس کا آسان طریقہ یہ ہے کہ مستند کتب سے واقعات دیکھ کر بیان کیے جائیں یا موثق علمائے اعلام سے تصحیح کرالی جائے اور ہم آخری اور اہم اصلاح یہ چاہتے ہیں کہ غنا و سرود سے بکلی اجتناب کیا جائے ہاں حسن صوت میں کوئی قباحت نہیں ہے۔ واقعہ کربلا پر ہماری تحقیقی کتاب "سعادت الدارین فی مقتل الحسینؑ عنقریب منظر عام پر آرہی ہے[1] ہم نے اتمام حجت کی خاطر اس میں تمام مستند و معتبر واقعات کربلا درج کر دیے ہیں۔ و اللہ الموفق۔

ع کس کی زباں کھلے گی پھر ہم نہ اگر سنا سکے

**من کان یرید حرث الآخرة نزدله فی حرثه ومن کان یرید حرث الدنیا نوته منها وما له فی الآخرة من نصیب**

جب کہ ہم اپنے دعویٰ کے پہلے جز کو شواہد پنجگانہ سے ثابت کر چکے تو اب اپنے دعویٰ کے دوسرے جز پر بھی شواہد پنجگانہ پیش کرتے ہیں۔

---

[1] بحمدللہ تعالیٰ شائع ہو چکی ہے بلکہ اس کا پہلا ایڈیشن مقبول عام ہو کر ختم بھی ہو چکا ہے مومنین کرام دوسرے ایڈیشن کا انتظار فرمائیں (منہ عفی عنہ)

sibtain.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

# بانیان کرام اور سامعین عظام کی اکثریت میں اخلاص کے فقدان کا بیان

## پہلا شاہد:-

اس مطلب پر پہلا شاہد یہ ہے کہ آج مجالس میں تیری میری مجلس کی تفریق پائی جاتی ہے جس کا نتیجہ مجالس عزاء کے باہمی تصادم کی صورت میں ظاہر ہو رہا ہے ظاہر ہے کہ یہ طرز عمل روح اخلاص کے منافی ہے جب ہر مجلس مجلس حسین ہے اور محض حسین کے لیے ہے اور اس کے انعقاد کا مقصد خوشنودی خدا و آئمہ ہدیٰ حاصل کرنا اور دین حق کی نشر و اشاعت کرنا ہے تو پھر یہ تیری مجلس میری مجلس فلاں اور فلاں کی مجلس کے کیا معنی ہیں؟ یہ تفریق کیسی ہے؟ جب یہ مجلس عبادت ہے تو عبادت وہی ہوتی ہے جس میں خلوص ہو بلکہ کامل عبادت تو وہ ہوتی ہے جس کی بجا آوری میں جنت کی طمع اور جہنم کے خوف کا جذبہ بھی کارفرما نہ ہو بلکہ محض خالصاً لوجہ اللہ اور با اخلاص ہو جس طرح حضرت امیر المومنین بارگاہ رب العزت میں عرض کرتے ہیں۔ الٰهی ما عبدتک طمعا فی جنتک ولا خوفا من نارک بل وجدتک اهلا للعبادة فعبدتک ۔ جب سے یہ میری تیری مجلس کی تفریق شروع ہوئی ہے اسی وقت سے مجالس و محافل کے باہمی تصادم کا سلسلہ قبیحہ بھی شروع ہو گیا ہے آج مجلس سے مجلس ٹکرا رہی ہے جلوس سے جلوس ٹکر لے رہا ہے۔ محفل سے محفل متصادم ہو رہی ہے ہر بانی مجلس و محفل اور ماتم کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ اس کی مجلس و محفل اور اس کا جلوس ماتم کامیاب ہو جائے خواہ دوسرے کا کامیاب ہو اور خواہ نہ ہو بلکہ آج نوبت یہاں تک پہنچ گئی ہے کہ دوسرے کی مجلس اور جلوس کو ناکام بنانے کے لیے پورا زور صرف کیا جاتا ہے اور اس کا نتیجہ ہے کہ محلہ محلہ بلکہ خاندان خاندان بلکہ فرد فرد کی مجلس علیحدہ علیحدہ ہے۔" ہر امر میں خواہ دینی ہو یا دنیوی اقتصاد و درمیانہ روی کی ضرورت ہے۔ افراط و تفریط ہر دو مذموم ہیں جو چیز بھی اعتدال سے کم یا زیادہ ہو وہ اچھی نہیں ہوتی۔ حتیٰ کہ وہ اگر عبادت الٰہی ہو تو وہ عبادت نہیں رہتی لہذا مجالس عزاء میں بھی اس اصول کو ملحوظ خاطر رکھنا ضروری ہے ایسا نہ ہو کہ یہ مجالس دوسرے فرائض [illegible]

sibtain.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

ہوں اور انتظام امور معاد یا معاش میں حارج۔ اس طرح خود مجالس کی شان اور افادیت بھی ختم ہو جاتی ہے بنا بریں اگر کوئی چھوٹی سی بستی ہے تو اس میں ایک وقت میں صرف ایک جگہ ہی مجلس منعقد ہونی چاہیے اور اگر کسی وجہ سے دو جگہ انعقاد ضروری ہو تو اس طرح انتظام کرنا چاہیے کہ ایک دن میں اور دوسری رات میں کریں۔ ہاں بڑے شہروں میں ایک سے زائد مجالس کا انعقاد ایک ہی وقت میں اس وقت عمل میں لایا جا سکتا ہے جب کہ ایک جگہ سب لوگوں کا اکٹھا ہونا ناممکن یا ہر گوشہ سے وہاں پہنچنا سخت دشوار ہو ورنہ ایک ہی مجلس پر اکتفا کرنا چاہیے۔ اسی میں مذہب و مجلس کی شان و شکوہ پوشیدہ ہے اور اسی صورت میں ان کے انعقاد کی افادیت مضمر ہے اصل مقصد تو یہ ہے کہ عزاداروں میں سرکار امام حسینؑ اور ان کے اعوان و انصار کے اوصاف حمیدہ پیدا کئے جائیں اور دنیا جانتی ہے کہ نظم و ضبط اور اتحاد و اتفاق کا جو نقشہ کربلا والوں نے پیش کیا ہے۔ دنیا اس کی نظیر پیش کرنے سے قاصر ہے لہٰذا اگر آج ہم نے ان مجالس کے انعقاد سے یہ وصف جلیل اپنے اندر پیدا نہیں کیا بلکہ الٹا یہ مجالس ہماری باہمی تفریق و علیحدگی کا سبب بن کر رہ گئی ہیں تو پھر اس کا مطلب یہ ہیکہ ہم نے ان مجالس عزا کی روح کو فنا اور ان کے افادی پہلو کو نظر انداز کر دیا ہے ایسے عمل کا کیا فائدہ جو جسد بلا روح ہو۔ خلاصہ کلام یہ کہ جب تک یہ میری تیری مجلس کی تفریق ختم نہ ہو گی یہ مجالس خالص مجالس حسینؑ نہیں ہو سکتیں اور نہ ان سے روح حسینؑ خوشنود ہو سکتی ہے (رسالہ البرہان)

## دوسرا شاہد:-

اس مطلب کے اثبات پر کہ مجلس عزا منعقد ہونے والوں کی اکثریت دولت اخلاص سے تہی دامن ہوتی ہے: دوسرا شاہد یہ ہے کہ ان مجالس کے انعقاد سے نام و نمود کی خواہش اور اپنے ٹھاٹھ باٹھ کی نمائش اور دوسروں کی تحقیر کے ساتھ ساتھ اپنے تفوق اور زیبائش کا اظہار مقصود ہوتا ہے اور اسی غلط جذبہ سے سرشار ہو کر وہ بعض اوقات ایسے ایسے امور کا ارتکاب کر بیٹھتے ہیں جو کہ شرعاً ناجائز یا کم از کم مرغوب نہیں ہیں اس سلسلہ میں بڑے تکلفات باردہ سے کام لیا جاتا ہے تکلفات کے ساتھ نمود اور نمود کے ساتھ اسراف میں اضافہ ہوتا جاتا ہے۔ حقہ، پان، شیرینی، نوبت، نقارہ امام باڑوں کی تزئین

Presented By: https://jafrilibrary.com

و آرائش چراغاں جھاڑ فانوس اور آئینہ وغیرہ سامان سے ان کی اس طرح زیبائش کی جاتی ہے کہ وہ بجائے عزا خانے کے محفل یا نشاط خانہ معلوم ہوتے ہیں اور بے جا تکلفات میں پڑ کر ایسے ایسے اہتمام کئے جاتے ہیں جو کہ خوشی و مسرت کے جشنوں کے ساتھ مخصوص ہیں اور مجالس غم کے ساتھ انہیں دور کا بھی کوئی تعلق نہیں ہے۔ ہم یہ سمجھنے سے قاصر ہیں کہ ان اسباب عیش و سرور کو عزائے سید الشہداء روحی لہ الفداء کے ساتھ کیا تعلق ہے؟

بہر حال اب حالت یہ ہوگئی ہے کہ یہ چیزیں رفتہ رفتہ جزو عزاداری بنتی جا رہی ہیں اور اس طرح عزاداری کی اصل روح یعنی سادگی اور خوش اعتقادی مجروح بلکہ مردہ ہوتی جا رہی ہے اور یہی ظاہری رسوم و قیود اصل حقیقت کی جگہ لیتی جا رہی ہیں سادگی تو اسلام کا طرہ امتیاز ہے اور عبادت میں تو اور بھی اس کی تائید ہے اسی بناء پر مساجد کو سادہ اور بے تکلف بنانے کا حکم ہے اور ان میں سونے چاندی سے نقش و نگار کرنا ممنوع و حرام ہے لہذا جذبہ نام و نمود کا قلع قمع ضروری ہے۔ جس کے نتیجے میں تمام مفاسد پرورش پاتے ہیں اور اعمال صالحہ کا اجر و ثواب بھی ضائع و اکارت ہو جاتا ہے ہم سابقاً ریا و سمعہ کی مذمت کے متعلق بہت کچھ لکھ چکے ہیں۔ یہاں اس کا تکرار کر کے قارئین کرام کے لیے سامان تکدر طبع نہیں فراہم کرنا چاہتے۔ دعا ہے کہ خداوند عالم جملہ اہل ایمان کو خالصاً لوجہ اللہ تمام اعمال و عبادات (جن میں مجالس عزا بھی داخل ہیں) بجالانے کی توفیق مرحمت فرمائے اور ریا و سمعہ ایسی مہلک روحانی امراض سے نجات عطا فرمائے جنہیں قرآنی اصطلاح میں شرک سے تعبیر کیا گیا ہے۔ امامن کان یرجو القاء ربہ فلیعمل اعاذنا اللہ منہ و جمیع المومنین بجاہ النبیؐ و الہ الطاہرین

## تیسرا شاہد:-

مذکورہ بالا ادعا کے اثبات پر تیسرا شاہد یہ ہے کہ اگر کوئی پڑھنے والا خدا رسولؐ اور آئمہ ہدیٰ کی منشا کے عین مطابق سادہ اور صحیح طریقہ پر پڑھتا ہے تو نہ بانیان کرام اس کے بیان کی طرف متوجہ ہوتے ہیں اور نہ ہی سامعین کرام شرکت کی زحمت گوارہ کرتے ہیں بلکہ بانی و سامع ہمیشہ ایسے

sibtain.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

پڑھنے والوں کو تلاش کرتے ہیں جن کی پڑھائی میں تعیش دماغی کے پورے سامان مہیا ہوں ان کی یہ روش و رفتار اس امر کی غمازی کرتی ہے کہ وہ مجلس کو مجلس حسینؑ سمجھ کر نہیں منعقد کرتے اور سنتے بلکہ عبادت کی آڑ لے کر تعیش دماغی اور تفریح طبعی حاصل کرنا چاہتے ہیں اقعہ بائلہ کر بلا خود ایسا رقت خیز سانحہ ہے جس کی دردانگیز حالت اپنی مثال آپ ہے یہ ممکن نہیں کہ کسی قلب میں ذرہ بھر بھی محبت اہل بیتؑ ہو اور یہ سانحہ عظمیٰ سنے اور اس کی آنکھ اس غم میں اشکبار نہ ہو اور اس کے دل پر چوٹ نہ لگے۔ خود سرکار سید الشہداء علیہ افضل التحیۃ والثنا کا ارشاد ہے۔ انا قتیل العبرۃ ما ذکرنی مومن الا استعبرت عیناہ (نفس المہموم وغیرہ) میں آنسوؤں کا ذبح شدہ ہوں کوئی بھی مومن مجھے یاد نہیں کرتا مگر یہ کہ اس کی آنکھوں میں آنسو ڈبڈبا آتے ہیں با ایں ہمہ ہم یہ سمجھنے سے قاصر ہیں کہ مظلوم نینوا کے مصائب و آلام پر چند اشک غم بہانے کے لیے فضول تکلفات و رسمیات کی کیا ضرورت ہے؟ کیا نوبت نقارہ اور پڑھنے والے کے راگ و سرود کے بغیر گریہ و بکا نہیں ہوتا؟ اگر کسی کا کوئی عزیز مر جائے تو کیا اس پر جو رنج و الم کا اظہار کیا جاتا ہے وہ مجلس سماع منعقد کر کے ڈھول بجانے اور راگ رنگ کرنے سے کیا جاتا ہے؟

اگر اس میں ایسا نہیں ہوتا اور یقیناً ایسا نہیں ہوتا تو شہدائے اہل بیت کے ساتھ کم از کم وہی سلوک تو روا رکھا جائے جو اپنے مرنے والوں کے ساتھ رکھا جاتا ہے حالانکہ درحقیقت نہ ہمارے مرنے والے کو اہل بیت کے ساتھ کوئی نسبت ہے اور نہ ہمارے مصائب کو ان کے مصائب و آلام کے ساتھ کوئی ربط لایقاس بآل محمدؐ احد من الناس (نہج البلاغہ) کیونکہ

آں زمین را آسمانے دیگر است

لہٰذا اگر بانیان کرام و سامعین عظام خوشنودی خدا اور رسولؐ کے لئے یہ مجالس عزا منعقد کرتے ہیں تو انہیں لازم ہے ان تکلفات باردہ کو خیرباد کہہ کر اہل بیتؑ کے بلا تکلف و تصنع بیچ فضائل و مصائب سننے کی عادت ڈالیں اور پڑھنے والے بھی خلوص نیت سے حقائق بیان کریں نیز مجالس میں کسی فرقہ کی دل آزاری سے مکمل احتراز کیا جائے کیونکہ آئمہ اطہارؑ کا حکم ہے۔ رغبھم ولا تنفر۔ اپنے قول و فعل

sibtain.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

سے لوگوں کو دین حق کی طرف رغبت دلاؤ۔ نفرت نہ دلاؤ۔ یہ ہماری مجالس و محافل اخلاقی ادارے ہیں ان میں کسی اسلامی فرقہ کی دل آزاری نہیں ہونی چاہیے بلکہ ایسا طرز مجلس خوانی اختیار کرنا چاہیے کہ برادران اسلامی شوق سے شرکت کر سکیں اور سرکار حسینؑ میں اپنی عقیدت و ارادت کے پھول نثار کر سکیں اگر پڑھنے والے بعض مخصوص اغراض کے پیش نظر یہ روش اختیار نہ کرنا چاہیں تو بانیان کرام و سامعین عظام کا فرض ہے کہ ان کو اس ڈگر پر مجبور لائیں کیونکہ ؏

یہاں کچھ راہ روایسے بھی ہیں جو جادہ پیما ہیں
نہ رہبر کے اشارے پر نہ منزل کے سہارے پر

بہرکیف بقول میر انیس مرحوم۔

خیال خاطر احباب چاہیے ہر دم
انیس ٹھیس نہ لگ جائے آبگینوں کو

sibtain.com

## چوتھا شاہد:۔

مذکورۃ الصدر دعوی کے اثبات پر چوتھا شاہد یہ ہے کہ بانیان مجالس و محافل نیز سامعین کرام مجالس مبارکہ پڑھانے کے سلسلہ میں صحیح عقیدہ اور بدعقیدہ صادق القول اور کاذب اللہجہ، صالح العمل اور بدعمل میں کوئی امتیاز نہیں کرتے حالانکہ اگر یہ مجالس خالصاً لوجہ اللہ منعقد کی جائیں تو لازم ہے کہ بدعقیدہ اور بدعمل افراد کو حسینی اسٹیج کے نزدیک نہ آنے دیا جائے کیونکہ جب پڑھنے والا خود ے آں خویشتن گم است کرا رہبری کند کا مصداق ہے تو اس سے افادہ اور استفادہ کی توقع کیا ہو سکتی ہے؟

ضروری ہے کہ منبر پر آنے والوں کے عقائد و اعمال شریعت مقدسہ کے عین مطابق ہوں بلاتشبیہ بقول صاحب زہر الربیع موذن حمص کی طرح صرف ان کی خوش آوازی کی وجہ سے ان کو منبر پر جگہ نہ دی جائے اگرچہ اعتقاداً و عملاً کچھ اور ہی ہوں۔

Presented By: https://jafrilibrary.com

## مؤذن حمص کا عجیب واقعہ :-

مؤذن حمص کا واقعہ یوں ہے کہ ایک آدمی بیان کرتا ہے کہ میں حمص شہر میں وارد ہوا جب نماز کا وقت ہوا تو ایک خوش آواز شخص نے اذان دینا شروع کی جب فقرہ " اشهد ان محمدا رسول الله " پر پہنچا تو اس نے اسے یوں بگاڑ کر ادا کیا " ان اهل حمص يشهدون ان محمدا رسول الله " یعنی حمص کے لوگ گواہی دیتے ہیں کہ حضرت محمدؐ خدا کے رسولؐ ہیں " میں نے قاضی شہر سے حقیقت حال دریافت کی ۔ انہوں نے بتایا کہ ہمارا جو مؤذن مقرر ہے وہ تعطیلات پر گھر گیا ہوا ہے اس کے جانے کے بعد ہمیں ایک خوش آواز مؤذن کی ضرورت تھی ایسا شخص بدقسمتی سے مسلمانوں میں تو نہ مل سکا اس لیے ہم نے چند روز کے لیے ایک یہودی کی خدمات مستعار لی ہیں اور چونکہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت کا قائل نہیں ہے اس لیے وہ ان اهل حمص يشهدون ان محمداً رسول الله کہتا ہے " ہمارے سادہ لوح عوام نے بھی یہی غلط نظریہ قائم کر رکھا ہے کہ اجی ہم نے تو سرکار امام حسینؑ کی مجلس سننا ہے ہمیں پڑھنے والے کی سیرت و کردار سے کیا سروکار ہے اگر ان حضرات کا یہ نظریہ صحیح ہے تو ان کو برادران اسلامی پر اعتراض کرنے کا کیا حق حاصل ہے جب وہ ہر نیک و بد آدمی کی اقتداء میں یہ کہہ کر نماز پڑھ لیتے ہیں کہ اجی ہم نے تو قرآن کے پیچھے نماز پڑھنا ہے ہمیں پیشنماز کے اعمال وافعال سے کیا واسطہ ہے؟ لیکن اگر ان لوگوں کی روش غلط ہے تو ان کی رفتار بھی روح اسلام کے منافی ہے اگر غیر عادل نماز نہیں پڑھا سکتا ۔ تو ہر کس و ناکس منبر رسولؐ پر بھی قدم نہیں رکھ سکتا بہر کیف یہ نظریہ غلط ہے اور سراسر غلط اس کی اصلاح ضروری ہے ۔ ورنہ مجالس و محافل کے انعقاد سے جو اغراض و مقاصد مطلوب ہیں وہ کبھی حاصل نہ ہو سکیں گے اور یہ مقصد اس وقت تک حاصل نہیں ہو سکتا ۔ جب تک مجالس کو مجالس حسینؑ سمجھ کر نہ منعقد کیا جائے لیکن جب تک ان میں تعیش دماغی اور حظ نفس حاصل کرنے کے اسباب تلاش کئے جائیں گے ۔ اس وقت تک اصلاح احوال ناممکن ہے اور جب تک یہ نہیں اس وقت تک قبولیت اور اجر و ثواب کا خواب کبھی بھی شرمندہ تعبیر نہیں ہو سکتا بلکہ

جو کچھ بھی ہے تکلف وہم خیال ہے

sibtain.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

## پانچواں شاہد:-

ہمارے دعویٰ کے اثبات پر پانچواں شاہد یہ ہے کہ یہ لوگ مجلس عزا تو بڑے شان وشکوہ سے منعقد کرتے ہیں آہ اور واہ واہ کی آوازیں بھی خوب بلند ہوتی ہیں دعوتیں بھی خوب اڑتی ہیں۔ نادو نوش کے انتظام بھی اعلیٰ پیمانہ پر ہوتے ہیں پڑھنے اور سننے والوں کی صحیح تعداد کا اندازہ لگانا بھی بعض اوقات مشکل ہو جاتا ہے بانی مجلس کی تعریف وتوصیف میں زمین وآسمان کے قلابے ملائے جاتے ہیں بعض اوقات پڑھنے والے سے جنت کا ٹکٹ بھی دے دیتے ہیں یہ سب کچھ ہوتا ہے۔ ہاں اگر وہاں کسی چیز کی کمی ہوتی ہے تو اس بات کی کہ ان حضرات میں سیرت وکردار حسینی علیہ السلام کی جھلکیاں دکھائی نہیں دیتیں ان کے عقائد واعمال کی غمازی وعکاسی کرتے ہیں اور نہیں تو کم از کم بانیان مجالس کو نمازی تو ضرور ہونا چاہیے اور عازی بھی مثالی نمازی ان مجالس کے انعقاد کا اصل مقصد تو یہی ہے کہ عزاروں میں حسینیت پیدا کی جائے روز عاشورہ نماز ظہر ابو ثمامہ صیداوی کے عرض کرنے پر کہ آقا وقت نماز آگیا ہے کاش ہم یہ آخری نماز آپ کی اقتداء میں پڑھ لیتے۔ امام عالی مقام نے اسے یہ دعا دے کر کہ خدا تجھے نماز گزاروں میں محشور کرے نماز ظہر بطور نماز خوف ادا فرمائی سعید بن عبداللہ اور زہیر بن قین آگے کھڑے ہو گئے اور باقی صحابہ پیچھے اگر اس وقت کوئی شخص امام حسینؑ سے سوال کرتا کہ آقائے مظلوم ایسے وقت اور کٹھن حالات میں نماز؟ تو امام حسینؑ یقیناً وہی جواب دیتے جو آپ کے والد حضرت امیر علیہ السلام نے جنگ صفین میں بین الصفین مصلیٰ عبادت بچھا کر نماز پڑھنے کے سوال کے متعلق دیا تھا کہ اسی نماز کے قائم کرنے کے لیے ہی تو میں یہ جنگ کر رہا ہوں۔

(منتخب التواریخ)

لہٰذا ہمیں بھی ان ذوات قدسیہ کی اس قدر تو تاسی کرنا چاہیے کہ مشکل سے مشکل اور کٹھن سے کٹھن حالات میں بھی نماز خدا ترک نہ کریں اور اپنی سیرتوں کو اتنا پاکیزہ اور اخلاق کو اتنا بلند کریں کہ ہمارے کردار سے ہمارا حسینی ہونا واضح وآشکار ہو جائے تاکہ مذہب کی ترقی کو چار چاند لگ جائیں اور لوگ

sibtain.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

ہمارے کردار کی بلندی کو دیکھتے جائیں اور ولایت اہلبیت کا اقرار کرتے جائیں۔ کس قدر بہتر ہو کہ خواہ مجلس عزا ہو رہی ہو یا جلوس عزا رواں دواں ہو مگر جونہی نماز فریضہ کا وقت شروع ہو سوگواران حسین مجلس و جلوس کو موقوف کر کے وہیں پڑھنا شروع کر دیں اور اگر جماعت کے ساتھ ہو تو اور بھی نور علیٰ نور ہے پھر دیکھیں کہ ان کی اس روش و رفتار کا اغیار پر کیا اثر پڑتا ہے اور مجلس و جلوس کی افادیت کو کیونکر چار چاند لگتے ہیں و الله الموفق و المعین۔

## وضاحت:-

کوئی کوتاہ اندیش یہ نہ سمجھے کہ اب تک پڑھنے اور سننے والوں کی اکثریت کے جس عدم اخلاص کا تذکرہ کیا گیا ہے یہ ان بعض الظن اثم کی زد میں آتا ہے اور ظنوا بالمومنین خیرا کے خلاف ہے اس لیے ہم اتنا عرض کئے دیتے ہیں کہ سطور بالا میں جو کچھ لکھا گیا ہے وہ علم و یقین کی بنا پر لکھا گیا ہے نہ ظن و تخمین کی بنا پر جیسا کہ مذکورہ بالا شواہد و دلائل سے ظاہر ہے اور جہاں علم و یقین آ جائے وہاں ظن و گمان رخصت ہو جاتا ہے ہمیں اس بات کا اعتراف ہے کہ بانیان کرام اور مقررین عظام نیز سامعین فخام میں کچھ لوگ دولت اخلاص سے مالا مال بھی موجود ہیں مگر وہ النادر فی حکم المعدوم کا حکم رکھتے ہیں۔ وقلیل ماھم

اب ہم چاہتے ہیں کہ ذیل میں کتاب کبریت احمر، اللؤلؤ والمرجان، منتہی الآمال اور مجاہد اعظم حصہ اول وغیرہ بعض کتب معتبرہ سے مع اضافات جدیدہ و مفیدہ بعض ان آداب و شرائط کا اجمالی تذکرہ کریں جن کا مجلس خواں یا سامعین کرام یا خود مجلس سید الشہدا علیہ السلام کے ساتھ گہرا تعلق ہے چنانچہ پہلے ہم ان دس اہم آداب کا ذکر کرتے ہیں جن کا واعظین کرام و حضرات مجلس خوان کے ساتھ ارتباط ہے بعد ازاں دوسرے آداب کا تذکرہ کیا جائے گا (انشاء اللہ العزیز)

## مجلس خواں گروہ کے دہ گانہ وظائف کا بیان:-

مذکورہ بالا حقائق کے پیش نظر یہ حقیقت ملحوظ خاطر رکھنی لازم ہے کہ اوپر اس جلیل القدر طبقہ کے

sibtain.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

جو گراں قدر محامد و مناقب بیان کئے گئے ہیں ان کو حاصل کرنے اور اس مقدس گروہ میں داخل ہونے کے لیے علاوہ ان شرائط کے جو سابقہ بیانات میں درج ہو چکی ہیں بعض دیگر آداب و وظائف کی بجا آوری بھی اشد ضروری ہے جن میں سے بعض آداب وجودی ہیں اور بعض عدمی یہاں ان ہر دو کا اجمالی تذکرہ اور نہایت اختصار کے ساتھ ان پر تبصرہ کیا جاتا ہے۔ واللہ الموفق للصواب والیہ المرجع والمآب

## پہلا وظیفہ صحت عقیدہ!

تمام ادیان و مذاہب میں بالعموم اور دین اسلام میں بالخصوص صحت عقائد کو جو اہمیت دی گئی ہے وہ ارباب بصیرت پر مخفی و مستور نہیں ہے تمام انسانی اقوال و افعال اور سب حرکات و سکنات الغرض تمام عبادات کی قبولیت کا دارومدار صحت عقیدہ پر ہے اور جزا و سزا کا اسی پر انحصار قرار دیا گیا ہے۔ عقیدہ کی خرابی کی وجہ سے ہی کافروں اور مشرکوں پر جنت حرام قرار دی گئی ہے۔ ومن یشرک باللہ فقد حرم اللہ علیہ الجنۃ ان اللہ حرمھما علی الکافرین اور یہ عقیدہ ہی تھا جس کے صحیح نہ ہونے کی وجہ سے بدعقیدہ رکھنے والوں کے تمام اعمال صالحہ ضائع و اکارت ہو گئے ارشاد قدرت ہے۔ قل ھل انبئکم بالاخسرین اعمالا الذین ضل سعیھم فی الحیوۃ الدنیا وھم یحسبون انھم یحسنون صنعا (پ۱٦ س کہف ع ۳) کیا میں تم کو ایسے لوگوں کی خبر دوں جو باوجود اعمال (صالحہ) بجالانے کے ہیں خسارے میں جن کی دنیوی زندگی کی تمام کوششیں رائیگاں ہو گئیں حالانکہ وہ یہ گمان کرتے ہیں کہ وہ اچھا کام کر رہے ہیں۔"

عقیدہ میں معمولی سا خلل خلود فی النار کا موجب بن جاتا ہے بہر نوع اصول و عقائد کی اہمیت ایک ناقابل انکار حقیقت ہے اور اخروی فلاح کا اسی پر مدار و انحصار ہے اس لیے شرع قویم و عقل سلیم فیصلہ کرتی ہے کہ سب سے پہلے ہر مکلف کو بالعموم اور مبلغ کو بالخصوص اصول اسلامیہ و عقائد ایمانیہ کا دلائل قاطعہ و براہین ساطعہ کے ساتھ اس طرح محکم و مضبوط کرنا واجب و لازم ہے کہ تزول الجبال

sibtain.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

ولا تـــزول پہاڑ اپنی جگہ سے ہٹ جائیں مگر اس کے عقائد میں کسی قسم کا تزلزل یا تذبذب پیدا نہ ہو

اول الدین معرفة الجبار۔

## عقائد میں درستگی کیونکر پیدا ہوتی ہے:-

یہ حقیقت ملحوظ رہے کہ عقائد میں یہ درستگی و پختگی اس وقت تک ہرگز پیدا نہیں ہوسکتی جب تک آل محمد علیہم السلام کے علماء اعلام و محققین عظام کی خدمت میں زانوئے ادب تہہ کرکے ان کے فیوض و برکات سے استفادہ نہ کیا جائے ہر کس وناکس سے سن سنا کر یا محض بعض کتب کی ورق گردانی کر کے یہ مقصد جلیل حاصل نہیں ہوسکتا بحار الانوار ج ا میں بحوالہ غوالی اللئالی جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے فرمایا خـذوا العلم من افواہ الرجال علم کو علماء کے مونہوں سے حاصل کرو نیز فرمایا "ایاکم واھل الدفاتر ولا یغرنکم الصحفیون" کاپیوں والے لوگوں سے بچنا کہیں یہ کرم کتابی تمہیں دھوکہ نہ دے دیں" اسی لیے فرمایا گیا ہے ایاکم والصحفیون فان مایفسدونہ اکثر عما یصلحون محض کتابوں سے علم حاصل کرنے والوں سے اجتناب کرو۔ کیونکہ وہ اس قدر اصلاح نہیں کرتے جس قدر فساد کرتے ہیں اس کی وجہ سرکار علامہ حلی اعلی اللہ مقامہ نے اپنی کتاب تحریر الاحکام کے مقدمہ میں یہ بیان فرمائی ہے کہ "ولکل علـم اسـرار لایطلع علیھا من الکتب فیجب اخذہ من العلماء ولھذا قال علیہ السلام خذوا العلم من افواہ الرجال ونھی عن الاخذ عمن اخذ علمہ من الدفاتر فقال علیہ السلام لایغرنکم الصحفیون۔ ہر علم کے کچھ مخصوص اسرار و رموز ہوتے ہیں جن پر صرف کتب کے ذریعہ اطلاع حاصل نہیں ہوسکتی اس لیے ہر علم کا اس کے جاننے والے (علماء) حضرات سے حاصل کرنا واجب و لازم ہے اسی بنا پر معصوم نے فرمایا ہے علم کو علما کے مونہوں سے حاصل کرو اور ان لوگوں سے علم حاصل کرنے کی ممانعت فرمائی ہے جنہوں نے علم محض ذات کتب بینی سے حاصل کیا ہو چنانچہ آنحضرت فرماتے ہیں تمہیں کتابوں والے دھوکہ نہ دیں۔

صاحب کبریت احمر حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کرتے ہیں فرمایا من دان اللہ

sibtain.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

بغیر سماع من عالم صادق الزمه الله التیھا الی الفناء جو شخص کسی حقیقی عالم صادق سے سنے بغیر کوئی عقیدہ قائم کر لے اسے مرتے دم تک خدا (دینی امور میں) سرگرداں رکھتا ہے آج باوجودیکہ مجالس ومحافل کی کثرت ہے مگر عقائد میں بجائے یگانگت و پختگی کے الٹا ان میں اختلاف وافتراق اس کا سبب یہی ہے کہ لوگ علماء حق سے دور ہو گئے ہیں اور علماء سو کے دام تزویر میں پھنس گئے ہیں اس لیے اب قوم کی اکثریت کی ذہنی حالت اس قدر ماؤف و مفلوج ہو چکی ہے کہ اس میں فاضل ومفضول صالح وطالح ہادی ومضل، محق ومبطل اور عالم وجاہل میں تمیز کرنے کی قوت ہی مفقود ہو چکی ہے چنانچہ۔ ھم اتباع کل ناعق ''وہ ہر کائیں کائیں کرنے والے کے پیچھے لگ جاتے ہیں اور جب کچھ عرصہ کے بعد اس کے عقائد واطوار اور سیرت وکردار کا بھانڈا عین چوراہے پر پھوٹ جاتا ہے تو بموجب'' فرّ من المطر و قام تحت المیزاب ''اس سے بھی بدتر کے جال میں پھنس جاتے ہیں اور زبان حال سے پکار رہے ہوتے ہیں۔

چلتا ہوں تھوڑی دور ہر اک تیز رو کے ساتھ

پہچانتا نہیں ہوں ابھی راہبر کو میں

sibtain.com

افسوس جس قوم کے نام نہاد مبلغین ومقررین اور ذاکرین کی اکثریت کے اپنے اعتقاد غلط اور بے بنیاد ہوں وہ دوسروں کے عقائد کی کیا خاک اصلاح کریں گے۔

سچ ہے۔

اذا کان الغراب دلیل قوم

سیھدیھم سبیل الھالکینا

الغرض ع

خفتہ را خفتہ کے کند بیدار

یہ حقیقت اگرچہ بہت تلخ ہے مگر ہے بہرحال حقیقت کہ بدعقیدہ وبدعمل ملاؤں کا وجود ابلیس کے وجود سے بھی قوم وملت کے لیے زیادہ ضرر رساں اور نقصان وزیاں کا باعث ہے۔ واللہ العاصم

Presented By: https://jafrilibrary.com

## قوم کی حالت زار:-

یہ حقیقت عیاں راچہ بیان کی مصداق ہے کہ وہ قوم جو ان چہاردہ معصومین کی نام لیوا ہے جو تعداد میں کہیں پانچ کہیں بارہ اور کہیں چودہ نظر آتے ہیں مگر مقام اعتقاد و عمل میں سب ایک دکھائی دیتے ہیں۔(قول واحد منهم قول باقیهم) اس کے اختلاف و افتراق کا یہ عالم ہے کہ آج جتنے مبلغ ہیں اتنے ہی عقائد ہیں اور جتنے افراد قوم ہیں اتنے ہی نظریات ہی آہ فلیبک علی الایمان من کان باکیا بعض سادہ لوح عوام آج ملاؤں کے ذاتی اقتدار کے دنگل واکھاڑے دیکھ کر جو اپنے ذاتیات پر ہمیشہ دینیات کا لیبل لگا لیتے ہیں۔ مذہب حق سے بھی متنفر نظر آتے ہیں۔ حالانکہ یہ ان کا احمقانہ اقدام ہے۔ طلب افضل اور رجوع الی الاکمل کا جوہر انسانی فطرت و سرشت میں داخل ہے۔ مریض کا اچھے حکیم کی طرف، مستغیث کا اچھی عدالت اور بہترین وکیل کی طرف، اسی طرح تمام شعبہ ہائے حیات میں ان کے سب سے بہتر ماہرین کی طرف رجوع کرنا اسی انسانی فطرت کے عملی مظاہر ہیں نہ معلوم دین کے معاملہ میں اس جوہر ذاتی کو کیوں معطل کر دیا جاتا ہے؟ یہاں ملاؤں کے باہمی اختلاف و انتشار کی صورت میں افضل افراد کی طرف کیوں رجوع نہیں کیا جاتا؟ اور اپنے مراکز علم و علماء کی طرف رجوع کر کے حق و باطل میں کیوں فیصلہ نہیں کرایا جاتا؟؟

ہمارے مذہب کا تو سنگ بنیاد ہی افضل و مفضول کے امتیاز پر قائم ہے۔

گر حفظ مراتب نہ کنی زندیقی کیا ہماری قوم زمانہ غیبت امام عالی مقام میں شتر بے مہار؟ اس کی زمام قیادت کسی ہاتھ میں نہیں ہے؟ کیا اس کی رشد و ہدایت کا ہادیان دین نے کوئی انتظام و انصرام نہیں فرمایا؟ حاشا وکلا خدا کی آخری حجت نے اس وقت تک غیبت اختیار ہی نہیں فرمائی جب تک اپنے نام لیواؤں کی دینی رہبری کا انتظام نہیں فرمالیا۔ فرماتے ہیں۔ اما الحوادث الواقعة فارجعوا فیها الی رواة احادیثنا ۔ نئے مسائل میں ہمارے حقیقی راویان اخبار و آثار کی طرف رجوع کرو (احتجاج طبرسی) اکمال الدین شیخ صدوق غیبت شیخ طوسی سیزدہم بحار وغیرہ لہذا ہمارے موجودہ حالات کی اصلاح کا راز فاضل

sibtain.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

علماء اعلام کی طرف رجوع کرنے میں پوشیدہ ہے خدا کرے ہماری قوم خواب غفلت سے بیدار [1] ہو جناب امیر علیہ السلام فرماتے ہیں کونوا قوما اذا صیح بھم فانتبھوا ۔ایسی قوم ہو کہ جب اسے پکارا جائے تو بیدار ہو جائے ۔

اٹھو ورنہ حشر نہ ہوگا پا کبھی
دوڑو زمانہ چال قیامت کی چل گیا

## ایک مشہور مغالطہ کا ازالہ:-

مکروفریب سے اپنی دکان قیادت کو چمکانے والے گندم نما جو فروش حضرات اس مقام پر بیچارے سادہ لوح عوام کو حقیقت حال سے بےخبر رکھنے اور ان کو علماء اعلام سے دور رکھنے کی خاطر بڑے معصومانہ انداز میں کہہ دیا کرتے ہیں کہ عقائد میں علماء کی طرف سے رجوع کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ کیونکہ اصول دین میں تقلید ناجائز ہے" حالانکہ یہ سراسر مغالطہ دہی ہے اور ان کے اس فریب ان کے بچھائے ہوئے دام ہمرنگ زمین کو چاک کرنے کے لیے چند امور کو ملحوظ رکھنا ضروری ہے۔

(الف) اصول دین میں تقلید جائز ہے یا ناجائز یہ بجائے خود اختلافی اور مشکل ترین مسئلہ ہے ہاں مشہور بین العلماء یہی ہے کہ اصول وعقائد میں تقلید جائز نہیں ہے لیکن محقق طوسی ایسے بعض علماء کبار اسے جائز سمجھتے ہیں تفصیل کے لیے قوانین الاصول وغیرہ کتب اصول فقہ کی طرف رجوع کیا جائے۔

(ب) بنابریں کہ اصول دین میں تقلید ناجائز ہے (وھو المشھور) یہ معلوم کرنا ضروری ہے کہ اصول دین میں تقلید کرنے کا صحیح مفہوم کیا ہے؟ یہ کہنا کہ اصول دین میں تقلید جائز نہیں۔" کہیں کلمۃ حق یراد بھا الباطل والا معاملہ تو نہیں؟ کیا اصول دین میں تقلید نہ کرنے کا مطلب یہ ہے کہ انسان

[1] ہمارا یہ خیال اس رسالہ کی پہلی اور دوسری، تیسری اشاعت کے وقت تھا اب جبکہ چوتھی طباعت ہو رہی ہے بفضلہ تعالیٰ علماء حق کی شبانہ روز کی کئی سال کی تحریری وتقریری کاوشوں سے ملک میں نظریاتی وعملی انقلاب بپا ہو چکا ہے قوم کی اکثریت خواب گراں گوش سے بیدار ہو چکی ہے اور اب ہر جگہ حق واہل حق کا بول بالا اور باطل واہل باطل کا منہ کالا ہو رہا ہے۔ الحمد اللہ علیٰ احسانہ (منہ عفی عنہ)

sibtain.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

عقائد کے معاملہ میں شتر بے مہار اور مطلق العنان ہے کہ جو عقیدہ اس کے جی میں آئے اسے اپنا لے اور اسے اپنا دین بنا لے؟ حاشا وکلا پھر تو یہ دین نہ ہوا۔ بازیچہ اطفال ہو گیا وہ عقائد و اصول جو شریعت کے بدلنے سے بھی نہیں بدلا کرتے ان میں اس قدر لچک اور لوچ روا ہو سکتی ہے۔" ان میں اختلاف کا یہ دروازہ کھولا جا سکتا ہے؟ اور افراتفری کا یہ بیج بویا جا سکتا؟ **لا واللہ العظیم** آیئے ہم آپ کو اس کا صحیح مفہوم بتائیں دین اسلام چونکہ دو اجزاء کے مجموعہ کا نام ہے ایک جز کا نام ہے اصول دین اور دوسرے جز کا نام ہے فروع دین اصول دین میں علم و یقین درکار ہے اور فروع دین میں ظن کے بھی عندالضرورت کافی سمجھا گیا ہے تقلید سے چونکہ علم و یقین حاصل نہیں ہوتا بلکہ بالعموم ظن ہی حاصل ہوتا ہے اس لیے فروع دین میں اسے جائز رکھا گیا ہے مگر اصول دین میں اس کو نا کافی قرار دیا گیا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ فروع دین میں اگرچہ کسی حکم کی دلیل کا مقلد کو علم نہ ہو اس کے لیے یہی کافی ہے کہ وہ اس کے مجتہد کا فتویٰ ہے لیکن اصول و عقائد میں کسی عقیدہ کے لیے یہ امر کافی نہیں ہے کہ یہ مجتہد کا فتویٰ ہے بلکہ اس عقیدہ کو دلیل و برہان سے تسلیم کرنا چاہیے لہٰذا اس کا مطلب نہیں کہ عقائد کے سلسلہ میں علماء اعلام کی طرف رجوع ہی نہ کرنا چاہیے بلکہ حقیقت یہ ہے کہ غیبت امامؑ کے موجودہ دور میں دین انہی حضرات سے لینا ہے عقائد انہی سے درست کرانے ہیں اصول و فروع انہی سے دریافت کرنا ہیں بات صرف یہ ہے کہ فروع دین میں ہم ان سے دلیل پوچھنے کے مجاز نہیں ہیں (کیونکہ تقلید کا مطلب ہی "قبول قول الغیر من غیر دلیل" ہے) لیکن اصول دین میں عقیدہ بھی ان سے دریافت کریں گے اور اس کے ساتھ ساتھ اس کی دلیل بھی انہی سے پوچھیں گے تاکہ علم و یقین اور اطمینان قلب حاصل ہو جائے بنابریں فروع میں اتنا کافی ہے کہ مثلاً مجتہد نے کہہ دیا مرد کے لیے ریشم کا لباس اور سونا پہننا حرام ہے یا نوٹوں پر زکوٰۃ واجب نہیں ہے یا غنا حرام ہے بچت پر خمس واجب ہے وغیرہ ہمیں ان مسائل پر دلیل قائم کرنے کی ضرورت نہیں ہے دلیل جانے اور مجتہد! مگر اصول دین میں مجتہد کا محض یہ فرما دینا کہ مثلاً خدا موجود ہے! جناب رسولؐ خدا برحق رسولؐ اور خاتم النبیین ہیں یا حضرت امیرالمومنینؑ آنحضرتؐ کے بلافصل جانشین ہیں یا قیامت برحق ہے وغیرہ کافی نہیں بلکہ اعتقاد

sibtain.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

بالدلیل لازم ہے اگر چہ وہ دلیل اتنی ہی سادہ ہو جیسی اس بڑھیا کی جو چرخہ کات رہی تھی کہ کسی نے دریافت کیا کہ "ما الدلیل علی اثبات الصانع" اے بڑھیا! تیرے پاس خدا کے موجود ہونے کی کیا دلیل ہے؟ اس نے جواب دیا مغزلی ھذا میرا یہ چرخہ دلیل ہے وہ کس طرح؟ قالت اذا حرکہ فیتحرک و اذالم احرکہ فیسکن کہا جب میں سے گھماتی ہوں تو گھومنے لگتا ہے اور جب میں ہاتھ روک لیتی ہوں تو یہ رک جاتا ہے۔ پس جب میرا چھوٹا سا چرخہ بغیر کسی چلانے والے کے نہیں چل سکتا تو اتنا بڑا نظام عالم کیونکر کسی چلانے والے کے بغیر چل سکتا ہے؟ جب رسولؐ خدا کے سامنے یہ واقعہ بیان کیا گیا تو آپ اس قدر خوش ہوئے کہ فرمایا "علیکم بدین العجائز" بوڑھی عورتوں والے دین کو لازم پکڑو۔ یعنی جو عقیدہ رکھو دلیل و برہان سے رکھو (حق الیقین) نتیجۂ کلام یہ کہ عقائد کی تصحیح علماء اعلام ہی سے کرانا ہے ہاں البتہ یہاں دلیل کی بھی ضرورت ہے جیسا کہ نبی و امام علیہما السلام کے حین حیات میں بھی اس طریقہ کار پر عمل ہوتا رہا ہے کہ لوگ آپ کو عقائد بھی انہی سے معلوم کرتے تھے اور دلائل بھی انہی سے حاصل کرتے تھے۔

sibtain.com

(ج) ان لوگوں کی حالت بھی کس قدر عجیب ہے جو اصول دین میں مجتہدین عظام کی تقلید کی حرمت کا ڈھنڈورا پیٹ کر قوم سے یہ توقع رکھتے ہیں کہ وہ خود جو کچھ برسر منبر رطب و یابس ذاتی قیاسات و خیالات کا تانا بانا بن رہے ہیں اسے حرف آخر سمجھ کر من وعن قبول کر کے اس پر ایمان لائے یا پھر تحفۃ العوام اور کوکب دری جیسی کتابوں میں غلط یا صحیح جو کچھ مل جائے اسے بلا چون و چرا تسلیم کر لیا جائے۔ مطلب یہ کہ خود ان لوگوں کی یا ان کتابوں کے مرحوم مؤلفین کی تقلید تو جائز ہے مگر زندہ مجتہدین عظام و محافظین شرع اسلام کی تقلید ناجائز اور حرام ہے ان ھذا لا قسمۃ فیزی

بسوخت عقل زحیرت کہ ایں چہ بوالعجبی است؟

بات بالکل واضح ہے یہی حضرات بتائیں کہ عوام جو دینی معارف سے تہی دامن ہیں اگر علماء اعلام کی طرف رجوع نہ کریں تو کیا پھر جہال کی طرف رجوع کریں؟ بینوا توجروا؟

خلاصۃ المرام اینکہ جو مبلغین و ذاکرین منبر پر آئیں ان کے لیے لازم ہے پہلے علماء اعلام سے

Presented By: https://jafrilibrary.com

اپنے عقائد کی صحت اور روایات اہل بیت بیان کرنے کی اہلیت پر مہر ثبت کرا لیں تاکہ ان کی مجالس و محافل صحیح معنوں میں قوم کے لیے مفید اور نتیجہ خیز ہوں۔

## بعض اعلام کے نزدیک غیر مجاز مجالس خواں حضرات کی مجالس میں شمولیت جائز نہیں

علماء اعلام کی طرف سے خطبا و واعظین کا نقل احادیث میں مجاز ہونا اس قدر ضروری ہے کہ بعض علماء محققین نے غیر مستند اور غیر واعظین کی مجالس میں شرکت کرنے کو نا جائز قرار دیا ہے کیونکہ اس شرکت سے اس قدر دینی فائدہ نہیں ہوتا جس قدر مذہبی نقصان و زیان ہوتا ہے چنانچہ کتاب مستطاب احیاء الشریعہ کے مصنف علام (ج۱صفحہ ۸۰،۸۱ پر رقم طراز ہیں)

وقدوس فی کتب الحدیث کثیر من اخبار الغلاۃ الصریحتہ فی الکفر وفی زماننا یوجد بعض الخطباء لیس لھم میزۃ علمیۃ فھم ینقلون تلک الاحادیث علی المنابر ویضلون بھا العامۃ فلا یجوز الاستماع الیھم وحضور منابرھم و مجالسھم ویحرم علیھم نقل الاحادیث مالم یرجعوا الی من لہ اھلیۃ التمیزبین ضعاف الاحادیث و صھا حھا ممن یجوز تقلیدہ والرجوع الیہ وھذہ بلیۃ عامۃ قد افسدعقائد کثیر من المسلمین فی ھذہ الایام ویجب التحفظ الشدید والتحرز الاکید عنھا عصمتا اللہ واخواننا المومنین مما استزلت بہ الشیاطین اصناف الکافرین والمعاندین والغالین والناصبین۔

یعنی کتب حدیث میں غالیوں کی بہت سی روائتیں گڈمڈ کر دی گئی ہیں جو سراسر کفر ہیں۔ اور ہمارے اس زمانہ میں کچھ ایسے خطیب و واعظ پائے جاتے ہیں جن میں علمی لیاقت و قابلیت ہوتی نہیں (تاکہ غث وثمین اور صحیح و سقیم میں امتیاز کر سکیں) اس لیے وہ بلا تحاشا ایسی کفریہ روایات کو منبروں پر بیان کر کے عوام الناس کو گمراہ کرتے ہیں ایسے لوگوں کی بات سننا اور ان کی مجالس و محافل میں شمولیت کرنا جائز نہیں ہے اور ان حضرات پر بھی ایسی روایات کا نقل کرنا حرام ہے جب تک ایسے علماء اعلام کی طرف رجوع نہ کر لیں جو صحیح اور ضعیف احادیث کے درمیان تمیز کرنے کی لیاقت

sibtain.com
Presented By: https://jafrilibrary.com

رکھتے ہیں اور جن کی طرف رجوع کرنا اور ان کی تقلید کرنا جائز ہے مگر افسوس یہ ایک عامتہ البلوی مصیبت ہے جس نے اس دور میں بہت سے مسلمانوں کے عقائد کو خراب و برباد کر دیا ہے اس بلاء و مصیبت سے اپنے دامن کا بچانا ضروری ہے خداوند عالم ہمیں اور تمام دینی بھائیوں کو شیاطین کے ان ہتھکنڈوں سے محفوظ رکھے جن کے ذریعہ سے وہ کافروں، معاندوں، غالیوں اور ناصبیوں کو گمراہ کرتے رہتے ہیں۔''

## غیر مجتہدین کا دینی مسائل میں ذاتی قول مثل بول ہوتا ہے:-

اس طرح استاذ المجتہدین حضرت الشیخ زین العابدین مازندانی علیہ الرحمہ نے ایسے لوگوں کے قول کو مثل بول قرار دیا ہے جو نقل احادیث کے مجاز نہ ہونے اور استنباط احکام کا ملکہ نہ رکھنے کے باوجود احادیث نقل کر کے احکام شریعہ میں مداخلت کرتے ہیں۔ چنانچہ سرکار سے دریافت کیا جاتا ہے کہ

sibtain.com

''واعظ غیر مجتہد خواہ اخباری باشد خواہ اصولی اگر موعظہ کند در باب نماز جمعہ بایں نحو کہ نماز جمعہ و رغبیت امام حرام است و آنانکہ نماز جمعہ میکنند و رغبیت غاصب اند کہ حق امام را غصب می کنندہ و طعن کند بر علماء کہ نماز جمعہ نہ نیت وجوب تخیری یا عینی یا بہ نیت استحباب مخوانند و مقصودش از یں موعظہ ایں باشد کہ مردم نماز جمعہ را ترک کنندو ن تخوانند آیا جائز است یا واعظ فعل حرام کردہ و عاصی و فاسق شدہ، بینوا توجروا''

خلاصہ سوال اینکہ ایک واعظ جو کہ مجتہد نہیں ہے لوگوں کے سامنے بیان کرتا ہے کہ نماز جمعہ حق امام ہے اور جو علماء آج کل نماز جمعہ پڑھاتے ہیں ان پر طعن و تشنیع کرتے ہوئے ان کو حق امام کا غاصب قرار دیتا ہے اس کا ایسا کرنا جائز ہے یا اس واعظ کا یہ فعل حرام ہے اور وہ خود فاسق و فاجر ہے؟ سرکار موصوف اس کے جواب میں تحریر فرماتے ہیں۔''

واعظ غیر مجتہد قولش مثل بولش می باشد در بیان احکام اگر از خود بگوید چہ اعتبار دار و مدار بر قول علماء می باشد و حق آنست کہ نماز جمعہ حرام نیست، بلی حق اہل بیت علیہم السلام است ولکن نواب ایشاں منزلہ ایشاں

Presented By: https://jafrilibrary.com

حاکم می باشد اگر ایں واعظ از مجتہد زندہ نقل می کند۔ بحث برآں مجتہد است نہ واعظ و اگر از قول خودش بگوید و چند حدیث پشت کتابے دیدہ واعظ فاسق و عاصی می باشد واللہ الہادی،

(ذخیرۃ المعاد صفحہ ۳۰۲ طبع لکھنؤ)

''یعنی جو شخص مجتہد نہیں ہے اگر احکام شرعیہ میں وہ اپنی طرف سے کچھ کہتا ہے تو اس کا قول مثل بول (پیشاب) کے ہے دارومدار علماء اعلام کے اقوال پر ہے حق تو یہ ہے کہ زمانہ غیبت میں نماز جمعہ حرام [1] نہیں ہے۔ ہاں یہ آئمہ اہل بیت علیہم السلام کا حق ہے مگر ان کے نائبین (حقیقی علماء دین ان احکام میں) بمنزلہ انہی بزرگواروں کے ہیں (لہٰذا وہ پڑھا سکتے ہیں) اور اگر یہ واعظ کسی زندہ مجتہد کا فتویٰ نقل کر رہا ہے تو بحث اس مجتہد کے ساتھ ہوگی نہ اس واعظ کے ساتھ اور اگر یہ اپنا قول پیش کر رہا ہے اور اس نے کسی کتاب میں چند روایات دیکھ لی ہیں اور یہ (اندھا دھند) انہیں بیان کر رہا ہے تو اس صورت میں یہ واعظ فاسق اور گنہگار ہے'' واللہ الہادی''

sibtain.com

## دوسرا وظیفہ :-

مجلس خواں گروہ کے آداب و وظائف میں سے دوسرا وظیفہ یہ ہے کہ وہ مجالس و محافل کو (جو کہ بہترین عبادات ہیں) قربۃً الی اللہ پورے خلوص نیت کے ساتھ بجالائیں اور اس میں ذاتی نام و نمود کی خواہش، ریا و سمعہ کی آلائش و متاع دنیا کی طمع، داد و ستائش کی توقع اور اپنی برتری اور دوسروں کی تحقیر کا جذبہ غرضیکہ اس عبادت کی بجا آوری میں اس قسم کا کوئی بھی سفلی جذبہ کارفرما نہ ہو جو کہ اخلاص فی العمل کی روح کے منافی ہے اس مطلب پر اس کی ابتدائی سطور میں بہت کچھ لکھا جا چکا ہے اعادہ و تکرار کی ضرورت نہیں ہے نیز یہ امر بھی ثابت کیا جا چکا ہے کہ فیس مقرر کر کے مجالس پڑھنا خلوص نیت کے منافی ہے اور نہیں تو کم از کم اس قدر تو مسلم ہے کہ ایسا کرنے سے اخروی اجر و ثواب بے حساب ضائع و برباد ہو جاتا ہے۔

و ذلک ھو الخسران المبین لو کانوا یعلمون ۔

ہم کئی بار یہ بات دہرا چکے ہیں کہ ہم ذاکرین و واعظین کی مالی خدمت کرنے کے مخالف نہیں بلکہ اس بات کے حامی ہیں کہ ان کی زیادہ سے زیادہ امداد و اعانت کی جائے تا کہ وہ فارغ البال و صرفتہ

---

[1] نماز جمعہ کے وجوب اور عدم وجوب کی تحقیق کے لیے ہمارا رسالہ نماز جمعہ اور اسلام قابل دید ہے (منہ عفی عنہ)

Presented By: https://jafrilibrary.com

الحال ہو کر اس دینی فریضہ کو کما حقہ بجا لا سکیں۔ آئمہ طاہرین صلوٰت اللہ اجمعین نے اپنے گراں قدر عطیات سے ایسے حضرات کو نوازا ہے بنا بریں اگر ان لوگوں کی خدمت میں علی قدر مدارج بطور ہدیہ و نذرانہ کچھ کم یا زیادہ حسب توفیق پیش کیا جائے تو اس کے جواز میں کوئی کلام نہیں ہمیں اعتراض ہے۔ تو صرف ذکر حسینؑ کی تجارت پر اس کے چک چکاؤ پر، مول بھاؤ پر، ہدیہ وعطیہ کی صورت اور ہے اور تجارت کی شکل اور آج کل جس قسم کی تجارت کا رواج ہے آیا کوئی باخبر و بابصیرت انسان یہ کہہ سکتا ہے کہ یہ آئمہ طاہرین کی تقلید وتاسی ہے یا یہ تصور کرسکتا ہے کہ یہ طریقہ کار سرکار سید الشہداءؑ کی خوشنودی کا موجب ہے؟ کیا آئمہ اہل بیت علیہم السلام کے مادحسین شعراء کرام اجرت طے کر کے مدحیہ قصائد یا مراثی غم پڑھتے تھے؟ بہر حال جہاں مجالس کی موجودہ روش تجارت قابل مذمت واعتراض ہے کہ اس سے عالم آخرت کا اجر وثواب ضائع ہو جاتا ہے وہاں ان لوگوں کی رفتار بھی تعریف کے قابل نہیں جو جان بوجھ کر مقررین وذاکرین کی خدمت کرنے میں کوتاہی کرتے ہیں۔

sibtain.com

## تیسرا وظیفہ:-

مذکورہ بالا آداب و وظائف میں سے تیسرا وظیفہ یہ ہے کہ مجلس خواں حضرات کو چاہیے کہ اپنی قابلیت ولیاقت کے اظہار کا سودا اپنے سر سے نکال دیں بلکہ سامعین کرام کی ذہنی حالت وضرورت اور وسعت ظرف وقلب کے مطابق مطالب ومعارف بیان کریں جیسا کہ جناب پیغمبر اسلام علیہ وآلہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد ہے" انا معاشر الانبیاء امرنا ان تتکلم الناس علی قدر عقولھم "ہم گروہ انبیاء کو یہ حکم دیا گیا ہے کہ ہم لوگوں کی عقل وادراک کے مطابق گفتگو کریں "یہی ارشاد با سداد حضرات آئمہ اہلبیت علیہم السلام کا بھی ہے اور یہی حکیمانہ حکم مبلغین کو دیا گیا ہے حضرت امیر المومنین علیہ السلام اپنے شہزادہ کو وصیت کرتے ہوئے فرماتے ہیں" یا بنی لا تقل مالا تعلم بل لا تقل کلما تعلم"

دیکھو بیٹا! جس بات کا تمہیں علم نہ ہو وہ بات نہ کہو بلکہ ہر وہ بات جس کا علم ہے وہ بھی نہ کہو" اسی

Presented By: https://jafrilibrary.com

لیے کہا گیا ہے لیس کلما یعلم یقال ہر وہ چیز جو معلوم ہو وہ کہی نہیں جا سکتی، دیوار کی طاقت برداشت کے مطابق اس پر بوجھ ڈالا جاتا ہے اور ظرف کی وسعت کے مطابق اس میں کوئی چیز ڈالی جاتی ہے کیوں کہ

ع

دیتے ہیں بادہ ظرف قدح خوار دیکھ کر

کبریت احمر میں بحوالہ رجال کشی لکھا ہے کہ حضرت امام رضا علیہ السلام نے یونس بن عبدالرحمٰنؒ سے فرمایا۔ دارہم فان عقولھم لا تبلغ اے یونس عام لوگوں کے ساتھ رفق و مدارا کرو (جو باتیں ان کی طاقت برداشت سے باہر ہوں وہ بیان نہ کرو) کیونکہ عام لوگوں کی عقلیں ان حقائق تک نہیں پہنچ سکتیں لیکن آج کل خطابت کے نام سے بعض حضرات وہ وہ مطالب بیان کرتے ہیں اور وہ وہ علمی موشگافیاں کرتے ہیں کہ سامعین کرام جن کی اکثریت سوار علمی سے بالکل بے بہرہ و تہی دامن ہوتی ہے تو انہیں کیا سمجھیں گے بلکہ ظن غالب یہ ہے کہ خود قائل اور بیان کرنے والے بھی اپنے بیان کردہ مطالب کی تہہ تک نہیں پہنچ سکتے اور بعض باتوں پر تو انکا اعتقاد بھی نہیں ہوتا صرف عنوان خطابت کے تحت بیان کر کے آبلہ فریبی کرتے ہیں افسوس کہ کچھ مدت سے ہماری مجالس کا رجحان جس قسم کے مضامین و مطالب کی طرف جا رہا ہے وہ ایک درد دین رکھنے والے مسلمان کے لیے انتہائی تکلیف دہ ہے اور اس سے ہماری قوم کی دماغی تربیت استدلالی لحاظ سے بہت ابتر ہوتی جا رہی ہے اور قوائے فکریہ و نظریہ کو برابر مغالطوں کا شکار کیا جا رہا ہے کچھ عرصہ سے واعظین کی کامیابی کا یہ معیار قرار پا گیا ہے (بالخصوص ہندوستان میں) کہ وہ منبر پر ایسے ایسے فلسفیانہ اور عمیق مطالب بیان کریں جو تمام نہیں تو کم از کم اکثر سامعین کی فہم و ادراک سے ضرور بلند و بالا ہوں اس پر یہ لوگ داد و تحسین کے خوب ڈونگرے برساتے ہیں اور جو شخص سوئے اتفاق سے شریک مجلس نہ ہو۔ اگر وہ کسی شرکت کنندہ سے یہ پوچھ بیٹھے کہ آخر مولانا صاحب نے بیان کیا فرمایا تو وہ متاسفانہ لہجہ میں فرماتے ہیں اجی وہ مطالب اس قدر علمی اور بلند تھے کہ ہماری تو سمجھ میں کچھ آیا ہی نہیں انا للہ و انا الیہ راجعون یا پھر آج کل

sibtain.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

کامیابی کا معیار یہ رہ گیا ہے (بالخصوص پاکستان میں) کہ علمی سطح سے گر کر وہ مبتذل نکات بودے استدلالات رکیک استنباجات اور غلط نظریات بیان کئے جاتے ہیں جنہیں سن کر عوام کالانعام تو ضرور خوش ہو جاتے ہیں۔ داد وتحسین کے نعرے بھی بلند کرتے ہیں مگر ایک باسمجھ اور بابصیرت انسان سر پیٹ کر رہ جاتا ہے آج حقائق کی جگہ لطائف اور دقائق کی جگہ ظرائف نے لے لی ہے اس طرح قوم سے صحیح غور وفکر کا مادہ ہی سلب ہوتا جا رہا ہے بالخصوص جب اغیار کی موجودگی میں ہمارے مجالس خواں ایسے ہفوات پر اتر آتے ہیں تو ارباب بصیرت کو نہایت شرمندہ ہونا پڑتا ہے۔ بہرحال جو گروہ سامعین کے اذہان اس طرح خراب کرے وہ ضرور قابل انتباہ ہے ہم ایسی ذاکری کو قوم وملت کے لیے مفید سمجھنے سے قطعاً قاصر ہیں۔ ذکر حسینؑ کا باقی رکھنا ضروری ہے اور یہ ہمارے فرائض میں داخل ہے وہ یقیناً باقی ودائم رہے گا مگر اس کی موجودہ روش ورفتار قابل اصلاح ہے بعض لوگوں کا یہ بے بنیاد خیال کرنا کہ اس قسم کی اصلاحی آواز بلند کرنے سے عزاداری کو صدمہ پہنچنے کا اندیشہ ہے۔ اس سے پڑھنے والے بددل ہوتے ہیں وغیرہ وغیرہ ایسا خیال کرنے والوں نے شہادت حسینؑ کی قوت وطاقت کا غلط اندازہ لگایا ہے۔ عزاداری کی روحانی طاقت کسی قسم کے تصنع وتکلف کی محتاج نہیں۔ جب بنی امیہ وبنی عباس کی جبروتی حکومتیں اس ذکر جمیل کو نہ مٹا سکیں تو کسی پیشہ ور آدمی کا بددل ہونا کیونکر اسے ختم کر سکتا ہے۔ ہم یہ چاہتے ہیں کہ مقدس عزاداری کے ضمن میں جو بعض غلط چیزیں داخل ہو گئی ہیں ان کو عزاداری سے جدا کیا جائے اور غیر مذہبی باتوں کا استیصال کیا جائے تاکہ اس کی افادیت کو چار چاند لگ جائیں اور ان مجالس کے انعقاد کا جو اصلی مقصد ومطلب ہے وہ بوجہ اتم واکمل حاصل ہو اور یہ مجالس علاوہ اخروی اجر وثواب کے ہماری دنیوی ترقی ومرفہ الحالی کا باعث بھی بن سکیں ذکر حسینؑ کی روحانیت اس کی مقتضی نہیں کہ اس میں غیر شرعی امور کی آمیزش کی جائے خلاصہ یہ کہ مجالس حسینؑ کو تجارت گاہ اور مجلس عزا کو محفل موسیقی نہیں بنانا چاہیے بلکہ ان میں شرعی طریقہ پر صحیح واقعات کربلا اور صحیح فضائل ومصائب کے ساتھ حسب ضرورت صحیح فقہی احکام اور مسائل شریعت خیر الانام بیان ہونے چاہئیں۔

sibtain.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

## چوتھا، پانچوں اور چھٹا وظیفہ:-

مجلس خوان گروہ کے وظائف و آداب مجلس خوانی میں سے چوتھا، پانچواں اور چھٹا وظیفہ یہ ہے کہ وہ مجالس و محافل خوانی پر اجرت طے نہ کریں نیز وہ ان مقدس مجالس عزا میں غنا و موسیقی ایسے گناہ عظیم کا ارتکاب نہ کریں اور ان مقدس روحانی اجتماعات کو کذب و افترا کی آلائش سے ملوث نہ کریں ان تمام امور پر سابقہ اوراق میں تفصیل کے ساتھ تبصرہ کیا جا چکا ہے اس لیے اعادہ و تکرار کی ضرورت نہیں ہے یہاں صرف ان وظائف کا اجمالی طور پر ذکر کرنا مقصود ہے تا کہ ان آداب و شرائط کا اجمالی خاکہ ذہن نشین ہو جائے و بس۔

ع        کردم اشارتے و مکرر نمی کنم

## ساتواں وظیفہ:-

sibtain.com

مجالس عزا پڑھنے والے حضرات کو چاہیے کہ خود اسوہ حسینی کا عملی نمونہ پیش کریں شکل و شمائل اور عادات و خصائل میں شریعت مقدسہ کے اصولوں پر کاربند ہوں ان کی سیرت و کردار میں سیرت اہلبیت کی جھلکیاں نظر آئیں ان کی وضع قطع اور شکل و صورت سے ان کا حسینی ہونا واضح و آشکار ہوتا کہ ان کی مجالس و محافل صحیح معنوں میں مقبول بارگاہ احدیت ہوں اور ان پر صحیح آثار مطلوبہ مترتب ہوسکیں اس مقام پر ہم مناسب سمجھتے ہیں کہ کتاب مجاہد اعظم کے محقق مصنف حضرت مولانا شاکر حسین صاحب امروہوی مرحوم نے جو افادہ فرمایا ہے اسے من و عن ہدیہ ناظرین کرام کر کے ان کو غور و فکر کرنے کی دعوت دی جائے چنانچہ یہ بزرگوار قمطراز ہیں۔

ذاکرین حسینؑ کو پہلے خود اسوہ حسینی کا نمونہ بننا چاہیے جس میں راست گوئی راست بازی اور خلوص ان کا شعار اول ہو ایسا نہ ہونا چاہیے کہ عارضی سرخروئی چند روزہ شہرت یا ذاتی منفعت کے لیے حق و باطل کے امتیاز پس پشت ڈال دیں اور باطل کی ترویج کے باعث بن جائیں مجلس عزا کو مناظرہ و مکابرہ کا دنگل بنا دیں صرف اپنے گروہ کو خوش کرنے کے لیے دوسروں کے بزرگوں پر چوٹیں

Presented By: https://jafrilibrary.com

کریں۔ان کو ایثار کی صفت سے متصف ہونا چاہیے۔ان کے نزدیک خدا اور خدا کے دین کی خدمت کا پایہ ذاتی اغراض سے بالاتر ہو ان کی نگاہ میں قومی و ملی حقوق کی اہمیت خود غرضانہ نفس پرستی سے کہیں زیادہ ہو تھوڑے سے مالی فائدہ یا عارضی سامان عیش و آرام کی خاطر قومی مفاد سے چشم پوشی نہ کریں بلکہ ذاکری کی گرانقدر خدمات کا نیک نیتی سے بجالانا ہی ان کے نزدیک ایک ایسی قابل فخر چیز ہو جس کے بعد ان کو دوسری قسم کے معاوضوں کی قطعاً پرواہ ہی نہ ہو ہے گو بشری حیثیت سے وہ ایسے تحائف یا ہدیوں یا نذرانوں کو جو ان کی خدمات کے صلے میں ان کے سامنے پیش کئے جائیں بخوشی قبول کر لیں مگر ان معاملات میں تمام مدارج بیع و شریٰ کو تحتی سے طے کرنا اور ذکر حسینؑ کو ذریعہ معاش و سرمایہ حیات بنا لینا ان کا شعار نہ ہو یہ لوگ سفر و حضر میں ان تمام لوازم عیش پسندی کے بہر نوع مہیا کئے جانے کو اپنی خدمات کی شرط اول نہ قرار دیں جن کے وہ آج کل عادی ہو گئے ہیں اوروں کا ذکر نہیں البتہ مہمان کربلا کے نوحہ خوانوں سے ہرگز اس کی توقع نہ ہونی چاہیے کہ میزبانوں کے لیے ان کی مہمانداری طرح طرح کے انکار کا پیش خیمہ ان کی فرمائشات کا پورا کرنا جوئے شیر کا لانا آبگینۂ طبع کو ٹھیس لگنے سے بچانا، انواع و اقسام کی پریشانیوں کا موجب اوران کی تنگ مزاجیوں اور زود رنجیوں سے مقابلہ ... حدود و صبر کی آزمائش بن جائیں بسا تعجب ہے کہ سیرت حسینؑ کا مطالعہ کرنے والے اور شب و روز ان کا ورد رکھنے والے سیرت حسینؑ کی خصوصیات سے بالکل ہی محروم ہوں یہاں تک کہ معمولی تکلیفوں کو برداشت کرنا بھی ان کے بس سے باہر ہو اگر کسی جگہ ایک سے زیادہ جمع ہوں تو ایک دوسرے کے حریف و رقیب بن کر عزاداران حسینؑ کی صف میں تفرقہ اندازی اور معرکہ آرائی کا باعث بن جائیں ایک دوسرے پر چوٹیں کریں مجالس عزا کو تنازعات کی رزم گاہ بنا دیں۔

برسوں سیرت حسینؑ کا تذکرہ کرنے اور مدتوں واقعات کربلا کو شرح و بسط سے بیان فرمانے کے بعد بھی اگر ذاکر کی سیرت ان صفات سے محروم و بے گانہ ہے تو ہم کو یہ کہنا پڑے گا کہ ایسے ذاکر نے نہ سیرت حسینؑ کو پہچانا ہے اور نہ واقعات کربلا ہی کو سمجھا ہے اس سے زائد اس نے کچھ نہیں کیا کہ چند مقدس الفاظ کو طوطے کی طرح رٹ لیا ہے اور ان کے بلا تکان دہرانے کو ذریعہ معاش بنا لیا ہے

sibtain.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

ورنہ اس کے دل میں ان چیزوں کی وقعت اور اہمیت کا احساس بمنزلہ صفر ہے آفتاب ہدایت کی نورانی کرنیں اس کے جسد تک پہنچیں تو ضرور مگر اس کی آنکھ مادیت سے لڑی رہی اور وہ نورانیت کے جلوؤں سے محروم ہی رہا ایسا ناقدر شناس ذاکر ہمارے خیال میں اس قدر عزت و منزلت کا ہرگز مستحق نہیں جو اس منصب جلیل سے وابستہ ہے مانا کہ وہ مصائب حسینؑ پر رویا بھی اور دوسروں کو رلایا بھی لیکن چونکہ اس کی طبیعت و اخلاق اور اعمال و افعال نے سیرت حسینؑ کا کچھ بھی اثر قبول نہیں کیا اس لیے اس کا رونا اور رلانا عارضی اور سطحی جذبات کی نمائش سے آگے نہیں بڑھتا اس کی آنکھیں روتی ہیں مگر دل نہیں روتا ایسی اشک فشانی جو شہید کربلا کی حقیقی عظمت کے احساس پر ہونے کی بجائے محض کامیاب پیشہ وری کے جذبات پر ہو کوئی قابل قدر چیز نہیں ہے ہم اس مقام پر اپنے عزیز ذاکرین کرام سے صرف یہ کہیں گے کہ

نصیحت گوش کن جانا کہ از جان دوست تر دارند
جوانان سعادت مند پند پیر دانا را

sibtain.com

## آٹھواں وظیفہ:-

مجلس خواں حضرات کو چاہیے کہ ان کا بیان خوف و رجا کے بین بین ہو نہ تو لوگوں کو اس قدر عذاب خداوندی سے ڈرائیں کہ وہ رحمت ایزدی سے ہی مایوس ہو جائیں اور نہ ہی رحمت خداوندی پر اس قدر غلط اعتماد دلائیں کہ لوگوں میں عذاب خدا سے مطمئن ہو کر احکام شریعت کی مخالفت کرنے کی اجرات پیدا ہو جائے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں:

**الا اخبر کم بالفقیہ حق الفقیہ من لم یقنط الناس من رحمتہ اللہ و لم یا منھم من عذاب اللہ** (اصول کافی)

کیا میں تمہیں خبر نہ دوں کہ حقیقی فقیہہ اور شریعت دان کون ہے؟ حقیقی فقیہہ وہ ہے جو نہ تو لوگوں کو رحمت ایزدی سے محروم کرے اور نہ ہی ان کو عذاب خدا سے بالکل مامون کر دے اخروی نجات کے لیے

Presented By: https://jafrilibrary.com

جس قدر رحمت خداوندی پر بھروسہ کرنے کی ضرورت ہے اسی قدر عذاب ایزدی سے ڈرنا بھی لازم ہے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے مروی ہے فرمایا:

لیس من عبد مؤمن الاوفی قلبه نوران نور خیفته و نور رجاء لووزن هذالم یزد علی هذا کوئی بھی بندہ مومن ایسا نہیں جس کے دل میں دو نور موجود نہ ہوں۔ ایک نور خوف اور دوسرا نور امید۔ اگر ایک کو دوسرے کے ساتھ وزن کیا جائے تو ایک دوسرے سے نہیں بڑھے گا۔ (اربعین شیخ بہائی ؒ) جہاں خدا کا یہ ارشاد ہے کہ رحمتی وسعت کل شیئی وہاں اس کا یہ بھی فرمان ہے کہ ان عذابی لشدید علاوہ بریں اس نے یہ بھی بیان فرمادیا ہے ان رحمت الله قریب من المحسنین خدا کی رحمت صرف محسنین کے قریب ہے اسی لیے پیغمبر اسلام ؐ کے بارے میں ارشاد قدرت ہے یا ایها النبیّ انا ارسلناک شاهد او مبشرا و نذیرا

اے نبیؐ! ہم نے تمہیں (جنت کی) خوشخبری دینے والا اور (عذاب جہنم) سے ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے بہر حال ایک تجربہ کار اور مشفق و مہربان مجلس خوان کی حالت ایک طبیب حاذق کی سی ہے۔ کما قال الصادق ؑ الدنیا داء والعالم طبیب (خصال شیخ صدوق ؒ) لہذا اسے چاہیے کہ افراد قوم کی نبضوں پر ہاتھ رکھے اور دیکھے کہ کس جگہ کس قسم کے بیان کی ضرورت ہے آیا بشارت کی حاجت ہے یا انذارات کی ضرورت ہے۔ اس کے مطابق عملدرآمد کرے انشاء اللہ دینی و دنیوی کامیابی و کامرانی اس کے قدم چومے گی اور وہ فلاح و نجاح دارین کی سعادت پر فائز المرام ہوگا۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے فرمایا

اعجب ما کان فی وصیت لقمان علیه السلام ان قال لا بینه خف الله خیفة لوجنته ، ببرا لثقلین لعذبک وارج الله رجاء لوجنة بذنوب الثقلین لرحمک

(اربعین شیخ ؒ بہائی)

حضرت لقمان کی ان وصیتوں میں سے جو انہوں نے اپنے بیٹے کو فرمائیں عجب ترین وصیت یہ تھی کہ بیٹا اگر تمام جن وانس کی نیکیوں کے برابر نیکی لے کر خدا کی بارگاہ میں جاؤ تو بھی اس سے ڈرو کہ شاید

sibtain.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

کسی گناہ کی پاداش میں تمہیں عذاب کرے اور اگر جن وانس کے گناہوں کے برابر گناہ لے کر بارگاہ قدرت میں حاضر ہو تب بھی امید رکھو کہ شاید تم پر (تمہاری کسی خوبی کی بنا پر) رحم وکرم فرمادے۔

مگر افسوس کہ آج ہمارے اکثر واعظین وذاکرین نے صرف بشارت والے پہلو کو لے لیا ہے اور نذارت والے پہلو کو بالکل نظر انداز کر دیا ہے اور جنت کو اس قدر ارزاں کر دیا ہے کہ آج ہر شخص جنت کا ٹھیکیدار نظر آتا ہے۔ ایسے خوش فہم حضرات کو یاد رکھنا چاہیے کہ بہشت اور دائمی نجات کے پٹے ایسے ارزاں نہیں پڑے بکتے کہ اس طرح رائیگاں اور مفت میں ہاتھ آ جائیں شفاعت ضرور برحق ہے مگر ہمارا مسئلہ شفاعت نصرانیوں کی طرح عجیب نہیں ہے کہ گناہوں کی گٹھڑی خدا کے بیٹے کے حوالے کر دی اور پھر خود مطلق العنان ہو کر جو چاہیں کرتے پھریں۔

ارشاد قدرت ہے:

من یعمل مثقال ذرة خیرا یره ومن یعمل مثقال ذرة شرا یره ولله درمن قال

عمل سے زندگی بنتی ہے جنت بھی جہنم بھی
یہ خاکی اپنی فطرت میں نہ نوری ہے نہ ناری ہے

وفقنا الله لما یحب ویرضیٰ!!

## نواں وظیفہ:۔

مجالس خواں حضرات کو چاہیے کہ وہ مجالس ومحافل میں سرکار محمد وآل محمد صلوٰت اللہ علیہم اجمعین کے ارشادات وفرامین بیان کرنے پر اکتفا کریں اور بغیر ضرورت کے حتی الامکان مخالفین کے کتب سے اقوال وروایات نقل کرنے سے اجتناب کریں کیونکہ آئمہ دینؑ نے ایسا کرنے کی سخت ممانعت فرمائی ہے ہاں عندالضرورت، بغرض الزام ان کا پیش کرنا چیزے دیگر ہے مگر پھر بھی اسے ضرورت کی حد تک محدود رکھنا چاہیے چنانچہ بحار الانوار جلد ہفتم صفحہ ۲۶۱ پر سرکار علامہ مجلسی نے ایک باب بعنوان "باب النهی عن اخذ فضائلهم من مخالفیهم" منعقد کیا ہے اس میں بروایت ابراہیم بن ابی محمود مروی ہے۔

Presented By: https://jafrilibrary.com

قال قلت للرضا علیه السلام ان عندنا اخبارا فی فضائل امیر المومنین علیه السلام و فضلکم اهل البیت وهی روایته مخالفیکم ولا نعرف شلها عنکم افندین بها فقال یا بن ابی محمود لقد اخبرنی ابی عن ابیه عن جده علیهم السلام ان رسول الله قال من اصغٰی الی ناطق فقد عبده فان کان الناطق عن الله عزوجل فقد عبدالله وان کان الناطق عن ابلیس فقد عبدابلیس فقال ثم قال الرضاؑ یا ابن ابی محمود ان مخالفینا وضعوا اخبارا فی فضائلنا وجعلوھا علی ثلاثة اقسام احد ھا الغلو ثانیھا التقصیر و ثالثھا التصریح بمثالب اعدائنا فاذا سمع الناس الغلو فینا کفروا شیعتنا ونسبوھم الی القول بربوبیتنا واذا سمعوا التقصیرا عتقدوہ واذا سمعوا مثالب اعدائنا باسمائنا ثبونا باسمائنا وقد قال الله عزوجل ولا تسبوا الذین یدعون من دون الله فیسبوا الله عدوا بغیر علم یا بن ابی محمود انا اخذ الناس یمینا وشمالا فالزم طریقتنا فانه من لزمنا لزمناہ ومن فارقنا فارقناہ الخ

sibtain.com

راوی کہتا ہے میں نے حضرت امام رضا علیہ افضل التحیۃ والثناؑ کی خدمت میں عرض کیا ہمارے پاس مخالفین کے طریق روایت سے حضرت امیر المومنینؑ اور دوسرے اہل بیتؑ رسولؐ کے فضائل ومناقب میں کچھ ایسی روایات موجود ہیں جو آپ حضرات سے ہم تک نہیں پہنچی ہیں کیا ہم ان پر اعتقاد رکھ سکتے ہیں؟ آنجنابؑ نے فرمایا اے ابن ابی محمود! مجھ سے میرے والد ماجد نے اور انہوں نے اپنے آباؤ اجداد کے سلسلہ سند سے مجھے خبر دی ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی بولنے والے کے کلام کو کان لگا کر سنتا ہے وہ گویا اس کی پرستش کرتا ہے لہٰذا اگر بولنے والا خداوند عالم کی طرف سے بول رہا ہے تو یہ شخص خداوند عالم کی عبادت کر رہا ہے اور اگر بولنے والا شیطان کی طرف سے بول رہا ہے تو یہ شخص بھی شیطان کی اطاعت کر رہا ہے راوی کہتا ہے پھر آنجنابؑ نے فرمایا اے ابومحمود کے فرزند مخالفین نے ہمارے فضائل میں تین قسم کی حدیثیں وضع کی ہیں ایک قسم غلو دوسری تقصیر اور تیسری قسم ہمارے دشمنوں کے مطاعن ومثالث کی تصریح اس طرح جب عام لوگ غلو

Presented By: https://jafrilibrary.com

والی حدیثیں سنیں گے تو ہمارے شیعوں کو کافر کہیں گے اور ان کے بارے میں یہ نظریہ قائم کریں گے کہ وہ ہماری ربوبیت کے قائل ہیں اور جب ہمارے حق میں تقصیر اور کوتاہی والی حدیثیں سنیں گے تو ان پر اعتقاد کر لیں گے اور جب ہماری طرف سے ہمارے دشمنوں کے مطاعن سنیں گے تو لوگ ترکی بترکی اسی طرح ہمارے متعلق ناسزا کلمات کہیں گے خدا فرماتا ہے جو لوگ خدا کے علاوہ دوسرے معبودان باطل کی پرستش کرتے ہیں ان کو بھی سب وشتم نہ کرو ورنہ وہ خدا کو دشنام دیں گے۔'' اے فرزندابی محمود! جب لوگ (صراط مستقیم سے بھٹک کر) دائیں بائیں چکر لگا رہے ہوں تو تم ہمارے طریقہ کو لازم پکڑو کیونکہ جو شخص ہمیں لازم پکڑے گا ہم بھی اسے لازم پکڑیں گے اور جو ہم سے علیحدگی اختیار کرے گا ہم بھی اس سے جدا ہو جائیں گے؟

اسی طرح رجال کشی صفحہ ۲ طبع بمبئی میں مذکور ہے علی بن سوید انسائی بیان کرتے ہیں کہ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے ان کی طرف لکھا۔ **لا تاخذ معالم دینک عن غیر شیعتنا فانک ان تعدیتھم اخذت دینک من الخائنین** اپنے دین کی معلومات کو شیعوں کے سوا اور کسی سے حاصل نہ کرو کیونکہ اگر تم نے شیعوں کے سوا کسی اور سے ان معارف کو حاصل کیا تو خیانت کاروں سے دین حاصل کرو گے۔''

sibtain.com

مگر مقام افسوس ہے کہ آج کل ہماری مجالس ومحافل کچھ اس ڈگر پر چل نکلی ہیں کہ اول سے آخر تک مخالفین کی کتب حدیث وتفسیر اور تاریخ وغیرہ کے حوالہ جات کی بھرمار کی جاتی ہے حتیٰ کہ اسی پر مجلس کا اختتام ہو جاتا ہے اور جو لوگ ہادیان دین کے فرامین سننے کے اشتیاق میں شریک مجلس ہوتے ہیں ان کے کان قال الباقرؑ اور قال الصادقؑ کی آواز سننے کے لیے ترستے ہی رہتے ہیں اس رفتار وروش کا نتیجہ یہ ہے کہ آج اپنی دینی کتب کا مطالعہ متروک ہوتا جا رہا ہے جس کی وجہ سے اپنے مذہب کے حقائق ومعارف سے پڑھنے اور سننے والوں کی اکثریت تہی دامن نظر آتی ہے اور ارشاد امام کے برعکس آج یہ حضرات کوکب دری اور ینابیع وغیرہ قسم کی واہی کتب پر جان دیتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں اور دلیل یہ کہ یہ فضائل غیروں نے لکھے ہیں لہٰذا جب غیر مانتے ہیں تو ہم کیوں نہ مانیں مگر یہ نہیں سوچتے کہ ان کتابوں

Presented By: https://jafrilibrary.com

کے لکھنے والے نہ مانیں تو حضرت امیرؑ کو آنحضرتؐ کا خلیفہ بلافصل نہ مانیں اور ماننے پر آئیں تو ان کو خدائی صفات خاصہ کا مالک و حامل مان لیں کیا اس روش کے اندر کوئی راز پوشیدہ نہیں؟ ضرور

ع کوئی معشوق ہے اس پردۂ زنگاری میں

اور وہ راز وہی ہے جس کے چہرہ سے امام نے نقاب کشائی فرما دی ہے کہ یہ لوگ آل محمد علیہم السلام کے نام لیواؤں کو غلو میں مبتلا کر کے ان کو کافر قرار دینے کے بہانے تراش رہے ہیں۔ فتدبروا تغفل ولا تکن من الجاہدین۔ اس غلط روش و رفتار کا آج نتیجہ یہ ہے کہ یہ لوگ اپنی کتب اربعہ اور دیگر مسانید آئمہ اور مجامع حلمیہ تفسیریہ حدیثیہ وغیرہ کو شجرہ ممنوعہ سمجھ کر ہاتھ ہی لگانے کی زحمت گوارا نہیں کرتے۔ الا ماشاء اللہ اور ستم بالائے ستم یہ ہے کہ اگر کسی وقت اپنی دینی و مذہبی کتاب اور مخالفین کی کسی کتاب کی روایت میں اختلاف ہو جائے تو بلا جھجک یہ کہہ کر کہ اس فضیلت و روایت کا بیان کرنے والا مخالف ہے اسے ترجیح دی جاتی ہے یاللعجب؟ نہ معلوم پھر آیت مبارکہ ان جائکم فاسق بنباء فتبینوا کا مطلب کیا ہے؟ اور ہمارے علماء اعلام نے نقد روایات کے سلسلہ میں فن درایت الحدیث میں تقسیم و تنویع اخبار کرتے ہوئے سلسلہ سند میں اگر کوئی غیر موثق مخالف آجائے تو اس روایت کو ناقابل استناد و احتجاج قرار دینے کے متعلق جو مساعی جمیلہ فرمائی ہیں ان کا مقصد کیا ہے شیخ الطائفہ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمۃ اپنی کتاب عدۃ الاصول صفحہ ۵۲ طبع ایران پر مخالف کی روایت کے قبول نہ کرنے پر فرقہ محقہ کے اجماع کا ادعا فرماتے ہوئے لکھتے ہیں۔ " المعلوم من حالها الذی لاینکرو لایدفع انهم لایرون العمل بخبر الواحد الذی یرویه مخالفهم فی الاعتقاد "الخ یعنی فرقہ امامیہ کے حال سے جو بات ناقابل انکار حد تک یقینی ہے وہ یہ ہے کہ وہ اس خبر واحد پر عمل کرنا اور اس پر کوئی اثر مرتب کرنا جائز نہیں سمجھتے جس کا راوی مخالف مذہب ہو" ان فی ذالک لآیات لقوم یعقلون۔

## دسواں وظیفہ:-

مجلس خواں حضرات کو چاہیے کہ وہ مجالس و محافل پڑھنے میں نہ تو بالکل اختصار مخل سے کام لیں اور

sibtain.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

نہ ہی طول مخل دیں بالخصوص طول کلام سے اجتناب لازم ہے حدیث میں وارد ہے۔ القائل اقل ملالة من المستمع فاذا حدثت فلا تمل جلسائک یعنی کہنے والا بہ نسبت سننے والے کے کم طول ہوتا ہے لہٰذا جب کچھ بیان کرو تو (طول دے کر) اپنے سننے والوں کو طول خاطر نہ کرو بلکہ جب سننے والوں کا اشتیاق باقی ہو تو سلسلہ کلام بند کر دینا چاہیے تا کہ کلام میں زیادہ اثر پیدا ہو ہاں اگر کسی وقت خود سامعین کا اصرار ہو کہ واعظ وذاکر اپنے بیان کو قدرے طول دے تو یہ اور بات ہے بہر حال اہل منبر کو خود نفسیاتی طور پر موقع ومحل کی نزاکت کا خیال رکھنا چاہیے۔

اس بات کا لحاظ کرنا اس وقت اور بھی موکد ہوتا ہے جب کہ پڑھنے والے اور بھی موجود ہوں دریں حالات وقت کی پابندی اشد ضروری ہوتی ہے تا کہ ایک کے طول کلام سے دوسرے مجالس خواں حضرات کی مجلس متاثر نہ ہو اور اس طرح پڑھنے والوں کے درمیان شکر رنجی اور باہمی بغض وحسد کی آتش فروزاں نہ ہونے پائے مگر افسوس ہے کہ اس کے برعکس ایسے مقدس اجتماعات میں جو کچھ ہوتا ہے وہ عیاں راچہ بیان کا مصداق ہے۔

sibtain.com

بفضلہ تعالیٰ جب کہ ہم سابقہ اوراق میں مجالس ومحافل پڑھنے والے حضرات کے آداب وظائف بیان کرنے سے کماحقہ عہدہ برا ہو چکے ہیں تو اب ذیل میں ان بعض اہم آداب ووظائف کا تذکرہ کرتے ہیں جو مجالس سننے اور منعقد کرنے والے حضرات سے متعلق ہیں۔

سو مخفی نہ رہے کہ چونکہ ہر کام کی انجام دہی کے لیے کچھ مخصوص قواعد وضوابط ہوتے ہیں کہ اگر اس کام کو ان کے مطابق انجام نہ دیا جائے تو وہ کام نامکمل اور ناتمام رہتا ہے اسی طرح ان مجالس عزا کے انعقاد واستماع کے بھی کچھ آئین وقوانین ہیں۔ حصول اجر وثواب اور مطلوبہ آثار ونتائج کے ترتب کے لیے ان کو ملحوظ رکھنا اشد ضروری ہے ورنہ یہ عمل خیر بے کیف اور جسد بلا روح ہو کر رہ جائے گا اگر چہ ان آداب ووظائف کی فہرست خاصی طویل ہے مگر ہم صرف دس اہم اور جامع آداب کا تذکرہ کرتے ہیں۔ وھی ھذہ

Presented By: https://jafrilibrary.com

# بانیان کرام وسامعین عظام کے آداب دہ (۱۰) گانہ کا بیان

## پہلا ادب:-

خلوص نیت ہے سابقہ بیانات میں اس امر کے اثبات پر کافی سے زیادہ روشنی ڈالی جا چکی ہے کہ کوئی عبادت اس وقت تک عبادت قرار نہیں پاتی جب تک اس میں اخلاص نہ ہو اخلاص ہی روح عبادت اور مخ اطاعت ہے اگر خدانخواستہ کسی عمل صالح کی بجا آوری میں اخلاص کا فقدان ہو اور ریاو سمعہ اور نام ونمود یا کسی اور غرض فاسد کی تکمیل کے لیے اسے بجالایا جائے تو اس صورت میں علاوہ اس کے کہ وہ عمل بارگاہ احدیت میں شرف قبولیت حاصل نہیں کرتا الٹا عامل کیلئے موجب وزروبال بن جاتا ہے۔ روایات اہلبیت میں وارد ہے کہ قیامت کے دن ریاکار سے کہا جائے گا جن لوگوں کو دکھلانے کے لیے تو نے عمل کیے تھے۔ آج جزا بھی انہیں سے لے (جامع السعادات وغیرہ) اس لیے بانیان کرام ہوں یا سامعین عظام ان پر لازم ہے کہ خلوص نیت کے ساتھ مجالس منعقد کریں اور سنیں چونکہ اس موضوع پر پہلے تفصیلی گفتگو ہو چکی ہے اس لیے تکرار کی ضرورت نہیں ہے قارئین کرام ابتدائی مبحث کی طرف رجوع فرمائیں۔

sibtain.com

## دوسرا ادب:-

جن مجالس میں بعض امور شنیعہ مثل کذب وافتراء علے المعصومین توہین وجوہ مومنین اوغناو سرود کے ساتھ ہتک دین کی جائے بانیان کرام اور سامعین عظام کا فرض ہے کہ پہلے تو ان کی اصلاح کی کوشش کریں اگر ان کی اصلاح کرنے سے قاصر ہوں تو ایسے لوگوں کا مقاطعہ کریں اور نہیں تو کم از کم ایسی مجالس میں شرکت نہ کریں ارشاد قدرت ہے۔ وقد نزل علیکم فی الکتب ان اذا سمعتم آیات اللہ یکفر بہا ویستہزاء بہا فلا تقعدوا معھم حتی یخوضوا فی حدیث غیرہ انکم اذا مثلھم الآیہ (پ۵ ع۱۷) خداوند عالم نے کتاب میں

Presented By: https://jafrilibrary.com

یہ حکم نازل کیا ہے کہ جب تم دیکھو کہ آیات خداوندی کا انکار اور ان کا تمسخر اڑایا جارہا ہے تو تم ان کے پاس نہ بیٹھو جب تک وہ کسی اور بات میں مشغول نہ ہوں۔ ورنہ تم بھی انہی کی طرح سمجھے جاؤ گے" خداوند عالم نے اہل ایمان کی یہ تعریف کی ہے کہ والذین لایشھدون الزور کہ وہ "زور" کے مقام پر حاضر نہیں ہوتے "زور" کی تعریف یا تفسیر کذب وغنا سے کی گئی ہے لہٰذا جہاں جھوٹ اور راگ کا ارتکاب ہوتا ہو وہاں اہل ایمان کو شامل نہیں ہونا چاہیے کبریت احمر میں بحوالہ اختصاص شیخ مفید علیہ الرحمہ حضرت امام جعفر صادقؑ سے مروی ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ غلط کار لوگوں کو پہلے تو بذریعہ وعظ ونصیحت غلط کاریوں سے باز رکھنے کی کوشش کرو لیکن اگر وہ باز نہ آئیں تو ان کے ساتھ ہمنشینی کرنے سے اجتناب کرو۔

آمالی شیخ مفید علیہ الرحمہ میں بروایت سلیمان جعفری حضرت امام رضا علیہ السلام سے مروی ہے سلیمان کا بیان ہے آں جنابؑ نے میرے والد کو تنبیہ کرتے ہوئے فرمایا میں نے تمہیں عبدالرحمن بن یعقوب کے پاس بیٹھا ہوا کیوں دیکھا؟ جب کہ وہ خداوند عالم کو محدود سمجھتا ہے حالانکہ خداوند عالم محدود ومحاط نہیں ہے اس کے بعد فرمایا تم دو کاموں میں سے ایک کرو یا تو اس کی ہمنشینی ترک کر کے ہماری صحبت اختیار کرو اور یا پھر ہماری ہمنشینی چھوڑ کر اس کی صحبت اختیار کرو راوی کہتا ہے میرے والد نے عرض کیا اگر میں اس کے نظریہ کا قائل نہ ہوں تو پھر مجھے اس کے پاس بیٹھنے میں کیا حرج ہے؟ آنجنابؑ نے فرمایا کیا تم اس بات سے خوف نہیں کرتے کہ عذاب الٰہی نازل ہو اور تمام اہل بزم کو اپنی لپیٹ میں لے لے جس طرح حضرت موسیٰؑ کا وہ صحابی جس کا باپ کافر اور فرعون کے اصحاب میں سے تھا اپنے باپ کو پند ونصیحت کرنے گیا اور قوم فرعون کے ساتھ غرق ہو گیا حضرت موسیٰؑ نے جناب جبرئیلؑ سے اس کے متعلق استفسار کیا جبرئیل نے بتایا غرق رحمه الله و لم يكن على رائى ابيه و لكن النقمة اذا نزلت لم يكن لها عمن قارب المذنب دفاع کہ وہ غرق ہو گیا ہے خدا اس پر رحم کرے اگر چہ وہ اپنے باپ کے مذہب پر نہ تھا مگر جب عذاب الٰہی نازل ہوتا ہے تو جو شخص مجرم کے نزدیک ہو اس سے بھی اسے کوئی نہیں

Presented By: https://jafrilibrary.com

روک سکتا۔"

حضرت لقمان نے اپنے فرزند کو اچھی مجلس میں بیٹھنے اور بری بزم سے اجتناب کرنے کے بارے میں جو زریں وصیت فرمائی تھی اس کا تذکرہ قبل ازیں ہو چکا ہے فراجع نیز سابقہ اوراق میں ہم بعض علمائے اعلام کے فتاویٰ بھی نقل کر چکے ہیں کہ اگر پڑھنے والا نااہل ہو اور نہ ہی علماء و مجتہدین کی طرف سے اسے نقل احادیث کی اجازت حاصل ہو تو اس کی مجلس میں شرکت کرنا جائز نہیں ہے مگر افسوس ان زریں نصائح پر عمل کرنے والے کہاں سے آئیں۔ ؎

کاخ جہاں پر است ز ذکر گزشتگان
لیکن کسے کہ گوش نہد ایں صدا کم است

آج تو بقول صاحب اللـئـو لـوـۃ الـغـالیۃ نوبت بایں جارسیدہ کہ فوا عجبا من اغلب اهل المنبر حيث لايفرقون بين الهر والبر ولايطالعون ولاينظرون فيه مادون فيها من الزبر المعتبرة بل مطلقا ولو نظروا احيانا فليس على ماينبغى ولا يتاملون فيها كما هى ويعرجون على عرشتها العالية ودرجتها الرفيعة كانهم آباء سحبان ولا يستحيون من احد فيما يقولون حتى من الراسخين فى العلم فياتون بما يشاؤن من مزخرفات وترهات وديب المتون اعازنا الله واياهم من هذا السجيته فانها مهلكة البتة (الى ان قال) ولب الكلام وخلاصته المرام انه لابد لهم اولا من تصحيح صاديه ومقدماته على ماهى عليها ثم رعايته آرابه ومكملاته ثم التخلق بالا خلاق الحميدة والتعلى بالفضائل والتعرى عن الرزائل بعد ما اطلاعو الله فى حلاله وحرامه الذى هو التقوى وقال انما يتقبل الله من المتقين "اہل منبر کی حالت کس قدر تعجب خیز ہے کہ وہ مخلص و منافق اور اچھے و برے میں تمیز نہیں کر سکتے اور نہ ہی اس فن میں جو کتب معتبرہ لکھی گئی ہیں ان کا مطالعہ کرتے ہیں اور اگر کبھی کوئی کتاب دیکھ بھی لیں تو اس میں کما حقہ غور و فکر نہیں کرتے لیکن بایں ہمہ اس طرح بے باکانہ طور پر منبر پر چڑھ جاتے ہیں کہ گویا وہ

sibtain.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

سحبان (مشہور فصیح و بلیغ خطیب) کے باپ ہیں اس سلسلہ میں وہ کسی شخص حتیٰ کہ بڑے بڑے راسخ فی العلم علماء و فضلاء سے بھی شرم و حیا نہیں کرتے (بلکہ سب کو جھاڑیاں تصور کرکے) جو مزخرفات و خرافات چاہتے ہیں بیان کرتے ہیں۔ خداوند عالم ہم کو اور ان کو اس بری خصلت سے محفوظ رکھے کیونکہ یہ خصلت بہت مہلک ہے خلاصہ مطلب ایں کہ اہل منبر کو لازم ہے کہ سب سے پہلے تو مجلس خوانی کے مبادی و مقدمات کو کما حقہ حاصل کریں پھر اس کے آداب و وظائف کی رعایت کریں بعد ازاں اپنے تئیں اخلاق حسنہ سے متصف اور اخلاق رذیلہ سے پاک کریں اور یہ سب کچھ حلال و حرام میں خدا کی اطاعت کرنے کے بعد عمل میں لائیں اسی کا نام تقویٰ و پرہیزگاری ہے خدا فرماتا ہے سوائے اس کے نہیں کہ خدا صرف متقیوں کا عمل قبول کرتا ہے۔ اس بزرگ کی یہ فرمائش آویزہ گوش بنانے کے قابل ہے۔

## تیسرا ادب:-

جب مجلس عزا میں شرکت کریں تو دنیا و مافیہا سے غافل اور تمام خیالات و تفکرات سے فارغ القلب ہو کر بیٹھیں اور کہنے والے کی بات کو کان لگا کر بڑی توجہ اور پورے انہماک سے سنیں تاکہ گوہر مقصود سے اپنے دامن کو پر کر سکیں ارشاد قدرت ہے۔

**فبشر عبادیا لذین یستمعون القول فیتبعون احسنه اولٰئک الذین هدا هم الله واولٰئک هم اولوا الالباب** ، اے رسولؐ میرے ان بندوں کو بشارت دے دو جو ہر کہنے والے کی بات کو کان لگا کر سنتے ہیں پھر اس میں سے جو عمدہ بات ہو اس کی پیروی کرتے ہیں ایسے ہی لوگوں کو خداوند عالم ہدایت کرتا ہے اور یہی لوگ صاحبان عقل ہیں۔

منیۃ المرید میں حضرت شہید ثانی علیہ الرحمہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آں جنابؑ نے فرمایا ایک شخص نے سرکار رسالت مآب کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا۔ **یارسول الله ماالعلم** ؟ یارسول اللہ علم کیا ہے؟[1] فرمایا **الاستماع** توجہ سے سننا سائل نے عرض کیا

[1] دارالانصاف۔ خاموشی اختیار کرنا۔ سائل نے عرض کیا ثم مہ پھر کیا ہے

ثم مه پھر کیا ہے؟ فرمایا الحفظ اسے یاد کرنا۔ سائل نے کہا ثم مہ پھر کیا فرمایا نشرہ اس کی نشر و اشاعت کرنا اس حدیث شریف میں تحصیل علم کے طرق ثلاثہ بتلانے کے ساتھ ساتھ چوتھے مرتبہ پر اس پر عمل کرنے یعنی اپنی اصلاح احوال کے بعد پانچویں مرتبہ پر اس کی نشر و اشاعت کرنے اور بنی نوع انسان کی اصلاح احوال کا بیڑہ اٹھانے کا ذکر فرمایا ہے مگر آج اہل منبر کی اکثریت کا یہ عالم ہے کہ نہ ان کے پاس دولت علم ہے اور نہ ہی نعمت عمل مگر اصلاح قوم اور تبلیغ دین کا دروان کو آرام و اطمینان سے بیٹھنے نہیں دیتا

ہر صبح سفر ہر شام سفر

ایسے لوگوں پر یہ مثل صادق آتی ہے "خود میاں فضیحت و دیگراں را نصیحت" مگر ارباب بصیرت جانتے ہیں کہ خفتہ را خفتہ کے کند بیداری، روایت میں ہے

العالم اذا لم یعمل بعلمه ذلت موعظته ، من القلوب کما یزل المطر من الصفاء جب اہل علم حضرات اپنے علم پر عمل نہ کریں تو ان کا موعظ دلوں سے اس طرح پھسل جاتا ہے جس طرح صاف و شفاف پتھر سے بارش کا پانی پھسل جاتا ہے (ایقاظ العلماء) ع بے ما یخرج من القلب یقع فی القلب وما یخرج من اللسان لم یتجاه ز الاذان یعنی ع

بات جو دل سے نکلتی ہے اثر رکھتی ہے
پر نہیں طاقت پرواز مگر رکھتی ہے

ایسے ہی لوگوں کے حق میں یہ تہدید وارد ہوئی ہے۔ رب تال للقرآن و القران یلعنه، بہت سے قاری قرآن ایسے بھی ہوتے ہیں کہ قرآن ان پر لعنت کرتا ہے (جامع الاخبار)

## چوتھا ادب :-

کسی بھی مجلس عزا میں شمولیت کرنے سے ان کو علمی یا مالی یا کسی اور قسم کا ترفع و تکبر مانع نہ ہو اگر چہ پڑھنے یا پڑھانے والا ان سے کم مرتبہ ہی کیوں نہ ہو اور فقراء و مساکین کے ساتھ بیٹھنے سے پرہیز نہ کریں کیونکہ علاوہ اس کے کہ بعض اوقات انسان اپنے سے کم مرتبہ اور کم علم و فضل رکھنے والوں سے بھی علمی و عملی استفادہ کر لیتا ہے ایسی مجالس مبارکہ میں شرکت کرنا ہی عبادت خدا اور

Presented By: https://jafrilibrary.com

باعث خوشنودی رسولؐ وآئمہ ہدیٰ ہے نیز اس میں تواضع پائی جاتی ہے اور تواضع کرنے والوں کو خداوند عالم بلندی درجات عطا فرماتا ہے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے ماتواضع احد للہ الا رفعہ اللہ وما تکبر احد الا وضعہ اللہ جو فروتنی کرتا ہے اسے خدا بلند کرتا ہے اور جو تکبر کرتا ہے اسے خدا پست کرتا ہے اور مخلوق خدا کو حقیر وصغیر سمجھنا سراسر تکبر ہے۔ وان اللہ لایحب المتکبرین

وہ بزرگوار جو علت غائی ممکنات اور باعث تخلیق موجودات تھے ان کی سیرت طیبہ کو اپنے لیے مشعل راہ بنانا چاہیے چنانچہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔ انما انا عبد اکل علی الارض والبس الصوف واعتقل البعیر والعق اصابعی واجیب دعوۃ المملوک۔ فمن رغب عن سنتی فلیس منی سوائے اس کے نہیں کہ میں بندہ خدا ہوں۔ زمین پر بیٹھ کر روٹی کھاتا ہوں صوف کا درشت لباس پہنتا ہوں۔ اونٹ کا گھٹنا خود باندھتا ہوں۔ کھانا کھانے کے بعد انگلیاں چاٹتا ہوں اور غلام کی دعوت قبول کرتا ہوں (یہ ہے میرا طریقہ) پس جو شخص بھی میرے طریقہ سے روگردانی کرے گا وہ مجھ سے نہیں ہے (کبریت احمر)

بلخی راوی بیان کرتا ہے کہ میں سفر خراسان میں حضرت امام رضا علیہ السلام کے ہمرکاب تھا جب کھانے کا وقت آیا تو آنجنابؑ نے اپنے سب غلاموں کو جن میں بعض حبشی غلام بھی تھے۔ اپنے ہمراہ دسترخوان پر بٹھالیا میں نے عرض کیا لو عزلت لھو لاء مائدۃ اچھا ہوتا اگر آپ ان غلاموں کے لیے علیحدہ دسترخوان کا انتظام فرماتے۔ آپ نے فرمایا ان الرب تعالیٰ واحد والدین واحد و الام واحدۃ والاب واحد و الجزاء بالاعمال۔ خدا ایک دین ایک ماں ایک باپ ایک اور جزاوسزا کا دارومدار اعمال پر ہے۔ (پھر یہ تکبر معنی وارد؟) (منتھی الآمال وغیرہ)

تکبر باعث دخول جہنم ہے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں۔ لایدخل الجنۃ من کان فی قلبہ مثقال ذرۃ من الکبر۔ جس شخص کے دل میں ذرہ بھر بھی تکبر ہوگا وہ جنت میں داخل نہیں ہوگا (اصول کافی) حضرت امیر المومنین علیہ السلام فرماتے ہیں۔ من اراد ان ینظر

sibtain.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

الی رجل من اهل النار فینظر ابی رجل قاعدو بین یدیه قوم قائم۔ جو شخص کسی جہنمی آدمی کو دیکھنا چاہے وہ ایسے بیٹھے ہوئے شخص کو دیکھ لے جس کے روبرو ایک گروہ (تعظیما) کھڑا ہو (کبریت احمر) مشہور واقعہ ہے کہ ایک مرتبہ بزم رسالت بجی ہوئی تھی شمع رسالت کے پروانوں سے مجلس چھلک رہی تھی کہ ایک مالدار صحابی کے پہلو میں ایک تباہ حال غریب صحابی بیٹھنے لگا۔ امیر نے اپنے دامن کو لپیٹا اور سمٹ گیا۔ آنحضرتؐ نے یہ منظر دیکھ کر غضبناک نگاہوں سے اس مالدار کی طرف دیکھا اور فرمایا کیا اس فقیر کا فقر و فاقہ تیری طرف آ رہا تھا؟ عرض کیا نہیں۔ فرمایا تیرا مال و منال اس کی طرف جا رہا تھا عرض کیا نہیں۔ فرمایا پھر تو نے اس سے پہلو تہی کیوں کی؟ عرض کیا یا رسولؐ اللہ ان لی قرینا یقبح لی کل حسن ویحسن لی کل قبیح "میرا ایک ہمنشیں ہے (نفس امارہ یا شیطان رجیم) جو میری نظر میں ہر قبیح امر کو اچھا اور ہر اچھی چیز کو برا کر کے پیش کرتا ہے (میری یہ حرکت بھی اس کی انگیخت کا نتیجہ ہے) میں معذرت طلب کرتا ہوں اور اس لغزش کے عوض اپنے اس دینی بھائی کو اپنا نصف مال پیش کرتا ہوں۔ آنحضرتؐ نے اس غریب سے استفسار کیا کہ کیا خیال ہے؟ اس نے قبول کرنے سے انکار کر دیا جنابؐ نے سبب دریافت فرمایا۔ اس نے عرض کیا مبادا مال و دولت کے گھمنڈ میں میری بھی یہی کیفیت ہو جائے جو میرے اس مالدار بھائی کی ہے" (تفسیر مجمع البیان و صافی وغیرہ)

حضرت امام حسنؑ و امام حسینؑ اور حضرت امام زین العابدین علیہم السلام کے حالات میں الگ الگ مذکور ہے کہ یہ بزرگوار چند ایسے فقراء و مساکین کے پاس سے گزرے جو چادر پر نان خشک کے چند ٹکڑے پھیلا کر کھا رہے تھے ان حضرت نے ان کو سلام کیا مساکین نے جواب سلام کے بعد ان کو دعوت طعام دی یہ ذوات قادسہ سواریوں سے اتر کر ان کے ہمراہ زمین پر بیٹھ گئے اور روزہ کا بروایتے طعام صدقہ کا عذر کر کے ان کے ساتھ شمولیت سے معذوری ظاہر کی اور پھر ان مساکین کو اپنے ہاں دعوت دے کر پر تکلف طعام سے ان کی تواضع فرمائی۔ یہ واقعات تمام کتب سیر و تواریخ میں مسطور ہیں مگر آہ آج یہ حالت ہے کہ امراء و اعیان غرباؤ مساکین کی مجالس میں شرکت کرنا اپنی توہین اور باعث کسر شان تصور کرتے ہیں اور اس طرح جہاں وہ ثواب ہائے بے پایاں سے محروم ہوتے ہیں وہاں بوجہ تکبر ہلاکت اخروی کے سامان بھی

sibtain.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

فراہم کرتے ہیں بلکہ حالات اس سے بھی بدتر ہو چکے ہیں خود پڑھنے والوں کی اکثریت غرباؤ مساکین کے ہاں مجالس پڑھنے سے پہلوتہی کرتی ہے اورانہیں اس سعادت عظمیٰ کے حاصل کرنے کا موقع ہی نہیں دیتی اوراگر حسن اتفاق سے کوئی تاریخ خالی ہواوران لوگوں کے اصرار سے مجبور ہوکر وعدہ قبول کر بھی لیں تو اگر اس اثناء میں کسی اچھی جگہ سے دعوت آجائے جہاں سے زیادہ رقم ملنے کی توقع ہوتو ¹سابقہ وعدہ غریب کی دل شکنی سے اور رسوائی کی ذرہ بھی پرواہ نہیں کرتے حالانکہ وعدہ خلافی سنگین اخلاقی جرم ہے جو اہل ایمان کے شایان شان نہیں ہے۔(وکان عھد اللہ مسؤلا ) بخلاف اس کے امراء واعیان کی دعوت کے اشارے کے منتظر رہتے ہیں جھٹ دعوت پٹ قبولیت یہ لوگ ان کی کاسہ لیسی اور خوشامد و خوشنودی اوران کی کوٹھیوں کے طواف کرنے کو اپنے لیے سرمایہ عزوافتخار سمجھتے ہیں (لاحول ولا قوۃ الابااللہ )ایسے ہی لوگوں کے حق میں یہ وعید وتہدید وارد ہوئی ہے۔حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں۔ومن العلماء من یری ان یضع العلم عند ذوی الثروۃ والشرف ولا یری لہ فی المساکین وضعا فذالک فی الدرک الثالث من النار بعض اہل علم ایسے ہوتے ہیں جو اپنے علم وفضل کو مالداروں کے پاس رکھنا چاہتے ہیں اورغرباؤ مساکین کواس سے کچھ حصہ نہیں دینا چاہتے ایسے لوگ جہنم کے تیسرے طبقے میں ہوں گے (خصال شیخ صدوقؒ)

حدیث میں وارد ہے اذا رائتم العلماء علی باب الامراء فقولوا بئس العلماء و اذا رائیتم الامراء علی باب العلماء فقولوا انعم الامراء جب علماء کوامراء کی چوکھٹ پر جبہ سائی کرتے ہوئے دیکھوتو کہو یہ بہت برے علماء ہیں اور جب امراء کوعلماء کے دروازوں پر دیکھوتو کہوکہ وہ بہترین امراء ہیں"

(ایقاظ العلماء وتنبیہ الامراء)

تلک الدار الآخرۃ فجعلھا للذین لایریدون علوا فی الارض ولا فساداً والعاقبۃ للمتقین اعاذنا اللہ و جمیع اھل الایمان من ھذہ البلیت و جنبنا من اختیار ھذہ السجیۃ الغیر المرضیۃ بحق النبیؐ و عترتہ النبویۃ

¹ سابقہ دعوت کو منسوخ قرار دے کر اس دعوت پر چلے جاتے ہیں اور اپنے

sibtain.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

## پانچواں ادب:-

اہل ایمان کو چاہیے کہ ان مجالس عزا میں بڑے خشوع و خضوع اور ادب و احترام کے ساتھ شریک ہوں ان کی شکل و صورت اور وضع و قطع سے انکا سوگوار ہونا ظاہر و ہویدا ہو۔ شور و شعب گالی گلوچ شکوہ و شکایت نقل و حکایت سے اجتناب لازم ہے غرضیکہ ان کو یہ کوشش کرنی چاہیے کہ ان سے کوئی ایسی حرکت سرزد نہ ہو جس سے ان کے سوگوار ہونے پر ناخوشگوار اثر پڑے تاکہ ایسا نہ ہو کہ نیکی برباد گناہ لازم کا معاملہ ہو جائے۔ آیت مبارکہ وبدا لھم من اللہ مالم یکونو ایحتسبون ان کے لیے خدا کی طرف سے وہ امر ظاہر ہو گیا جس کا وہ گمان بھی نہ کرتے تھے کی تفسیر میں جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے فرمایا کہ اعمال حسبوھا حسنات فوجدوا ھافی کفتہ السیات اس سے مراد وہ اعمال ہیں جن کو یہ لوگ نیکیاں خیال کرتے تھے لیکن انجام کار انہوں نے انکو برائیوں کے پلڑے میں پایا۔ بھلا وہ مجلس سننے والے کم بخت جن کی نظریں بجائے پڑھنے والے کی طرف دیکھنے کے نامحرمات کا نظارہ کرنے میں مشغول ہوں جن کی توجہ بجائے فضائل و مصائب سننے کے اپنے جسم و لباس کی بناوٹ و سجاوٹ کی نوک پلک سنوارنے کی طرف مبذول ہو جن کی ذیل ڈول سے یہ ظاہر ہوتا ہو کہ (العیاذ باللہ) کسی میلہ مسرت میں شریک ہیں نہ کہ مجلس عزا میں اور مومنات ماشاء اللہ اس سلسلہ میں مومنین سے بھی دو ہاتھ آگے دکھائی دیتی ہیں بھلا وہ بانیان و بانیات مجالس جو خلاف شرع طریقوں سے کمایا ہوا روپیہ خرچ کر کے مجالس منعقد کریں آیا ان کا یہ عمل بارگاہ کردگار میں قابل قبول ہو سکتا ہے؟ آیا ایسا عمل بارگاہ معصومین میں باعث تقرب و لائق پذیرائی ہو سکتا ہے؟

حاشا و کلا ء۔

عشرت کنیم و تعزیہ اش می نہیم نام
حاشا کہ رسم و راہ محبت چنیں بود

لیکن رونے کا مقام تو یہ ہے کہ جہاں منبر رسولؐ اور حسینی سٹیج پر جانے والے بعض ناواقفوں کی یہ

sibtain.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

حالت ہو کہ بجائے ایام محرم الحرام میں وہ بجائے واعظ یا ذاکر حسین معلوم ہونے کے اپنی وضع قطع شکل و صورت اور ڈیل ڈول سے کسی تھیٹر کے ایکٹر معلوم ہوتے ہوں وہاں اگر سامعین کی یہ حالت نہیں ہوگی تو اور کیا ہوگی؟

وزیرے چنیں شہریارے چناں

اگر آج قوم میں یہ شعور و احساس پیدا ہو جائے کہ ہم اسی ذاکر یا واعظ کو سنیں گے اور اسی کو منبر پر قدم رکھنے دیں گے جس کی وضع قطع کم از کم ایک شریف مسلمان کی سی ہوگی تو دیکھیے ایک ہفتہ میں پڑھنے والے اپنی اصلاح کرتے ہیں یا نہ؟ اور اسی طرح اگر پڑھنے والوں کو یہ توفیق ہو کہ وہ یہ عزم بالجبر کر لیں کہ جن لوگوں کا ذریعہ معاش کھلم کھلا ناجائز و حرام ہے ان کے ہاں نہ مجلس عزا پڑھیں گے نہ ان کے ہاں کھانا کھائیں گے اور نہ ان سے کوئی نذرانہ قبول کریں گے تو دیکھیے وہ اصلاح احوال کی طرف متوجہ ہوتے ہیں یا نہیں؟ لیکن

ما اکثر العبر و اقل الاعتبار

نہ وہ غزنوی میں تڑپ رہی نہ وہ خم ہے زلف ایاز میں

جب سے مجالس عزا نے پیشہ کی حیثیت اختیار کر لی ہے اور پڑھنے والوں نے پیشہ وروں کی اور انہی پر ان کی معاش کا انحصار ہو گیا ہے۔ اسی وقت سے مجالس کا رنگ بدل گیا ہے اور ان کی افادیت ختم یا بالکل کم ہو گئی ہے بھلا جس پڑھنے والے کی نظر بانی مجلس کی جیب پر لگی ہوئی ہو اس سے یہ توقع ہو سکتی ہے کہ وہ خدا رسولؐ کا کوئی ایسا حکم بیان کرے گا جس سے بانی کی پیشانی پر بل آئے؟ اس لیے ضروری ہے کہ مجلس پڑھنے والوں کا کوئی اور ذریعہ معاش ہونا چاہیے بہر حال ان کو چاہیے جو چاہیں جائز ذریعہ معاش اختیار کریں مگر خدا کے لیے سید الشہداء کے خون اقدس کی تجارت نہ کریں۔ وما علینا الا البلاغ

## چھٹا ادب:۔

اگر مجلس عزا کسی مسجد یا کسی مشہد مقدس میں ہو تو اس میں جب اور حائض کو شامل ہونے سے

sibtain.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

اجتناب کرنا چاہیے کیونکہ مساجد میں جنب و حائض کا داخل ہونا شرعاً حرام ہے اور بنابر احتیاط مشاہد مقدسہ کا بھی یہی حکم ہے۔ وللتفصیل محل آخر

## ساتواں ادب:-

معصومین کے مصائب پر بالعموم اور مصائب سرکار سید الشہداء علیہ افضل التحیۃ والثنا پر بالخصوص گریہ و بکا کرنے سے جو بے حساب اجر و ثواب ملتا ہے اس کے متعلق رسالہ کی ابتداء میں بہت کچھ لکھا جا چکا ہے۔ لہٰذا اہل ایمان کو چاہیے کہ اس سعادت عظمیٰ کو ضرور حاصل کریں اور اگر کسی وقت سوئے اتفاق سے رونا نہ آئے تو کم از کم صدق دل سے رونے والوں کی شکل وصورت ہی بنائیں تاکہ مشمول عنایات الٰہیہ و توجہات نبویہ علویہ ہوں مذکورہ بالا مقام پر متعدد ایسی احادیث درج کی جا چکی ہیں جن میں "تباکی" کا "بکا" کی طرح اجر و ثواب وارد ہوا کتاب اللسان لسر والمرجان میں بحوالہ اشیخ طوسی و مکارم الاخلاق طبرسی جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ نے جناب ابوذر غفاری سے فرمایا یا اباذر من استطاع ان یبکی فلیبک ومن لم یستطع فلیشعر قلبه الحزن ولیتباک ان القلب القاسی بعید من الله ولکن لا یشعرون ۔ اے ابوذر جو شخص رو سکتا ہے وہ تو روئے اور جو نہیں رو سکتا وہ اپنے اندر حزن و ملال پیدا کرے اور رونے والے کی شکل وصورت بنائے کیونکہ سخت دل خدا سے دور ہوتا ہے لیکن ایسے لوگوں کو اس بات کا شعور نہیں ہوتا علم الاخلاق میں یہ امر مبرہن و محقق کیا جا چکا ہے کہ بعض اخلاق جمیلہ طبعی ہوتے ہیں اور بعض کسبی یعنی ان کو بتکلف حاصل کیا جاتا ہے اس سلسلہ میں متعدد روایات وارد ہوئی ہیں چنانچہ ایک روایت میں وارد ہے کہ حضرت امیر المومنین نے فرمایا ان لم تکن فتحلم فانه قل من تشبه بقوم الا اوشک ان یصیر منهم اگر تو حلیم و بردبار نہیں ہے تو بزور و تکلف اس صفت جلیلہ کو حاصل کر کیونکہ بہت کم ایسا ہوتا ہے کہ کوئی شخص اپنے تئیں کسی قوم کے مشابہ بنائے اور پھر وہ اسی قوم میں شامل نہ ہو۔ بلکہ نبی جناب سے تو یہاں تک مروی ہے کہ من لم یتحلم لم یحلم جو شخص بتکلف اپنے آپ کو حلیم نہ بنائے وہ حلیم بن ہی نہیں سکتا (درر و غرر آمدی)

sibtain.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

ایسا کرنے سے رفتہ رفتہ گریہ و بکا بلکہ صالح بھی حاصل ہو جائے گا اور یہ و بکا کا اجر و ثواب بھی مل جائے گا۔ انشاء اللہ العزیز۔

## آٹھواں ادب:-

جہاں مجالس عزا منعقد ہوں ان کی ہیئت و شکل ایسی ہونی چاہیے کہ اس سے حزن و ملال کے آثار واضح و آشکار ہوں اور شریعت و دیانت کے طور پر رنج و الم کے علائم ظاہر ہوتے ہیں لہذا ایسی ہر قسم کی آرائش و زیبائش سے قطعاً پرہیز کرنا چاہیے جس سے بجائے حزن و ملال کے اظہار دنیوی جاہ و جلال اور ظاہری شان و شوکت کی نمائش ہوتی ہو کیونکہ یہ مجلس عزا ہے نہ کہ آرائش گاہ۔ یہ مقام حزن و ملال ہے نہ مکان جمال و جلال یہ جائے زہد و تقویٰ ہے نہ جائے نمود و نمائش یہاں جمع ہو کر سرکار رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آئمہ ہدیٰ اور بالخصوص حضرت سیدہ عالم سلام اللہ علیہا کو پرسا دینا مقصود ہے نہ کہ اپنے عز و وقار کا اظہار لہذا یہاں مقام ہم و غم کو جمع کرنا چاہیے ہاں البتہ خوشی کے موقعوں پر محافل میلاد میں قدرے تزئین و آرائش کی جائے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے بلکہ باعث اجر و ثواب ہے کیونکہ محبت کی علامات میں سے ایک علامت یہ بھی ہے کہ محبوب کی غمی میں غم اور خوشی میں خوشی کا اظہار کیا جائے۔ كما لا يخفى على اولى الابصار

## نواں ادب:-

مجالس میں کچھ حسب توفیق شیرینی وغیرہ بھی تقسیم کرنا چاہیے کیونکہ ایسا کرنے سے علاوہ اس اجر و ثواب کے جو بعض احادیث قدسیہ میں وارد ہے کہ من انفق فی محبة ابن بنت نبیهم طعاما او غیر ذالک درهما الا بارکت له، فی دار الدنیا الدرهم بسبعین درهما وکان معی فی الجنة وغفرت له ذنوبه (اللؤلؤ و المرجان) خدا تعالیٰ فرماتا ہے جو شخص اپنے رسول کی دختر کے فرزند (حضرت امام حسین) کی محبت میں کچھ طعام یا ایک درہم کی شیرینی خرچ کرے گا تو میں دار دنیا میں اس کے ایک درہم کے عوض اس کو ستر درہم کی برکت دوں گا اور وہ عافیت و آرام سے ساتھ جنت میں

Presented By: https://jafrilibrary.com

داخل ہوگا اور میں اس کے ان دو معاف کردوں گا" یہ امر بعض وجوہ کی بنا پر مذہب و ملت کی ترویج و ترقی کا باعث بنی ہے مشاہدہ شاہد ہے کہ کئی حقیقت نا آشنا لوگ اور عام بچے اسی شیرینی کے لالچ میں آکر شریک مجالس ہو جاتے ہیں اور جب کلمۂ حق ان کے گوش گزار ہوتا ہے تو اس سے متاثر ہو کر مذہب حق اختیار کر لیتے ہیں جیسا کہ کئی مقامات پر اہل ثروت و بصیرت نے اسی طریقہ کار کو اپنانے سے مذہب حق کی بے حد نشر و اشاعت کی ہے شکر اللہ سعیہم فی الدارین بجاہ الثقلین۔

## دسواں ادب:-

ذاکرین کرام و سامعین عظام کے آداب و وظائف میں سے جو اہم وظیفہ ہے وہ یہ ہے کہ وہ ان مجالس عزا میں صرف چند اشک غم بہانے اور بعض مظاہر غم کا مظاہرہ کرنے کو ہی ان مجالس و محافل کے انعقاد کا اصلی مقصد تصور نہ کریں بلکہ اصلی مقصد اسوۂ حسینی کی تقلید و پیروی کو قرار دیں اور مقصد شہادت حسین کو سمجھنے [illegible] در حقیقت ان مجالس و محافل کے انعقاد کا مقصد وحید اور ان کی روح رواں ہے اس سلسلہ میں ہم ایک بار پھر مجاہد اعظم کے محقق مصنف کے کلام حق ترجمان کو ہدیہ ناظرین کرام کرنا چاہتے ہیں چنانچہ یہ سید بزرگوار اپنے جد نامدار سرکار سید الشہداء کے مقصد شہادت پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں: "کیا حسین کی شہادت سے صرف یہ غرض تھی کہ کچھ رونے والے پیدا ہو جائیں اور بس کیا حسین نے انسانی طاقت برداشت سے بالاتر مصیبتیں فقط اس لیے اٹھائی تھیں کہ [illegible] شیرینی تقسیم ہو علم اور تابوت اٹھیں [illegible] ہرگز نہیں ایسا ہرگز نہیں [illegible] ایک ایسے مقصد کے واسطے اپنے دوستوں عزیزوں اور بیٹوں کی [illegible] قربانی [illegible] کو اپنے خون سے خریدا اور ہم کو تعلیم دی کہ اصول کی تائید و [illegible] اور اخلاق [illegible] طرح رونے پیٹنے اور [illegible]

sibtain.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

مگر کس قدر افسوس ہے کہ ہماری دنیا ایک مرکز اخلاق اور پیشوائے ملت کی بنائی ہوئی نہیں معلوم ہوتی۔ اس قدر جہالت اور اس قدر نخوت اس قدر خود غرضی اس قدر ایذا رسانی اس قدر غصب حقوق اس قدر ایثار اور قربانی کا ماحصل صرف یہ نہ ہونا چاہیے کہ ہم ایک جگہ جمع ہو کر حقہ پئیں کچھ شیرینی بانٹ دیں اشعار رزم و بزم کا لطف اٹھائیں چند ذاکرین کے مخصوص انداز دیکھیں۔ ذاکر فاتحانہ انداز سے دائیں بائیں دیکھیں اور لوگ اپنے ایثار پر ناز کریں کہ ہم نے کچھ وقت اس مشغلہ میں صرف کر دیا ایسا خیال حسینؑ پر اس سے بھی بڑھ کر ظلم ہے جو کربلا میں واقع ہوا حسینؑ کی شہادت احقاق حق اور ابطال باطل کے واسطے ہے اسلام نے ملت اسلام کے جہاز کی اس وقت ناخدائی کی جب فسق و ارتداد کے طوفانی جھونکوں سے ڈگمگا رہا تھا۔ حسینؑ نے اسلام کا عملی مثالیہ بن کر ہم کو ایثار اور علو نفس، استقلال، تسلیم و رضا صبر حمایت حق صیانت شریعت، خلق و کرم، ہمدردی، رحم اور ادائے فرض کی تعلیم دی مگر یہ تو بتایئے ہم میں کتنے ایسے ہیں جو مذکورہ بالا صفات و احکام پر عمل کرتے ہوں صرف فرائض ہی کو لیجیے نماز روزہ حج زکوٰۃ خمس، جمعہ جماعت تلاوت قرآن ہم میں کس قدر ہے؟ کس قدر شرم کی بات ہے کہ حافظ قرآن ہونا تو درکنار قاری قرآن بھی بہت کم ملیں گے۔ نماز جماعت اور نماز جمعہ سے تو غرض ہی کیا عتبات عالیات کی زیارات کو اگر سو جائیں گے تو حج کو پانچ بھی نہیں۔ امام باڑوں کی عمارتیں عالیشان ہیں۔ ہزاروں روپیہ کا شیشہ آلات وغیرہ موجود ہے مگر مساجد ویران پڑی ہیں اول تو مسجد میں نماز کی پابندی ہی نہیں اگر ہے بھی تو کوئی کسی وقت آیا نماز پڑھ گیا کوئی کسی وقت آیا نماز پڑھ گیا کسی وقت دو آ گئے کسی وقت چار مجالس کی ترتیب و روشنی او تکلفات کی افراط ذاکرین کی خدمت اور شیرینی کی تقسیم پر دل و جان سے روپیہ صرف کرنے کو تیار ہیں۔ مگر زکوٰۃ و صدقات سے سروکار ہی نہیں ایسی حالت میں ان کا ادعائے پیروی حسینؑ اس شخص سے بلند درجہ پر نہیں جو مسلمان ہی نہ ہو۔

کوئی شخص آنسوؤں کے چند قطروں یا منہ بسور دینے سے وہ بڑا انعام حاصل نہیں کر سکتا جسے جنت کہتے ہیں نہ بہشت اور دائمی نجات کے پٹے ایسے ارزاں پڑے بکتے ہیں جو اس طرح رائیگاں اور مفت

sibtain.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

ہاتھ آ جائیں۔ ہمارا مسئلہ شفاعت مسیحیوں کی طرح عجیب و غریب نہیں ہے کہ گناہوں کی گٹھڑی خدا کے بیٹے کے حوالے کر دینا کافی ہے اور پھر خلیع العذار ہو کر جو چاہیں کریں کوئی باز پرس کرنے والا ہی نہیں قرآن مجید صاف لفظوں میں فرماتا ہے۔

مَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ

ہم پر طاعات اسی طرح فرض ہیں جس طرح خدا اور اس کے رسولؐ کا حکم ہے اگر ہم ان سے جاہل غافل اور لاپرواہیں تو ہمارا دعویٰ محبت حسین علیہ السلام محض دروغ اور سراسر کذب ہے حسینؑ کے مصائب تو انہیں طاعات قائم کرنے کے لیے تھے اگر طاعات و فرائض کی بجا آوری میں تساہل و لاپرواہی خدا اور اس کے رسولؐ سے عدول حکمی اور سرکشی کی جائے تو یہ رونا کیا فائدہ رساں ہو سکتا ہے؟ اور جب حسینؑ اور ان کے نانا کا تتبع نہیں کرتے اور حسین اور ان کے اوامر کی ہمارے دلوں میں کچھ وقعت نہیں تو ہم مسلمان مومن اور محب حسینؑ کہلائے جانے کے کیونکر مستحق ہو سکتے ہیں صرف مصائب سن کر رونا کچھ بڑی بات نہیں ہے؟ یہ تو انسانی فطرت کا تقاضا ہے کہ وہ کسی انسان کی مصیبت سن کر متاثر ہو جائے اس لیے ایک غیر مسلم بھی ہماری طرح رو دیتا ہے۔ حسین علیہ السلام پر ہی کیا موقوف ہے کسی کے مصائب کیوں نہ ہوں یا ایک گھڑا ہوا قصہ ہی کیوں نہ ہو محض رو دینا ہی کافی نہیں ہے جب تک حسینؑ کی شرافت اعمال اور غرض شہادت کے سمجھنے کے قائل نہ ہوں ہم یہ دیکھنا چاہتے ہیں کہ آپ کے آنسوؤں کے پیچھے آپ کا درجہ ہمدردی واثر کیا ہے آپ کتنے عامل فرائض مستقل مزاج کریم النفس رحیم ہمدرد، سخی، شجاع اور پابند صوم و صلوٰۃ ہیں مصیبتوں کا کس طرح مقابلہ کرتے ہیں اور آپ میں غیرت کتنی ہے۔"

ہم سمجھتے ہیں کہ اصلاح احوال کے لیے بطور اتمام حجت ہمارا جو فرض منصبی تھا ہم اس سے بحمدہ تعالیٰ بطریق احسن سبکدوش ہو چکے ہیں دعا ہے کہ خداوند عالم بحق چہاردہ معصومین صلوٰت اللہ اجمعین افراد قوم میں صحیح شعور پیدا کرے کہ وہ اپنی جملہ عبادات و اعمال کو بالعموم اور مجالس و محافل کو

sibtain.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

بالخصوص شریعت مقدسہ کے بتائے ہوئے اصول وقوانین کے مطابق بجا لائیں اور اس مبارک
سلسلہ میں جو بعض مفاسد و معائب داخل ہو گئے ہیں ان کے ازالہ اور ان کی اصلاح کرنے کے لیے
موفق و مؤید ہوں۔

ع　　رحم اللہ من قال آمینا

ع　　ایں دعا از من و از جملہ جہاں آمین باد

انه علی کل شیء قدیر و بالاجابة جدید

بہرکیف ؏

گر نیاید بگوش حقیقت کس
بر رسولاں بلاغ باشد و بس

واخر دعوانا ان الحمد لله رب العلمین
وصلی الله تعالی علی خیر خلقه
محمد و آله الطاهرین

sibtain.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

# اہل ایمان کے لیے عظیم خوشخبری

ہم انتہائی مسرت کے ساتھ اعلان کرتے ہیں کہ حضرت آیت اللہ علامہ شیخ محمد حسین نجفی کی شہرہ آفاق تصانیف بہترین طباعت کے ساتھ منصہ شہود پر آچکی ہیں۔

- **قرآن مجید مترجم** اردو مع خلاصۃ التفسیر منصہ شہود پر آگئی ہے جس کا ترجمہ اور تفسیر فیضان الرحمن کا روح رواں اور حاشیہ تفسیر کی دس جلدوں کا جامع خلاصہ ہے جو قرآن فہمی کے لیے بے حد مفید ہے۔ اور بہت سی تفسیروں سے بے نیاز کر دینے والا ہے۔
- **فیضان الرحمن فی تفسیر القرآن** کی مکمل 10 جلدیں موجودہ دور کے تقاضوں کے مطابق ایک ایسی جامع تفسیر ہے جسے بڑے مباحات کے ساتھ برادران اسلامی کی تفاسیر کے مقابلے میں پیش کیا جاسکتا ہے مکمل سیٹ کا ہدیہ صرف دو ہزار روپے۔
- **زاد العباد لیوم المعاد** اعمال و عبادات اور چہاردہ معصومین کی زیارات، سر سے لیکر پاؤں تک جملہ بدنی بیماریوں کے روحانی علاج پر مشتمل مستند کتاب منصہ شہود پر آگئی ہے۔
- **سعادۃ الدارین فی مقتل الحسین** زیور طبع سے آراستہ ہو کر مومنین کے لیے آگئی ہے۔
- **اعتقادات امامیہ** ترجمہ رسالہ لیلیہ سرکار علامہ مجلسیؒ جو کہ دو بابوں پر مشتمل ہے پہلے باب میں نہایت اختصار و ایجاز کے ساتھ تمام اسلامی عقائد و اصول کا تذکرہ ہے اور دوسرے باب میں مبدء سے لیکر لحد تک زندگی کے کام انفرادی اور اجتماعی اعمال و عبادات کا تذکرہ ہے تیسری بار بڑی جاذب نظر اشاعت کے ساتھ مزین ہو کر منظر عام پر آگئی ہے ہدیہ صرف تیس روپے۔
- **اثبات الامامت** آئمہ اثنا عشری کی امامت و خلافت کے اثبات پر عقلی و نقلی نصوص پر مشتمل بے مثال کتاب کا پانچواں ایڈیشن
- **اصول الشریعہ** کا نیا پانچواں ایڈیشن اشاعت کے ساتھ مارکیٹ میں آگیا ہے ہدیہ ڈیڑھ سو روپے۔
- **تحقیقات الفریقین اور اصلاح الرسوم** کے نئے ایڈیشن قوم کے سامنے آگئے ہیں۔
- **قوانین الشریعہ فی فقہ الجعفریہ** (دو جلد)۔
- **وسائل الشیعہ** کا ترجمہ تیرھویں جلد بہت جلد بڑی آب و تاب کے ساتھ قوم کے مشتاق ہاتھوں میں پہنچنے والا ہے۔
- **اسلامی نماز** کا نیا ایڈیشن بڑی شان و شکوہ کے ساتھ منظر عام پر آگیا ہے۔

**مکتبۃ السبطین**

9/296 بی، سیٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا


Presented By: https://jafrilibrary.com